قال الله تعالیٰ و من یطع الرسول فقد اطاع الله

الحمد لله الوهاب کتاب مستطاب مرجع الشیوخ والشباب مسمّیٰ به

هدية الحرمين

[illegible]تملة علیٰ مسائل الفریدة الغریبة واحکام الشریعة المنیفة فی ثبوت علم
الاوّلین والاخرویة وحیوة الابدیة وعدیم المثل فی الخاتمیة واثر القدم والشفاعة
لحضرة المحمدیة وبدع کل شئ بواسطة النبویة وفضیلة المولد وکلمة التوحید
وتقبیل الابهامین عند قول المؤذن شهادة المحمدیة والاستمداد عن القبور
الولیة وقراءة القران والادعیة والتصدق من انواع الماکولیة والملبوسیة
لاموات امة المحمدیة والسفر الی روضة النبویة والتقلید لملة الحنفیة
من تالیفات عالم نحریر فاضل بے نظیر جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول
مولانا الحاج الحافظ ابو الرشید محمد عبد الحکیم دهلوی قادری دام فیضانه سبط
وتلمیذ لاستاذ الافاق حض[illegible]ادینا حاجی مولوی محمد قاسم
وجه المحققین [illegible] [illegible]کلمین والصوفیین
سند المحدثین والمف[illegible] [illegible]قدس الله سره العزیز ونظر الله بوجهه العزیز

[illegible]محذومی باهتمام تمام جن[illegible] [illegible]صاحب حاجی الحرمین الشریفین منبع فیض والاحسان
[illegible]ابراهیم صاحب ابن الحاج قاضی نور محمد صاحب پلبندری سلمهما الله الباری

وبه تصحیح ما لا کلام در سنه ۱۲۸۸ الهجری النبوی
صلی الله علیه وسلم

به بانک بلند حلیهٔ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَرْسَلَ رُسُلًا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ
سب تعریفین اللہ کو جسنے بھیجا رسولون کو خوشیان سُنانیوالے اور ڈرانیوالے تاکہ نہووے لوگونکے لئے

عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَخَصَّ مِنْهُمْ حَبِيْبَهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اللہ پر حجت بعد بھیجنے رسولون کے اور خاص کیا اونمین سے حبیب اپنے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ

وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهِدَايَةِ عَلٰى اَعْدَلِ الطُّرُقِ وَاَقْوَمِ السُّبُلِ وَاَقَامَ عَلٰى شَرَافَةِ
و صحبہ وسلم کو ساتھہ راہ بتلانیکے بہت سیدھی راہون اور مضبوط تر راہون پر اور قائم کین اوپر بزرگی

نُبُوَّتِهٖ شَوَاهِدَ صَادِقَةً عَادِلَةً وَعَلٰى جَلَالَتِهٖ فِيْ رِسَالَتِهٖ دَلَائِلَ قَاطِعَةً
نبوت اوسکی کے گواہیان سچی اور سیدھی اور قائم کی اوپر بزرگی رسالت اوسکی کے دلیلین یقینی

كَامِلَةً وَجَعَلَهَا وَسِيْلَةً اِلٰى مَحَبَّتِهِ الَّتِيْ هِيَ اَصْلُ كُلِّ سَعَادَةٍ وَذَرِيْعَةً
کامل اور کیا اوسکو وسیلہ طرف محبت اوسکی کے وہ محبت کہ ہے وہ جڑ اور بیخ تمام نیکیون اور بہتریونکی اور وسیلہ

اِلٰى مُتَابَعَتِهِ الَّتِيْ هِيَ رَاْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ
طرف تابعداری اوسکی کے وہ تابعداری کہ وہ سردار ہے تمام عبادتونکی اور درود اللہ کا اونپر اور سب

النَّبِيِّيْنَ وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ كُلَّمَا
نبیون اور سب نیکون پر نہایت اس چیز کا کہ لائق ہے یہہ کہ سوال کرے اسکو سوال کرنیوالین سب اوسیوقت کہ

ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

ذکر کیا اوسکا ذکر کرنیوالون نے اور سب وہ چیز کا کہ غافل ہوئے ذکر اوسکا سے غفلت والے اور سلام سلام بھیجنا بہت بہت

اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمِسْكِيْنُ الْفَقِيْرُ الْمُفْتَقِرُ اِلَى اللّٰهِ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدْ عَبْدُ الْحَكِيْمِ

اسکے پیچھے حمد اور صلوۃ کے پس کہتا ہی بندہ مسکین فقیر محتاج طرف اللہ کریم کے محمد عبد الحکیم

بْنُ الْفَاضِلِ الْجَلِيْلِ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ عَبْدُ الرَّحِيْمِ اَغْرَقَهُمَا اللّٰهُ فِيْ بِحَارِ اَفْضَالِهِ

بن فاضل جلیل مولانا محمد عبد الرحیم ڈبووے دونونکو اللہ بیچ دریا افضال اپنے کے

اَلْعَلَوِيُّ نَسَبًا وَالدِّهْلَوِيُّ مَوْطِنًا وَمِيْلَادًا وَالْهِنْدِيُّ اِقْلِيْمًا وَبِلَادًا وَالْمُحَمَّدِيُّ

وہ علوی ہی از روے نسب کے اور دہلوی از روے وطن اور جاے پیدائش کے اور ہندی از روے ولایت اور بلاد کے اور محمدی

دِيْنًا وَاِسْلَامًا وَالْحَنَفِيُّ مَذْهَبًا وَتَقْلِيْدًا وَانْقِيَادًا وَالْقَادِرِيُّ سِلْسِلَةً وَ

از روے دین اور اسلام کے اور حنفی از روے مذہب اور تقلید اور انقیاد کے اور قادری از روے سلسلہ اور

اِرْشَادًا الْمُتَعَلِّمُ الْمُتَلَمِّذُ لِاُسْتَاذِ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا اَتْقَى الْعُلَمَا

ارشاد کے متعلم شاگرد اوستاد مشرق اور مغرب کی زمین کا پرہیزگار تر علماؤنکا

اَسْعَدُ الْفُضَلَاءِ اَفْصَحُ الْفُصَحَاءِ اَبْلَغُ الْبُلَغَاءِ حَاجُّ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ رَاْسُ

نیکبخت تر فضلا کا فصیح تر فصحا کا بلیغ تر بلغا کا حاجی حرمین شریفین کا سردار

الْمُحَدِّثِيْنَ اَسَاسُ الْمُفَسِّرِيْنَ جَدِّيْ مُحَمَّدْ قَاسِمْ سِرَاجُ الدِّهْلَوِيِّ اَبْرَدَ اللّٰهُ

محدثین کے جڑ بنیاد مفسرین کے نانا میرے محمد قاسم چراغ دلی کے خنک کرے اللہ

مَضْجَعَهُ الشَّرِيْفَ فَهٰذِهٖ رِسَالَةٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى اَرْبَعَةَ عَشَرَ بَابًا اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

اوسکی بزرگ خوابگاہ بزرگ کو پس یہ رسالہ ہی مشتمل اوپر چودہ باب کے باب پہلا

فِيْ اِثْبَاتِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیچ ثابت کرنے علم اولین اور آخرین کے واسطے جناب سید المرسلین کے درود اللہ کا اونپر اور سلام

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ ثُبُوْتِ الْحَيٰوةِ لِرَسُوْلِ الرَّاحَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب دوسرا بیچ بیان ثابت کرنے حیات اور زندگی کے واسطے رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ ذِکْرِ مَا یَصِلُ وَ یَجِیْءُ مِنْ کَتْمِ الْعَدَمِ اِلَی الْوُجُوْدِ
باب تیسرا بیچ ذکر اوس چیز کے جو پہنچتی ہیں اور آتی ہیں پوشیدگی عدم اور نیستی سے طرف وجود اور ہستی کے
فَهُوَ بِوَاسِطَةِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ ثُبُوْتِ
پس وہ بواسطہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں باب چوتھا بیچ ثابت کرنے
الشَّفَاعَةِ لِرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ
شفاعت کے واسطے رسول رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب پانچواں بیچ
ثُبُوْتِ اَثَرِ الْقَدَمِ لِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ بَیَانِ
ثبوت نشان اور نقش قدم واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چھٹا بیچ بیان
الْخَاتِمِیَّةِ وَعَدَمِ النَّظِیْرِ وَالْمِثَالِ فِی الْخَاتِمِیَّةِ وَالْفَضَائِلِ فِیْ سَائِرِ الْمَخْلُوْقَاتِ
خاتم النبیین ہونے کے اور بے نظیر اور بے مثال ہونے حضرت کے خاتمیت اور فضائل میں درمیان تمام مخلوقات کے
لِاَفْضَلِ الْمَخْلُوْقَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ السَّابِعُ فِیْ اِبْطَالِ
واسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب ساتواں بیچ بیان باطل کرنے
مَنْعِ التَّعْظِیْمِ الشَّیْءِ الَّذِیْ هُوَ مَنْسُوْبٌ اِلَی الْمَحْبُوْبِ عِزِّ الْعَرَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
منع کرنے تعظیم اوس چیز کے کہ وہ منسوب ہے طرف محبوب خدا ارجمند عرب محمد صلی اللہ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِیْ فَضِیْلَةِ ذِکْرِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
علیہ وسلم کے باب آٹھواں بیچ فضیلت ذکر کرنے مولود شریف نبی ہمارے محمد
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِیْ ذِکْرِ الْکَلِمَةِ الطَّیِّبَةِ مُتَّصِلًا
صلی اللہ علیہ وسلم کے باب نواں بیچ ذکر کرنے کلمۂ طیبہ کے متصل
بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِیْ تَقْبِیْلِ الْاِبْهَامَیْنِ عِنْدَ اِسْتِمَاعِ قَوْلِ
نماز کے باب دسواں بیچ بیان چومنے اور بوسہ دینے دونو انگوٹھوں کے وقت سننے قول
الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی الْاِسْتِمْدَادِ
مؤذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ باب گیارہواں بیچ بیان مدد چاہنے کے

مِنْ اَهلِ القُبُورِ اَلبَابُ الثَّانِی عَشَرَ فِی العُرفِ الَّذِی شَاعَ فِی دِیَارِ
اہل قبور سے باب بارہوان بیچ بیان اوس عرف کے کہ شائع او پہیلا ہواہی ملکرن

اَلعَرَبِ وَالعَجَمِ بِاَنَّ القَومَ یَجتَمِعُونَ وَیَقرَؤُنَ القُراٰنَ وَیَتَصَدَّقُونَ مِنْ
عرب اور عجم ہین ساتھہ اس طریقہ کے کہ مقرر قوم جمع ہوتی ہی اور پڑہتی ہی قرآن کو اور خیرات کرتے ہین

اَنوَاعِ المَاکُولَاتِ وَالمَشرُوبَاتِ وَیَهدُونَ ثَوَابَهُ لِمَوتَاهُم اَلبَابُ الثَّالِثُ
طرح طرح کے کھانوں اور پینون سے اور ہدیہ اور بخشتے ہین ثواب اوسکا واسطے مردون اپنونکے باب تیرہوان

عَشَرَ فِی السَّفَرِ مِنَ البَعِیدِ اِلَی المَدِینَةِ الطَّیِّبَةِ لِزِیَارَةِ رَوضَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
بیچ بیان سفر کرنے کے راہ دور دراز سے طرف مدینہ طیبہ کے واسطے زیارت کرنے روضہ مبارک نبی ہمارے محمد صلی اللہ

عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَلبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِی تَقلِیدِ الاَئِمَّةِ الاَربَعَةِ
علیہ وسلم کے باب چودہوان بیچ بیان تقلید کرنے ائمہ اربعہ کے

اَلبَابُ الاَوَّلُ فِی اِثبَاتِ عِلمِ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ لِسَیِّدِ المُرسَلِینَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ
باب پہلا بیچ ثابت کرنے علم اولین اور آخرین کے واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَد رَفَعَ الدُّنیَا فَاَنَا اَنظُرُ اِلَیهَا وَمَا هُوَ
کَائِنٌ فِیهَا اِلٰی یَومِ القِیٰمَةِ کَاَنَّمَا اَنظُرُ اِلٰی کَفِّی هٰذِهٖ رَوَاهُ الطَّبرَانِیُّ ترجمہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ سبحانہ نے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا دنیا کو پس
مین دیکھتا ہون طرف دنیا کے اور جو کچھہ کہ ہونے والا ہی اوسمین قیامت تک مانند اسکے
جیسا کہ دیکھتا ہون طرف اس کف دست اپنے کے نقل کیا اس حدیث کو طبرانی نے
اور ذکر کیا اسکو مواہب مین وَوَرَدَ فِی حَدِیثِ المِشکَاةِ الَّذِی وَقَعَ فِیهِ فَعَلِمتُ
مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ وَقَالَ ابنُ الحَجَرِ المَکِّی فِی شَرحِ هٰذَا الحَدِیثِ فَعَلِمتُ جَمِیعَ
الکَائِنَاتِ ترجمہ اور وارد ہوا حدیث مشکاۃ شریف مین کہ جسمین واقع ہوا فعلمت
الحدیث یعنے جانا مین نے جو کچھہ کہ آسمانون اور زمینون مین ہی اور کہا ابن حجر مکی نے

اس حدیث کی شرح میں یہہ کہ فرمایا حضرتؐ نے جانا میں نے سب موجودات کو وفی.
المواہب عن ابی ذرؓ قال ابو ذرؓ لقد ما ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما یحرک الطائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد
اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین ترجمہ اور نقل کیا
مواہب میں ابی ذر سے کہ کہا ابوذرؓ نے البتہ تحقیق نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو کہ ہلاتا ہی پرندہ پروں اپنوں کو آسمان میں مگر ذکر فرمایا حضرتؐ نے اوسے از روے
علم اور جاننے کے اور کچھ شک نہیں ہی اسمیں کہ مقرر اللہ برتر نے خبردار اور آگاہ کیا ہے
حضرتؐ کو اس سے بھی زیادہ تر اور القا کیا ہو حضرتؐ کو علم اولین اور آخرین کا وفی
حدیث ابی داؤد قال الصحابی قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فما ترک
شیئا الی یوم القیمۃ الا حدثنا ترجمہ اور بیچ حدیث ابوداؤد کے ہی کہ کہا صحابی نے
کہ کھڑے ہوئے درمیان ہمارے ایک جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نچھوڑی حضرتؐ نے
کوئی شی قیامت تک کی مگر بیان کردی ہمکو وفی حدیث الترمذی عن عبد اللہ
ابن عمر قال خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال اتدرون
ما ہذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال الذی فی یدیہ الیمنیٰ
ہذا الکتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل
علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ثم قال الذی فی شمالہ ہذا من رب العالمین
فیہ اسماء اہل النار واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل فی آخرہم فلا یزاد ولا
ینقص فیہم ابدا رواہ الترمذی ترجمہ روایت کی عبد اللہ بن عمر سے ترمذی میں
اسطرح کہ کہا نکلے اور تشریف لائے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
تھیں دونو ہاتھوں میں حضرتؐ کے دو کتابیں پھر فرمایا کیا جانتے ہو یہہ کیا ہیں دو کتابیں
کہا ہمنے یا رسول اللہ ہمکو معلوم نہیں ہاں مگر آپ اگر خبر دیں ہمکو پس ارشاد کیا حضرتؐ نے

جو میرے دست راست مین ہی یہہ کتاب ہے طرف سے اللہ رب العالمین کے اسمین
نام جنتیون کے ہین اور اونکے باپ دادا اور قبائل اور کنبے کے پھر مجمل اور گومگو رکھا
احوال دوسرون اونکے کا پس نہ زیادہ ہونگے اونمین اور نہ کمتی پھر فرمایا جو کہ میرے
دست چپ مین ہی یہہ کتاب اللہ رب العالمین کیطرف سے ہی اسمین نام دوزخیونکے
اور اونکے باپ دادا اور خویش اور قبیلون کے ہین پھر مجمل اور گومگو چھوڑا حال
دوسرونکا پس نہ زیادہ ہونگے اونمین اور نہ کم کبھی تا آخر حدیث نقل کیا اس حدیث کو
ترمذی نے اور ذکر کیا حافظ سیوطی نے رسالہ خصائص مین عُرِضَ عَلَیْہِ مَا ھُوَ
کَائِنٌ فِیْ اُمَّتِہٖ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ ترجمہ کھولا گیا حضرتؐ پر جو کچھ کہ ہونیوالا ہی
آپکی امتؐ مین قیام قیامت تک وَقَالَ خَاتِمُ الْمُجْتَہِدِیْنَ اِبْنُ الْحَجَرِ الْمَکِّیُّ فِیْ شَرْحِ
الْاَرْبَعِیْنَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَالِمًا بِمَا یَقَعُ بَعْدَہٗ جُمْلَۃً وَّتَفْصِیْلًا
لِمَا صَحَّ اَنَّہٗ کُشِفَ لَہٗ عَمَّا یَکُوْنُ اِلٰی اَنْ یَّدْخُلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ مَنَازِلَھُمْ ترجمہ
اور کہا خاتم المجتہدین ابن حجر مکی نے شرح اربعین مین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جانتےؐ سکو جو کچھ کہ واقع ہونیوالا ہی بعد حضرتؐ کے مجمل اور مفصل کو اسواسطے کہ صحیح
ہو چکا البتہ کھلا واسطے جناب حضرتؐ کے جو کچھ کہ ہوویگا تا داخل ہونے جنتیونکے
اور دوزخیونکے اپنے اپنے مکانون مین وَقَالَ الْخَطِیْبُ الْقَسْطَلَانِیُّ فِی الْمَوَاھِبِ
الزَّائِرُ یَسْتَحْضِرُ عِلْمَہٗ بِوُقُوْفِہٖ بَیْنَ یَدَیْہِ وَسَمَاعِہٖ وَکَلَامِہٖ کَمَا فِیْ حَیٰوتِہٖ اِذْ لَا فَرْقَ
بَیْنَ حَیٰوتِہٖ وَمَوْتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ
ترجمہ کہا خطیب قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین کہ زیارت کرنیوالے کو حضرتؐ ساتھ
مستحضر ہونے علم اپنے کے کہ کھڑا ہی روبرو جانتے ہین اور سنتا اور کلام آپکے
اسطرح جیسا کہ تھے زندگی مین کیونکہ فرق نہین زندگی اور وفات آپکی مین بیچ ملاحظہ
کرنے کے اپنی امتؐ کے اور دریافت کرنے مین احوالون اور نیتون اور مقصدون اور

خراطر امت ہے کے وَفِي قَصِيدَةِ الْبُرْدَةِ شعر فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا +
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ + وَحَصَلَ الْعِلْمُ الْوَسِيْعُ لِكَثِيْرٍ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ
تَعَالٰى بِطُفَيْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِيُّنَا اَوْلٰى بِالْحُصُوْلِ كَمَا قَالَ الْعَلَّامَةُ
شَيْخُ نُوْرُ الدِّيْنِ فِيْ بُهْجَةِ الْاَسْرَارِ ترجمہ یعنے کہا صاحب قصیدہ بردہ نے قصیدہ
مین اپنے پس تحقیق بعض جود اور بخشش تیرے سے دنیا اور آخرت ہے اور بعض علمون
تیرے سے علم لوح اور قلم کا ہی اور حاصل ہوا ہی علم وسیع بہت اولیاء اللہ کو
بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تو نبی ہمارے اولی ہین ساتھ حصول
علم وسیع کے جیسا کہ نقل کیا علامہ شیخ نور الدین نے بہجۃ الاسرار مین وَنَقَلَ
الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ عَنْ تَاجِ الْعَارِفِيْنَ اَبِي الْوَفَاءِ فِي الْخُلَاصَةِ الْمَفَاخِرِ قَالَ لَا يَكُوْنُ
الشَّيْخُ شَيْخًا حَتّٰى يَعْرِفَ مِنْ كَافٍ اِلٰى قَافٍ فَقِيْلَ لَهُ مَا مِنْ كَافٍ اِلٰى قَافٍ
فَقَالَ يُطْلِعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى جَمِيْعِ مَا فِي الْكَوْنِ مِنِ ابْتِدَاءِ خَلْقٍ يَكُنْ اِلٰى مَقَامٍ
وَقَفَ بِهِمْ اَنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ وَاَيْضًا فِيْهِ قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ اَنَا سَلَّابُ الْاَحْوَالِ
وَعِزَّةِ رَبِّيْ اِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْاَشْقِيَاءَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَيْنِيْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ
وَاَنَا غَائِصٌ فِيْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى لٰكِنَّ اِثْبَاتَ عِلْمِ الْغَيْبِ لِوَلِيٍّ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَلِنَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِنَفْسِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ شِرْكٌ وَكُفْرٌ
ترجمہ یعنے نقل کیا امام یافعی رحمہ اللہ نے تاج العارفین ابی الوفا سے خلاصۃ المفاخر
مین کہ کہا نہین ہوتا شیخ شیخ کامل جبتک کہ جانے کاف سے قاف تک پس پوچھا گیا اونسے
کیا چیز ہی کاف سے قاف تک کہا کہ مطلع اور آگاہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی تمام شئی کے
جو ہستی مین ہی ابتدا خلقت سے یہانتک کہ واقف ہو اونسے کہ مقرر وہ لوگ تمام
پوچھے اور سوال ہیکئے گئے اور بھی خلاصۃ المفاخر مین نقل کیا امام یافعی نے کہ کہا
حضرت غوث الاعظم نے مین سلب کرنیوالا احوالونکا ہون اور قسم ہے مجکو عزت

ہر ایک

رب اپنے کی مقرر ہیک اور بد ظاہر کئے گئے مجھ پر اور آنکھ میری لوح محفوظ میں ہی اور میں غوطہ
خور اور پھرنے والا ہون بیچ دریا علم اللہ تعالی کے لکن ثابت کرنا علم غیب کا واسطے کسی ولی کے
اولیاء اللہ سے اور واسطے کسی نبی کے انبیاؤن اللہ سے بذاتہ ہر وقت مین شرک اور کفر ہے
وَقَالَ الْمُلَّا عَلِی قَارِی فِی الْمِسْحِ الْاَزْھَرِ ذَکَرَ الْحَنَفِیَّۃُ تَصْرِیْحًا بِالتَّکْفِیْرِ بِاِعْتِقَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِلْمِ الْغَیْبِ ترجمہ کہا ملا علی قاری نے مسح الازہر مین کہ ذکر کیا علما حنفیہ نے صراحۃً
ساتھ کفر کے ساتھ اعتقاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ علم غیب کے وَقَالَ الْاِمَامُ التَّفْتَازَانِیُّ
فِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ الْعِلْمُ بِالْغَیْبِ اَمْرٌ تَفَرَّدَ بِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی لَاسَبِیْلَ اِلَیْہِ لِلْعِبَادِ اِلَّا بِالْاِعْلَامِ
وَالْاِلْھَامِ مِنْہُ بِطَرِیْقِ الْمُعْجِزَۃِ وَالْکَرَامَۃِ وَالْاِرْشَادِ ترجمہ اور کہا امام تفتازانی نے شرح
عقائد نسفی مین علم غیب ایک امر ہی اکیلا ہی ساتھ اوسکے اللہ سبحانہ وتعالی نہین راہ طرف علم غیب کے
بندونکو سوا اللہ کے نہ ان مگر ساتھ معلوم کرانے اور دل مین ڈالنے کے اللہ کیطرف سے بطریق معجزے
اور کرامت اور ارشاد کے وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِیُّ فِیْ فَتَاوٰیہُ لَایَعْلَمُ الْغَیْبَ اِسْتِقْلَالًا اِلَّا
اللّٰہُ تَعَالٰی اَمَّا الْکَرَامَاتُ وَالْمُعْجِزَاتُ مُحَصَّلَۃٌ بِاِعْلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِلْاَنْبِیَآءِ وَالْاَوْلِیَآءِ
ترجمہ اور کہا امام نووی نے فتاوون اپنے مین کہ نہین ہے کوئی جانتا علم غیب کو مستقل بذات
سوا اللہ کے نہ ان مگر کرامات اور معجزات حاصل ہوئے ساتھ اعلام کرنے اللہ تعالی کے انبیا اور
اولیا کو وَمَاجَآءَ فِی الْحَدِیْثِ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ مَاوَرَاءِ جِدَارِیْ وَلَا یَعْلَمُ مَافِی الْغَدِ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی
فَھٰذَا کَانَ قَبْلَ حُصُوْلِ الْعِلْمِ الْوَسِیْعِ وَقَالَ فِی الْمَوَاھِبِ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ الْحَدِیْثَ ذَکَرَہُ ابْنُ
الْجَوْزِیِّ فِیْ کُتُبِہٖ بِغَیْرِ اِسْنَادٍ وَاِنْ صَحَّ الْجَوَابُ عَنْہُ بِاَنَّ نَفْیَ الْعِلْمِ فِیْ ھٰذَا عَلٰی اَصْلِ
الْوَضْعِ وَھُوَ اَنَّ عِلْمَ الْغَیْبِ مُخْتَصٌّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا وَقَعَ مِنْہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیٍّ صَحَّ بِالْاِلْھَامِ
وَالْوَحْیِ اَوْ مَعْنٰی لَا اَعْلَمُ مَاوَرَاءِ جِدَارِیْ یَعْنِیْ بِالْاِسْتِقْلَالِ ترجمہ اور وہ جو آیا حدیث
مین کہ فرمایا حضرت نے کہ مین نہین جانتا ہون جو چیز کہ پیچھے دیوار میری کے ہے اور نہین جانتا
مین کہ کیا کل کے دن ہونے والا ہے سوا اللہ کے پس یہہ تھا پہلے حصول علم وسیع کے اور

کہا مواہب مین کہ اِنّی لَا اَعْلَمُ الحدیث ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے اپنی کتابون مین بغیر اسناد کے اور اگر صحیح بھی ہو تو جواب اوسے یہہ ہے کہ البتہ نفی علم کی اس حدیث مین وارد ہے اصل وضع پر اور وہ یہہ ہے کہ مقرر علم غیب سا تھہ اللہ ہی کے خاص ہے اور جو کہ صادر ہوتی ہین علم غیب کی باتین نبیون کی زبان پر صحیح اور درست ہین سا تھہ الہام اور وحی کے یا یہہ معنی لَا اَعْلَمُ مَا وَرَاءَ جِدَارِی کے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ نہین جانتا مین دیوار کے پیچھے کی بات اور کل کے دن کی کہ کیا ہوگا یعنے بذات اور مستقل مین نہین جانتا مگر ساتھہ خبر دینے اللہ تعالی کے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ بَیَانِ ثُبُوْتِ الْحَیٰوۃِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی التَّنْوِیْرِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوْحِہٖ وَ اِنَّہٗ یَتَصَرَّفُ وَیَسِیْرُ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَفِی الْمَلَکُوْتِ وَھَیْئَتِہِ الَّتِیْ کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ وَلَمْ یُبَدَّلْ مِنْہُ شَیْءٌ وَاَیْضًا فِیْہِ وَاُذِنَ لَھُمْ اَیِ الْاَنْبِیَاءِ فِی الْخُرُوْجِ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَ التَّصَرُّفِ فِی الْمَلَکُوْتِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ وَاَیْضًا قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی الْاِنْبَاءِ بِالْاَنْبِیَاءِ بِحَیٰوۃِ الْاَنْبِیَاءِ اِنَّ حَیٰوۃَ النَّبِیِّ فِیْ قَبْرِہٖ وَحَیٰوۃَ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ مَعْلُوْمَۃٌ عِنْدَنَا عِلْمًا قَطْعِیًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ الْاَدِلَّۃِ الْقَطْعِیَّۃِ فِیْ ذٰلِکَ وَتَوَاتَرَتْ بِہِ الْاَخْبَارُ مِنْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ترجمہ باب دوسرا بیان مین ثابت کرنے زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ سیوطی نے تنویر مین کہ مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین ساتھہ بدن اور روح اپنی کے اور تصرف اور سیر کرتے ہین کنارون زمین اور عالم ملکوت مین اور آنحضرت ساتھہ اوسی ہیئۃ اور شکل کے ہین کہ جیسے تھے زندگی مین اوّل وفات سے اور نہ بدلی اون سے کوئی چیز اور بھی اوسی کتاب مین ہے کہ اذن دیا گیا انبیا کو نکلنے کا قبرون سے اپنی اور تصرّف کرنا عالم علوی اور سفلی مین اور بھی کہا حافظ سیوطی نے انتباہ مین البتہ حیات حضرت کی اپنی قبر مین اور حیات سب نبیونکی

معلوم ہی نزدیک ہمارے معلوم ہونا یقینی اسواسطے کہ قائم ہوئی نزدیک ہمارے دلائل
قطعیہ سے اسباب مین اور وارد ہوئین اسباب مین حدیثین متواتر کہ اونمین سے ایک یہ ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیا زندہ ہین اپنی قبرون مین اور نمازین پڑھتے
ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اللہ نے زمین پر کھانا بدن انبیا کا
وَاَخرَجَ البَیہَقِیُّ فِی حَیَاتِ الاَنبِیَاءِ وَالاَصبَہَانِیُّ فِی التَّرغِیبِ عَن اَنَسٍ رض قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً فِی یَومِ الجُمُعَۃِ وَلَیلَۃِ الجُمُعَۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ
مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبعِینَ مِن حَوَائِجِ الاٰخِرَۃِ وَثَلٰثِینَ مِن حَوَائِجِ الدُّنیَا ثُمَّ وَکَّلَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ
مَلَکًا یُدخِلُہٗ عَلَیَّ فِی قَبرِی کَمَا یُدخَلُ عَلَیکُمُ الہَدَایَا اِنَّ عِلمِی بَعدَ مَوتِی کَعِلمِی فِی حَیَاتِی
ترجمہ روایت کیا بیہقی نے حیات الانبیا مین اور اصبہانی نے ترغیب مین انس رض سے کہ کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھا درود مجھپر دن جمعہ کے اور رات جمعہ کو سو بار روا کریگا
اللہ تعالی اوسکی حاجتین سو ستر حاجتین آخرت کے اور تیس حاجتین دنیا سے پھر مقرر کیا اللہ نے
ساتھ اس درود کے ایک فرشتہ کہ داخل ہوتا ہی میرے پر قبر مین جیسا کہ داخل ہوتے
تمھارے پر ہدیہ اور تحقیق بیشک علم میرا بعد وفات میری کے ایسا ہی جیسا کہ علم میرا زندگی
مین ہی وَاَخرَجَ اَبُو نُعَیمٍ فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ عَن سَعِیدِ بنِ المُسَیَّبِ قَالَ لَقَد رَاَیتُنِی
وَمَا فِی مَسجِدِ رَسُولِ اللّٰہِ غَیرِی وَمَا یَاتِی وَقتُ صَلٰوۃٍ اِلَّا وَسَمِعتُ الاَذَانَ ترجمہ
اور روایت کیا ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین سعید بن مسیب سے کہ کہا اوسنے تحقیق دیکھا مین نے
اور حالانکہ نہ تھا مسجد رسول صلعم مین سوا میرے کوئی اور نہ آتا تھا کوئی وقت نماز کا
مگر مین سنتا تھا اذان کو وَاَخرَجَ فِی اَخبَارِ المَدِینَۃِ عَن سَعِیدِ بنِ المُسَیَّبِ قَالَ
لَم اَزَل اَسمَعُ الاَذَانَ وَالاِقَامَۃَ فِی قَبرِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الحَرفَاءِ
حَتّٰی عَادَ النَّاسُ ترجمہ نقل کیا اخبار مدینہ مین سعید بن مسیب سے کہ کہا اوسنے ہمیشہ سنتا تھا
مین اذان اور تکبیر کو قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایام حرفا مین کہ زمانہ

یزید بن معاویہ کا تھا یہانتک کہ پھر آئے لوگ وَفِی الطَّبرَانِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ فَھٰذِہِ الْاَخْبَارُ دَالَّۃٌ عَلٰی حَیٰوۃِ النَّبِیِّ وَسَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الشُّھَدَاءِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ترجمہ نہ گمان کر اے محمد اون لوگونکو جوکہ مارے گئے راہ خدا مین مردہ بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک روزی دیے جاتے ہین میوہ بہشت سے دراںحالیکہ خوش اور خرم رہتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ عطا کیا اللہ نے اونکو اپنے فضل سے اور خوشی کرتے ہین ساتھ اونکے جوکہ ابھی ملے نہین ہین بیہ ساتھ اونکے انکے پیچھے سے یہہ کہ کچھ خوف نہین اوپر اونکے اور نہونگے غمناک وَالْاَنْبِیَاءُ اَوْلٰی بِذٰلِکَ فَھُمْ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَقَلَّ نَبِیٌّ اِلَّا وَقَدْ جُمِعَ مَعَ النُّبُوَّۃِ وَصْفُ الشَّھَادَۃِ فَیَدْخُلُوْنَ فِیْ عُمُوْمِ لَفْظِ الْاٰیَۃِ ترجمہ اور انبیا اولی اور افضل ہین ساتھ اس حیات اور زندگی کے اور وہ بزرگ تر اور بڑے ہین ساتھ رتبہ نبوت کے شہداسے اور کمی نبیون کو مقرر جمع ہوئے ساتھ نبوت کے وصف شہادت کا پس تو داخل ہوئے انبیا عموم آیۃ مین وَقَالَ الْقُرْطُبِیُّ فِی التَّذْکِرَۃِ نَقْلًا عَنْ شَیْخِہٖ اَلْمَوْتُ لَیْسَ بِعَدَمٍ مَحْضٍ وَاِنَّمَا ھُوَ انْتِقَالٌ مِّنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ وَیَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ اِنَّ الشُّھَدَاءَ بَعْدَ قَتْلِھِمْ وَمَوْتِھِمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ وَھٰذِہٖ صِفَۃُ الْاَحْیَاءِ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا کَانَ ھٰذَا فِی الشُّھَدَاءِ فَالْاَنْبِیَاءُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِذٰلِکَ وَالنُّصُوْصُ لِلْعُلَمَاءِ فِیْ حَیَاۃِ الْاَنْبِیَاءِ کَثِیْرَۃٌ فَلْنَکْتَفِ بِھٰذَا الْقَدْرِ ترجمہ اور کہا قرطبی نے تذکرہ مین ایک نقل اپنے شیخ سے کہ موت نہین ہی عدم محض یعنے بالکل نیست اور نابود ہونا اور اسواسطے نہین ہی موت مگر فقط گذرنا ایک حال سے دوسرے حال کو اور دلالت کرتا ہی اسپر کہ مقرر شہدا بعد قتل اور موت اپنی کے زندہ ہین اپنے رب کے

نزدیک

نزدیک روزی دیے جاتے ہین خوشیان اور شادیان کرتے ہین اور یہہ ہی صفت زندونکی دنیا مین جبکہ ہو یہہ بات حق ہین شہدا کے پس تو نبی احق اور اَولی ہین ساتھ اس حیات کے اور روایات علماؤن کے اسباب مین بہت ہین مگر بسبب طوالت کتاب کے اتنے ہی پر

اکتفا کیا	اَلْبَابُ الثَّالِثُ	مین نے

فِيْ مَا يَصِلُ وَيَجِيْئُ مِنْ كَتْمِ الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ فَهُوَ بِوَسَاطَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ جَامِعِ الصَّغِيْرِ ترجمہ باب تیسرا بیان مین اوس چیز کے جو کچھ کے پہنچتا ہی اور آتا ہی پوشیدگی عدم سے طرف ہستی کے پس وہ بواسطہ اور وسیلہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جیسا کہ وارد ہوا حدیث صحیح مین کہ فرمایا ہمارے حضرتؐ نے کہ مین پہنچانیوالا ہون اور اللہ دینے والا اور مین بانٹنے والا ہون اور اللہ داتا دیتا ہی ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع صغیر مین وَقَالَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَكِّيُّ فِيْ شَرْحِهِ عَلَى الْهَمْزِيَّةِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَلِيْفَةُ الْاَعْظَمُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ جَمِيْعِ شُئُوْنِهِ لَا سِيَّمَا فِيْ قِسْمَةِ الْاَرْزَاقِ وَالْعُلُوْمِ وَالْمَعَارِفِ وَالطَّاعَاتِ وَمِنْ ثَمَّ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلِاَجْلِ هٰذَا عَدُّوْا مِنْ خَصَائِصِهِ اَنَّهُ اُعْطِيَ مَفَاتِيْحُ الْخَزَائِنِ قَالَ بَعْضُهُمْ اَيْ خَزَائِنُ اَجْنَاسِ الْعَالَمِ لِيُخْرِجَ لَهُمْ بِقَدْرِ مَا يَطْلُبُوْنَهُ لِذَوَاتِهِمْ فَكُلُّ مَا ظَهَرَ مِنْ رِزْقِ الْعَالَمِ فَاِنَّ اِسْمَ الْاِلٰهِيِّ لَا يُعْطِيْهِ اِلَّا عَنْ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ بِيَدِهِ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ فَلَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَاُعْطِيَ هٰذَا السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ مَنْزِلَةَ الْاِخْتِصَاصِ بِاِعْطَائِهِ تَعَالٰى مَفَاتِيْحَ الْخَزَائِنِ ترجمہ کہا ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ اپنی مین کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ خلیفہ بڑے ہین اللہ کیطرف سے سب امور مین خصوصاً تقسیم رزق مین اور علوم اور معارف اور طاعات مین اور اسی سبب سے فرمایا حضرتؐ نے مین تقسیم کرنیوالا ہون اور اللہ دینے والا ہی اور اسیواسطے

شمار کیا اور بعضون نے خصائص حضرت سے کہ تحقیق عطا کی گئی حضرت کو کلید اور کنجیان خزانون کی
کہا بعضون نے خزانون اجناس عالم کے تو کہ نکالین اونکے لئے موافق قدر اور اندازہ اوسکے
جو کہ طلب کرتے ہین واسطے اپنے پس جو کچھ ظاہر ہوا رزق تمام جہان کیسے پس البتہ اسم
الٰہی نہین دیتا اوسکو مگر ساتھ وسیلہ حضرت کے کہ وہ مقرر ہین کہ حضرت ہاتھ مین کنجیان خزانے
غیب کی ہین نہین جانتا اوسکو سوا اللہ تعالیٰ کے اور عنایت کیا گیا اور عطا یہہ سید کریم
رتبہ اختصاص کا ساتھ عطا کرنے اللہ تعالیٰ کے کنجیان خزانون کی وَقَالَ فِی لُؤْلُؤِ الْمُنَظَّمِ
بَیْنَ الْجَوَاهِرِ الْمُنَظَّمِ اَنَّهٗ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ جَعَلَ خَزَائِنَ کَرَمِهٖ وَمَوَائِدَ نِعَمِهٖ
طَوْعَ یَدَیْهِ وَاِرَادَتِهٖ یُعْطِیْ مِنْهَا مَنْ یَّشَآءُ وَیَمْنَعُ مِنْهَا مَنْ یَّشَآءُ وَالْعَالِمُ بِالصَّوَابِ
هُوَ اللّٰهُ ترجمہ کہا لؤلؤ المنظم بین جواہر المنظم مین کہ بیشک حضرت خلیفہ اللہ تعالیٰ کے وہ
عظیم الشان ہین کہ کئے اللہ نے خزانے کرم اپنے کے اور خوان نعمتون اپنے کے فرمان بردار
ہاتھون اونکے کے اور ارادہ اونکے کے دیتا ہے اون مین سے جسکو چاہتا ہے اور نہین دیتا
اون مین سے جسکو چاہے اور اللہ خوب جانتا ہے اسکو ٭

الْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ ثُبُوْتِ الشَّفَاعَةِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ دَارِ الدُّنْیَا بِوَعْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْمَدَارِکِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ فِی الْاٰخِرَةِ
مِنَ الثَّوَابِ وَمَقَامِ الشَّفَاعَةِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ فَتَرْضٰی وَلَمَّا نَزَلَتْ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذًا
لَا اَرْضٰی قَطُّ وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ ترجمہ باب چوتھا بیچ بیان ثابت کرنے شفاعت
رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ وعدہ اللہ تعالیٰ کے دنیا مین تفسیر مدارک مین ہے
کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَسَوْفَ الآیۃ اور البتہ جلدی دیگا تجکو رب تیرا آخرت مین ثواب
اور مقام شفاعت اور سوا اسکے درجات پس خوش اور راضی ہوگا تو اور جبکہ یہہ آیت
نازل ہوئی فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ مین ہرگز نہ راضی ہونگا اور حالانکہ ایک امتی بھی
میرا دوزخ مین ہو وَاَیْضًا فِیْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

وَهُوَ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ عِنْدَ الْجُمْهُورِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ وَهُوَ مَقَامٌ يُعْطَى لِوَاءُ الْحَمْدِ
ترجمہ اور بھی انہین ہے قول خدا کا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ الخ یعنے قریب ہے یہہ کہ اوٹھائے تجھکو
قیامت کے دن رب تیرا ای محمد مقام محمود مین اور وہ مقام شفاعت ہے نزدیک جمہور کے اور
اسپر احادیث اور اخبار دال ہین اور مقام محمودہ وہ مقام ہے کہ جسمین عطا کیا جائیگا ہمارے
حضرت کو جھنڈا لواء الحمد وَقَالَ فِی تَفْسِیْرِ الْبَیْضَاوِیْ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا اَنَّهُ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ لِمَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ هُوَ الْمَقَامُ
الَّذِیْ اَشْفَعُ فِیْهِ لِاُمَّتِیْ وَلِاِشْعَارِهٖ بِاَنَّ النَّاسَ یَحْمَدُوْنَهُ لِقِیَامِهٖ فِیْهِ وَمَا ذَاكَ
اِلَّا مَقَامُ الشَّفَاعَةِ ترجمہ اور کہا تفسیر بیضاوی مین تحت اسی آیت کے عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ الآیۃ
کہ تحقیق مقام محمود وہ مقام شفاعت ہے اسواسطے کہ روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ حضرت فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ وہ مقام وہ ہے کہ جسمین شفاعت کرونگا مین اپنے امت کی
اور بسبب آگاہ کرنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکے کہ لوگ حمد اور ثنا کرینگے اسکی بسبب قیام
حضرت کے اوس جا مین اور نہین وہ جا مگر مقام شفاعت کا فی حَدِیْثِ الْمَوَاهِبِ فَیَاْتُوْنَ
مُحَمَّدًا فَیُؤْذَنُ لَهٗ فِی الشَّفَاعَةِ هٰكَذَا فِیْ شَرْحِ الْمُسْلِمِ وَفِیْ فَتْحِ الْبَارِیْ یَجْلِسُ عَلَی
الْكُرْسِیِّ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفَضْلُ الْحَضْرَةِ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مُسَلَّمٌ لِذَاتِهٖ كَمَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَفِی الْحَدِیْثِ الْاُخْرٰی
اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ خلاصہ یہہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو
باعزاز واکرام تمام بلاکر اذن شفاعت کا اللہ کیطرف سے دیا جائیگا اور روبرو اللہ تعالیٰ کے
کرسی پر حضرت تشریف فرما ہونگے اور فضیلت آنحضرت کی قیامت کے دن مسلم لذاتہ ہے
چنانچہ فرمایا آنحضرت نے مین سردار اولاد آدم کا ہون روز قیامت مین اور حدیث دوسری مین
فرمایا مین سردار لوگونکا ہون قیامت کے دن وَفِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِهٖ لَمْ یَكُنْ مِنْ اَهْلِهَا ترجمہ اور جامع صغیر مین ہے

فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری دن قیامت کے حق ہی جو نہ یقین لایا ساتھ
اوسکے نہو گا اہل شفاعت سے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبِّیْ خَیَّرَنِیْ بَیْنَ
اَنْ یَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِیْ وَفِیْ لَفْظٍ ثُلُثَیْ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَبَیْنَ شَفَاعَۃٍ
لِاُمَّتِیْ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ قَالَ ھِیَ لِکُلِّ مُسْلِمٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ وَلِاَھْلِ الْعَظَائِمِ وَاَھْلِ الدِّمَاءِ ذَکَرَھُمَا التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مقرر رب نے میرے اختیار دیا مجھکو درمیان داخل کرنے امت میری کے
جنت مین آدہی اور بیچ ایک لفظ کے ہی درمیان دو تہائی امت کے میری جنت مین بغیر حساب
اور عذاب کے اور درمیان شفاعت امت میری کے پس مین نے تو شفاعت اختیار کی
اور حدیث مین ہی کہ کہا حضرت نے یہہ ہر مسلمان کے واسطے ہی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے میری امت سے اور واسطے اہل
عظائم کے اور اہل دما کے ذکر کیا دونو حدیثون کو ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان
اور بیہقی اور طبرانی اور حاکم نے اور یہہ حدیثین منقول ہین کتاب بدور السافرہ امام
سیوطی کی سے اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ حَتّٰی یُنَادِیْنِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی رَضِیْتَ یَا
مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ قَالَ رَاَیْتُ مَا تَعْمَلُ اُمَّتِیْ بَعْدِیْ فَاخْتَرْتُ لَھُمُ الشَّفَاعَۃَ
ذَکَرَہُ الطَّبَرَانِیُّ ترجمہ نقل کیا بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے ساتھ
سند صحیح کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کرونگا مین اپنی امت کی
اتنے تک کہ پکاریگا رب میرا راضی ہوا تو یا محمد پس مین کہونگا ای رب میرے راضی
ہوا ہین اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین نے جو کچھ کہ عمل کریگی امت میری
بعد میرے پس اختیار کی مین نے تو اونکے لئے شفاعت ذکر کیا اسکو طبرانی نے

وفي المسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم تلا قوله تعالى في ابراهيم رب انهن
اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه مني وفي عيسى ان تعذبهم فانهم عبادك
الاية فرفع يديه فقال امتي امتي وبكى وزاد في روح البيان لما نزلت هذه الاية
احيى رسول الله صلى الله عليه وسلم بها ليلة وكان بها يقوم وبها يقعد وبها يسجد
ثم قال امتي امتي يا رب فبكى فنزل جبرئيل فقال الله تعالى يقرئك السلام وقال
ما يبكيك فاخبره بما قال فقال لجبرئيل اذهب الى محمد فقل انا سنرضيك في امتك
ولا نسوءك وقال الامام النووي في شرح المسلم هذا الحديث مشتمل على انواع من
الفوائد منها كمال شفقة النبي على امته واعتنائه بمصالحهم واهتمامه بامرهم
ومنها البشارة العظيمة لهذه الامة زادها الله بما وعدها الله تعالى بقوله سنرضيك
في امتك ولا نسوءك وهذا من ارجاء الاحاديث بهذه الامة ومنها استحباب
رفع اليدين في الدعاء ومنها بيان عظيم منزلة النبي عند الله تعالى وعظم
لطفه سبحانه وتعالى به ترجمہ صحیح مسلم میں ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھی آیت جو کہ حق میں اتری ابراہیم علیہ السلام کے رب انہن الخ یعنے اے رب میرے
ان بتوں نے گمراہ کیا بہتوں کو لوگوں سے پس جو کوئی کرے پیروی میری پس تحقیق
وہ میرے سے ہے اور فرمایا حق میں عیسی علیہ السلام کے ان تعذبہم الایۃ یعنے اگر عذاب
کریگا تو انکو پس مقرر وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے تو انکو پس تحقیق تو غالب
حکمت والا ہے پس اوٹھایا حضرت نے ہاتھوں اپنوں کو اور فرمایا امتی امتی اور روئے
اور اس سے کچھ زیادہ لکھا تفسیر روح البیان میں اسطرح کہ جبکہ نازل ہوئی یہہ آیت
تمام شب بیدار رہے حضرت ساتھ پڑھنے اس آیت کے اور کبھی بیٹھتے تھے اور کبھی کھڑے
ہوتے تھے اور کبھی سجدہ کرتے تھے ساتھ قرأت اس آیت کے اور فرمایا امتی امتی یا رب
اور روئے پھر نازل ہوئے جبرئیل اللہ تعالی کا بھیجا ہوا اور کہا اللہ تعالی نے آپکو سلام

ارشاد فرمایا ہی اور کہتا ہی کس چیز نے آپکو رولایا پھر حضرت نے خبر دی اوسکو معاملہ
اپنی امت سے اور جبرئیل نے حضرت سے سنکر عرض کی اللہ کی جناب مین پھر کہا اللہ تعالی نے
حضرت جبرئیل کو جا محمد کیطرف اور کہو مین قریب ہے کہ راضی کرونگا تجکو امت کے حق مین
اور ناراض نہ کرونگا اور کہا امام نووی نے شرح مسلم مین یہہ حدیث مشتمل ہی اوپر
چند اقسام کے فائدون سے اوّل یہہ کہ بیان ہی یہہ نہایت شفقت حضرت کی اپنی
امت پر اور بندوبست اونکی مصلحتون اور کامونکا دوسرا یہہ بشارت بڑی ہی اس
امت کے لئے بسبب اوس چیز کے کہ وعدہ کیا اللہ تعالی نے ساتھہ قول اپنے کے کہ راضی
کرونگا تجکو امت کے حق مین اور ناخوش نہ کرونگا یہہ بڑی امید کے حدیثون مین سے ہی
اس امت کے لئے تیسرا یہہ کہ مستحب ہوا اٹھانا اوٹھانا وقت دعا کے برابر ہے کہ
اپنے لئے ہو یا غیر کے بازندون کے لئے یا مردون کے چوتھا فائدہ یہہ کہ بیان ہی
بڑائی مرتبہ حضرت کے نزدیک اللہ کے اور زیادہ تر لطف خدا کا ساتھہ حضرت کے وفی المواھب
من دار قطنی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل انا لشرار امتی
فقالوا کیف انت لخیارھا فقال اخیارھا یدخلون الجنۃ باعمالھم وانا اشرارھم
فیدخلون الجنۃ بشفاعتی وفی الجامع الصغیر شفاعتی لاھل الذنوب من امتی
وان زنا وان سرق وقال الامام ابو حنیفۃ فی الفقہ الاکبر شفاعۃ نبینا محمد
للمؤمنین المذنبین ولاھل الکبائر منھم المستوجبین للعقاب وایضا قال
ابو حنیفۃ فی رسالۃ الوصیۃ شفاعۃ محمد حق لکل من ھو من اھل الجنۃ وان کان
صاحب کبیرۃ ترجمہ نقل کیا مواہب مین دار قطنی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے خوب اچھا آدمی ہون مین واسطے شریرون امت اپنی کے پس کہا اونھون نے
کیونکر آپ ہین واسطے بہترین امت اپنی کے پس کہا حضرت نے اچھے لوگ داخل ہونگے
جنت مین ساتھہ اعمال اپنے کے اور بد لوگ داخل ہونگے جنت مین ساتھہ شفاعت

میری کے

ہیں کیے آور جامع الصغیر میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری
واسطے گنہگاروں کے ہے میری امت سے اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی ہو آور کہا امام
ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں شفاعت نبی ہمارے محمدؐ کی واسطے مومنین گنہگاروں اور واسطے
گناہ کبیرہ کرنے والوں کے انہیں سے جو کہ لائق ہوئے ہیں عذاب کے حق ہے آور بھی کہا
امام ابو حنیفہؒ نے رسالہ وصیت میں شفاعت محمدؐ کی حق ہے واسطے ہر ایک کے جو کہ ہو اہل
جنت سے اور اگرچہ ہو صاحب کبیرہ وقال الملا علی قاری فی المسح الازہر ان ہذہ
الشفاعۃ لیست مختصۃ باہل الکبائر من ہذہ الامۃ فانہ بالنسبۃ الی جمیع
الامۃ کاشف الغمۃ ونبی الرحمۃ ترجمہ کہا ملا علی قاری نے مسح الازہر میں تحقیق یہ
شفاعت حضرت کی نہیں خاص مخصوص ساتھ صاحب گناہ کبیرہ کے اس امت سے بلکہ تحقیق
وہ بنسبت تمام سب امتوں کے کاشف الغمہ اور نبی الرحمۃ ہے وفی الترمذی قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدخلن بشفاعۃ عثمان سبعون الفا کلہم استوجبوا
النار الجنۃ بغیر حساب فالشفاعۃ لنبینا اکون بالاولی بل شفاعۃ جمیع
الشفعاء تحت شفاعۃ نبینا کما قال الامام السبکی فی شفاء السقام ان شفاعۃ
جمیع الشفعاء تحت شفاعۃ نبینا فکل نبی بتبلیغ احکام الشریعۃ نائب
لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونبینا محمد نبی الانبیاء کما ذکر الحافظ السیوطی
فی المواہب عنہ ان جمیع الشرائع السابقۃ ہی شرائع النبی بعث بہا الانبیاء
السابقۃ کالنیابۃ عنہ لانہ نبی وادم بین الروح والجسد اذا خر نبی الانبیاء
ھکما قال علیہ السلام بعثت الی الناس کافۃ فجعلہ مبعوثا الی الخلق کلہم
من لدن ادم الی ان تقوم الساعۃ ترجمہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ داخل ہونگے جنت میں حضرت عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی بے حساب
جو کہ سب وہ لائق دوزخ کے ہیں تو شفاعت واسطے نبی ہمارے کے اولیٰ ہوئی

بلکہ شفاعت کل شفیعون کی نیچے شفاعت ہمارے نبی کے ہی جیسا کہ کہا امام سبکی نے شفا السقام مین کہ مقرر شفاعت سب شفعا کی تحت شفاعت نبی ہمارے کے ہی اور سب نبی ساتھ پہنچانے احکام شریعت کے نائب ہین ہمارے نبی کے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیا ہین جیسا کہ نقل کیا مواہب مین حافظ سیوطی نے امام سبکی سے کہ مقرر کل شریعتین پہلی وہ شریعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کہ بھیجی گئی ساتھ اونکے اگلے انبیا بطریق نیابت کے حضرت کیطرف سے اسواسطے کہ مقرر حضرت نبی تھے اوس وقت مین کہ ابھی آدم تھا درمیان روح اور بدن کے اسی سبب سے یہہ نبی الانبیا ہین جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے بھیجا گیا ہین طرف تمام لوگون کے پس کیا حضرت کو مبعوث طرف تمام خلقت کے آدم سے لیکر قیام قیامت تک وَفِي الْجَوَاهِرِ الْعِقْدَيْنِ اَرْبَعَةٌ نَفَرٍ اَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُكْرِمُ لِذُرِّيَّتِيْ وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبٍ وَلِسَانٍ وَالْقَاضِيْ لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ وَالسَّاعِيْ لَهُمْ فِيْ اُمُوْرِهِمْ وَاَيْضًا فِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبْغَضَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ حُرِمَ شَفَاعَتِيْ ترجمہ جواہر عقدین مین ہی کہ کہا حضرت نے چار شخص ہین کہ مین واسطے اونکے شفیع ہون دن قیامت کے ایک تو تعظیم کرنیوالا میری اولاد کا اور دوسرا محب اونکا ساتھ دل اور زبان کے اور تیسرا حاجت روائی کرنیوالا اونکی اور چوتھا کوشش کرنیوالا کامون مین اونکے وقت بیکسی کے اور بھی اسی کتاب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے غصہ مین ڈالا کسیکو اہلبیت میرے سے پس تحقیق محروم ہوا شفاعت میری سے اور جامع صغیر مین ہے شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُبَاحٌ اِلَّا لِمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ ترجمہ فرمایا حضرت نے شفاعت میری دن قیامت کے مباح اور حق ہی مگر واسطے اوسکے کہ جسنے گالی دی اصحاب میرے کو فی فتح الباری جاءت الاحادیث فی اثبات الشفاعۃ المحمدیۃ متواترۃ ترجمہ فتح الباری مین ہی کہ وارد ہوئی حدیثین بیچ باب ثبوت شفاعت محمدیہ کے متواتر وقال الامام النووی فی

شرح المسلم وقد جاءت الآثار التي بلغت بمجموعها التواتر بصحة الشفاعة في الآخرة للمذنبين المؤمنين واجمع السلف الصالح ومن بعدهم من اهل السنة عليها

ترجمہ کہا امام نووی نے شرح مسلم میں اور تحقیق وارد ہوئی حدیثیں اور آثار تمامہا متواتر ساتھ صحت شفاعت حضرت کے آخرت میں واسطے گنہگاروں مومنین کے اور اتفاق اور اجماع کیا سلف صالح نے اور اون لوگوں نے جو پیچھے اونکے ہوئے اہلسنت سے اوپر شفاعت حضرت کے وفي فتاوى عالمگيرية ولا يجوز الصلوة خلف من ينكر شفاعة النبي

ترجمہ فتاوی عالمگیری میں ہی کہ نہیں جائز نماز پیچھے اوس شخص کے جو منکر ہی شفاعت کا

نبی صلی اللہ	الباب الخامس	علیہ وسلم کی

في ثبوت اثر القدم لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم قال في المواهب ما خص نبي بشيء من المعجزات والكرامات الا ولنبينا كما نصوا عليه قال شيخ السيوطي في انموذج اللبيب ورزين صاحب الصحاح في خصائصه كان اذا وطى على الصخرة اثر فيها وحرر فاضل المرزاجان البركي في نظم الدرر والمرجان لا وطى على الصخرة الا واثر فيها

ترجمہ باب پانچواں ثبوت معجزہ نقش قدم نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کہا مواہب میں خاص نہیں کیا گیا کوئی نبی ساتھ کسی چیز کے معجزات سے اور کرامات سے مگر وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہی جیسا کہ لکھا اسپر علما نے کہا شیخ جلال الدین سیوطی استاد صاحب سیرۃ شامی نے انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب میں اور رزین صاحب صحاح نے خصائص میں کہ جسوقت چلتے تھے حضرت پتھر پر نقش اور نشان ہوتا تھا اوسمیں اور لکھا فاضل مرزاجان برکی نے نظم الدرر میں نہیں چلتے تھے حضرت سنگ پر مگر اثر ہوتا تھا اوسمیں وفي موارد الانوار لحافظ عبد الله الدمشقي الحنفي واما معجزة اثر قدم النبي على الصخرة فقد بلغت عندي مبلغ الشهرة لعل المنكر لم ينظر الى كتب السير ترجمہ موارد الانوار حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی کے میں ہی کہ

کہ معجزہ نقش قدم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پتھر پر پہنچا نزدیک میرے ساتھ شہرت کے
شاید منکر نے نہین دیکھا کتب سیر کو قَالَ مُحَمَّدُ عَبْدُ الْعَزِيزِ صَاحِبُ الْخَلَّالِ عَنْ قَاسِمٍ
الْقُرْطُبِيِّ اِنَّ مُعْجِزَةَ اَثَرِ قَدَمَيْهِ عَلَى الصَّخْرَةِ مُعْجِزَةٌ بَاهِرَةٌ قَدْ اَثْبَتَهَا الْمُحَقِّقُوْنَ فِيْ
تَصَانِيْفِهِمْ مِنَ الثِّقَاتِ وَمَا تَكَلَّمَ بَعْضُ الْجَهَلَةِ الْاَعْوَرِ الْمُتَفَاضِلِ عَلَى عَدَمِ السَّنَدِ
هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ فَهُوَ مِنْ فَرْطِ جَهْلِهٖ وَعَدَمِ مُمَارَسَتِهٖ بِرِوَايَاتِ الْمُحَدِّثِيْنَ الْمَاهِرِيْنَ لِلْاٰيَاتِ
وَالرِّوَايَاتِ ترجمہ کہا محمد عبد العزیز صاحب خلال نے قاسم قرطبی سے کہ مقرر معجزہ نقش
قدمون حضرت کا پتھر پر معجزہ ظاہر ہے تحقیق ثابت کیا اسکو محققین نے تصانیف اپنی مین
ثقات سے اور جسنے کلام کی اور اعتراض بعضے جاہلون کج چشمون سے عدم سند اس معجزہ
باہرہ پر پس وہ سبب اونکی زیادتی جہل کا ہے اور نہ واقفی ساتھ آیات اور روایات
محدثین ماہرین کے وَفِي الْمَوْلِدِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ وَمِنْ اٰيَاتِهِ الْبَيِّنَاتِ وَمُعْجِزَاتِهِ الْبَاهِرَاتِ
اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ وَكَلَامُ الْحَجَرِ وَحَنِيْنُ الْجِذْعِ وَسَلَامُ الْغَزَالَةِ وَكَانَ مَشٰى لَا يُرٰى ظِلُّهٗ وَ
لَا يُؤَثِّرُ فِي الرَّمْلِ نَعْلُهٗ وَلَانَ الصَّخْرَةُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ
الْحَافِظُ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْغَارِ مَالَ رَاْسَهٗ اِلَى الْجَبَلِ لِيُخْفِيَ شَخْصَهٗ عَنْهُمْ
فَاَلَانَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَبَلَ حَتّٰى اَدْخَلَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ اِلَى الْحَجَرِ بِيَدِهٖ فَلَانَ لَهٗ حَتّٰى
اَثَّرَ فِيْهِ بِذِرَاعَيْهِ وَسَاعِدَيْهِ وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ يَقْصِدُهُ الْحُجَّاجُ وَيَزُوْرُوْنَهٗ وَصَارَتْ صَخْرَةُ
بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَهَيْئَةِ الْعَجِيْنِ فَرَبَطَ بِهَا دَابَّتَهٗ وَالنَّاسُ يَلْتَمِسُوْنَ بِذٰلِكَ الْمَوْضِعِ
التَّبَرُّكَ اِلَى الْيَوْمِ ترجمہ اور درمیان مولود ابن جوزی کے ہی اور آیات بینات اور
معجزات باہرات حضرت کے سے ہی دو پارہ ہونا چاند کا اور بات کرنی پتھر کی اور رونا
درخت کا اور سلام کرنا ہرن کا اور جب چلتے تھے حضرت نہ دیکھا جاتا تھا سایہ آپکا اور
ریت مین نہوتا تھا اثر نعلین کا اور نرم ہوتا تھا سخت پتھر نیچے قدمون آپکے اور ابن جوزی
سے کتاب الوفا مین ہی کہ کہا ابو نعیم حافظ نے جبکہ داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم غار میں داخل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو طرف پہاڑ کے تا کہ چھپا ویں صورت اور شخص اپنے کو اوس سے پس نرم کر دیا خدا نے پہاڑ کو یہانتک کہ داخل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو اور آرام کیا چاہا طرف پتھر پہاڑ کے پس نرم ہوا پتھر واسطے حضرت کے یہانتک کہ نشان ہوا اوسمیں حضرت کی کہنی اور کلا ئیکا اور یہہ مشہور ہے کہ قصد زیارت کا کرتے ہیں اوسکا حاجی لوگ اور دیکھتے ہیں اوسکو اور ہو گیا پتھر بیت المقدس کا مثل خمیر آٹے کے پس باندہا ساتھہ اوسکے براق کو حضرت نے شب معراج میں اور لوگ آجتک تلاش کرتے ہیں اوس مقام متبرک کو تبرک جان کر اور زیارت کرتے ہیں قَالَ الْعَلِيُّ بُرْهَانُ الدِّينِ الْحَدِّثِ فِي اِنْسَانِ الْعُيُونِ فَقَدْ اَثَّرَ فِي صَخْرَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَيْلَةَ الْاَسْرٰى وَاِنَّ ذٰلِكَ الْاَثَرُ مَوْجُودًا الْاٰنَ ترجمہ کہا علی برہان الدین محدث نے انسان العیون میں پس تحقیق اثر اور نشان ہوا صخرہ بیت المقدس میں شب معراج کو اور یہہ اثر اب تک موجود ہے قَالَ صَاحِبُ فَتْحِ الْمُتَعَالِ قَدْ رَاَيْتُ بِمِصْرِ الْمَحْرُوسَةِ بِتُرْبَةِ السُّلْطَانِ الْمَرْحُومِ اَبِي النَّصْرِ الْمَحْمُودِ فِيهِ اَثَرُ قَدَمٍ يُقَالُ اَنَّهُ اَثَرُ قَدَمِ النَّبِيِّ وَالنَّاسُ يَزُورُونَهُ ترجمہ کہا صاحب فتح المتعال نے بلا شک دیکھا میں نے مصر میں اور پر تربت سلطان مرحوم ابی نصر محمود کے ایک پتھر کو کہ اوسمیں تہا نشان اور نقش ایک قدم کا کہتے ہیں اوسکو لوگ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ زیارت کرتے ہیں اوسکی وَكَتَبَ اَبُو الشُّجَاعِ الْبَلْخِيُّ الْمَالِكِيُّ تَحْتَ تَفْسِيرِ الْاٰيَةِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فِي تَفْسِيرِ دُرِّ الْمَكْنُونِ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَيْهِ فِيهِ كَمَا ظَهَرَ فِي الْعَجِينِ فَهٰذِهٖ مُعْجِزَةٌ ظَاهِرَةٌ اَتٰى بِهَا الْخَلِيلُ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحُسْنِ تَوْفِيقِهٖ وَلَا طَاقَةَ لِاَحَدٍ مِنَ الْبَشَرِ اَنْ يَاْتِيَ عَلَيْهَا اِلَّا مَنِ اخْتَصَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالنُّبُوَّةِ وَاَمَّا مَا اَتٰى بِهٖ حَبِيبُهٗ مُحَمَّدٌ فَهُوَ اَبْلَغُ وَاَعْلٰى مِنْهُ لِاَنَّهٗ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَيِ الْخَلِيلِ اِبْرَاهِيمَ عَلَى الْحَجَرِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَافِيًا غَيْرَ نَاعِلٍ وَقَدْ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَيْ حَبِيبِهٖ عَلَيْهِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى

نَاعِلًا وَغَیرُ نَاعِلٍ بَلْ اَثَرَهَا فِیْ بَغْلَتِہٖ اَیْضًا وَکَمَا اَثَرُ قَدَمَیْ خَلِیْلِہٖ تَعَالٰی عَلَی اُلْحَجَرِ لَمْ یَمَّحِ وَلَمْ یَضْمَحِلَّ مِنْ اَیْدِی الْکُفَّارِ فَکَذَا اَثَرُ قَدَمَیْہِ حِیْنَ رَکِبَ الْبُرَاقَ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ ترجمہ لکھا ابوشجاع بلخی مالکی نے نیچے تفسیر آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی کے کہ تفسیر دُرُّ المکنون مین ہی کہ ظاہر ہوا نقش قدمون ابراہیمؑ کا اوسمین جیسا کہ ظاہر ہو خمیر مین پس یہہ معجزہ ظاہرہ لایا اوسکو خلیل ساتھہ عنایت اللہ تعالی کے اور ساتھہ نیک توفیق اوسکی کے اور نہین طاقت کسیکو بشر سے کہ لاوے اس معجزہ کو مگر جس کسیکو خاص کیا اللہ تعالی نے ساتھہ نبوت کے اور اوپر معجزہ اوسکے حبیب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس وہ ابلغ اور اعلی ہی اوسسے اسواسطے ظاہر ہوا اثر دو نو قدم حضرت ابراہیمؑ کا اوپر پتھر کے ایکبار برہنہ پا اور ظاہر ہوا اثر قدمون آنحضرتؐ کا پتھر پر بار بار ساتھہ جوتے کے اور برہنہ پا کے بھی بلکہ اثر اور نشان ہوا سم خچر حضرتؐ کا پتھر پر بھی اور جیسا کہ اثر دو قدمون خلیل اللہ کا پتھر پر نہ مٹا اور نہ مضمحل ہوا کفاّون کے ہاتھون سے ایسا ہی نقش قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ سوار ہوئے براق پر شب معراج مین قَالَ اَبُوْبَکْرِ اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَلْخِیُّ الْمُحَدِّثُ فِیْ تَفْسِیْرِ عُمَّانٍ فِیْ مَعَانِی الْقُرْاٰنِ تَحْتَ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَقَامُ اِبْرَاهِیْمَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فِیْہِ اَیْ فِی الْبَیْتِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ اَیْ عَلَامَاتٌ وَاضِحَاتٌ مَقَامُ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ الْحَجَرُ الصَّلْبُ وَظَهَرَ فِیْہِ اَثَرُ الْقَدَمِ الَّذِیْ قَامَ عَلَیْہِ اِبْرَاهِیْمُ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَیْتِ اَوْ عِنْدَ غَسْلِ امْرَءَۃِ اِسْمٰعِیْلَ رَاْسَ اِبْرَاهِیْمَ اَوْ حِیْنَ نَادَی النَّاسَ بِالْحَجِّ وَاِنْ وَهَمَ الْوَاهِمُ اِنَّ الْحَجَرَ الصَّلْبَ صَارَ تَحْتَ قَدَمَیْ اِبْرَاهِیْمَ مُلَیَّنًا کَالْعَجِیْنِ وَالطِّیْنِ فَمَا وَجْہُ اَفْضَلِیَّۃِ مُحَمَّدٍ مَعَ اَنَّ اَفْضَلِیَّتَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ بَلْ عَلٰی تَمَامِ الْمَخْلُوْقَاتِ ثَابِتَۃٌ بِالْاِتِّفَاقِ قُلْتُ اِنَّ تَلْیِیْنَ الْحِجَارَۃِ تَحْتَ قَدَمِ نَبِیِّنَا بَلْ تَحْتَ ذِرْعِہٖ وَسَاعِدِہٖ اَیْضًا ثَابِتَۃٌ بِالدَّلَائِلِ الْبَاهِرَاتِ وَالْحُجَجِ الْقَاهِرَاتِ کَمَا نَصَّ الْکُمَلَاءُ فِیْ تَصَانِیْفِهِمْ مِثْلُ

إِمَامِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَطَّابِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمَكِّيِّ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ وَالثَّعْلَبِيِّ وَالطَّرْطُوسِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالْبُخَارِيِّ وَإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ فِي قَصِيدَتِهِ وَإِمَامِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَشَرَفُ الدِّينِ أَبُو عَبْدِ اللهِ فَاضِلِ صَاحِبِ قَصِيدَةِ الْهَمْزِيَّةِ وَشَيْخِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّفُورِيِّ فِي كِتَابِ نُزْهَتِهِ شعر

هٰذَا الَّذِي إِنْ مَشٰى فِي الرَّمْلِ لَا أَثَرَ	يُرٰى لَهُ وَيُرٰى فِي الصَّخْرِ وَالْجَبَلِ

وَغَيْرِهِمْ رَحِمَهُمُ اللهُ عَلَيْهِمْ وَكَمَا حَقَّقَهُ الْعَلَّامَةُ الْأَعْظَمُ مِنْ عُلَمَاءِ الزَّمَانِ مَوْلٰنَا فَرِيدُ الدِّينِ الشَّهِيدُ الْوَاعِظُ الْجَامِعُ الدِّهْلَوِيُّ فِي سَيْفِ الْمَسْلُولِ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ أَثَرَ قَدَمِ الرَّسُولِ فِي رَدِّ دَلِيلِ الْمُحْكَمِ فِي نَفْيِ أَثَرِ الْقَدَمِ لِنَذِيرِ الْحُسَيْنِ

ترجمہ کہا ابو بکر احمد بن محمد بن عباس بلخی محدث نے تفسیر عمان فی معانی القرآن مین نیچے قول خدا فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ کے وقوله تعالى فيه اى في البيت یعنے بیت اللہ مین نشانیان ہین روشن مقام ابراہیم ایک پتھر ہی سخت اور اوسمین ظاہر ہوا نقش قدم ابراہیم علیہ السلام کا جبکہ کھڑے ہوئے ابراہیم اوسپر وقت بنانے بیت اللہ کے یا وقت دہونے بیوی اسمعیل علیہ السلام کی سر ابراہیم کو یا جسوقت آواز دی ابراہیم نے واسطے حج کے اور اگر وہم کرے کوئی وہم کرنے والا کہ پتھر سخت نیچے قدم ابراہیم کے ہو گیا نرم مثل خمیر کے پس کیا فضیلت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باوجود اسکے کہ فضیلت حضرت کی سب نبیون پر اور رسولون پر بلکہ سب مخلوقات پر ثابت ہے بالاتفاق کہتا ہون مین کہ نرم ہونا پتھر کا نیچے قدم ہمارے حضرت کے بلکہ نیچے کھنی اور کلائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے ساتھ دلیلون روشن اور دلیلون غالب کے جیسا کہ لکھا علماء کاملین نے اپنی اپنی تصانیف مین مانند امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم خطابی کے اور محمد بن مالکی اور اسحاق بن ابراہیم اور معاویہ بن صالح اور ثعلبی اور طرطوسی اور بیہقی اور ابو نعیم اور بخاری اور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نے

عبداللہ ابن مرزوق تلمسانی اور ابی عبداللہ ابن رشید فہری اور ابی عبداللہ محمد ابن جابر
اور ابن ربیع اور ابن برّا اور ابی اسحاق اور مالک ابن مرحل اور ابن عساکر اور ابن خصّال
اور ابی الحاکم اور ابن عبدالملک المراکشی اور بدر فارقی اور حافظ سخاوی اور حافظ عراقی
اور شیخ یوسف مالکی اور حافظ سیوطی وغیرہ کے پاپوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور بلکہ بعضے ان اکابرین سے نقشہ اور تصویر بناتے کاغذ پر نعل شریف کا
موافق عرض اور طول نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رکھتے تھے اپنے پاس اور اوس سے
برکات اور فوائد حاصل کیا کرتے تھے اور کسی نے طعن نہ کیا اوپر علما سے بلکہ نیک اور
مستحسن جانا اسکو اور اسپر دلیل یہہ ہی کہ آیا حدیث مین مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ الحدیث
جسکو دیکھا مومنون نے نیک پس وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک بھی نیک ہے
اور رسالے اسباب مین بہت ہین اکابر علماسے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث نے
بیان کیا شرح سفر السعادت مین اور مولوی محمد باقر آگاہ نے ہشت بہشت مین اور ابو جعفر
احمد ابن عبدالمجید نے اور تقبیل اور بوسہ ان نقشون کا جائز ہی جیسا کہ آیا فتح المتعال

مین کہ کہا مذہب اکثر علما مذاہب اربعہ کا خصوصًا مالکیہ سے بیچ اوس چیز کے کہ وارد
ہوئی شرع ساتھ اوسکے مانند بوسہ حجر اسود کے اور کہا عراقی نے مگر چومنا مکانون
متبرک کا بقصد تبرک اور ہاتھون صلحا اور پیرون صلحا کا پس وہ نیک اور اچھا ہی
اور بھی فتح المتعال مین ہی کہ خبر دی مجھکو حافظ ابو سعید ابن العلا نے کہ کہا دیکھا
مین نے کلام احمد بن حنبل کے ایک جز قدیم مین کہ اوسپر خط تھا ابن ناصر وغیرہ کا
حفاظ سے کہ تحقیق امام احمد ابن حنبل سے پوچھا بوسہ دینے کو قبر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور منبر کو حضرت کے فرمایا کچھ مضائقہ نہین ہی اور کہا شیخ سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ نے **بیت** اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ✤ بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کہ نیکہ زین طوطیا غافلند ✤ ہمانا کہ پوشیدہ چشم دلند ✤ اور تحقیق روایت ہے

انبیا ہی اور حدیث قدسی مین ہی کیا تجھکو ای محمدؐ اوّل انبیا کا اور آخر انبیا کا از روئے بعث کے
یعنے رسول کر کے تجھ کو سب سے بعد بھیجا روایت کیا اسکو بزار نے اور ذکر کیا امام سیوطی نے اتمام الدرایہ مین
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدِىْ ترجمہ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین کوئی نبی بعد میرے اور درمیان تفسیر روح البیان کے نقل کیا ہدیۃ المہدیین سے
جو کہ ایمان لایا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس واجب ہے یہہ کہ ایمان لاوے ساتھ اسکے
کہ مقرر آنحضرتؐ رسول ہمارے اور خاتم الانبیا اور رسل ہین پس جبکہ ایمان لایا کہ حضرتؐ رسول
ہین اور نہ ایمان لایا اسپر کہ خاتم الرسل ہین نہوگا وہ مومن اور کہا اشباہ النظائر مین جب کہ
سمجھا نا کہ محمدؐ آخر الانبیا ہین پس نہین ہی وہ مسلم اور مثنوی مین ہی بیت

بہر این خاتم شدہ ست او کہ بجود	مثل او نے بود ونے خواہد بود

وَفِى الْمُسْلِمِ خُتِمَ بِىَ النَّبِيُّوْنَ وَكِذْبُ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ وَالْمُحَالُ لَيْسَ تَحْتَ الْقُدْرَةِ كَمَا فِى
الْعَقَائِدِ الْحَافِظِيَّةِ وَلَا يُوْصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ وَالسَّفَهِ وَالْكِذْبِ
لِاَنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ مُحَالٌ وَالْمُحَالُ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ فَهٰذِهِ الْاَشْيَاءُ لَا يَدْخُلُ
تَحْتَ الْقُدْرَةِ وَكُلَّمَا لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ لَا يُوْصَفُ بِهِ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا فِى شَرْحِ الْعَقَائِدِ
الْجَلَالِيَّةِ وَوَعْدُ اللّٰهِ لَيْسَ بِخِلَافٍ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَلَوْ كَانَ فِى
اِرَادَةِ الْاَزَلِ نَبِىٌّ اٰخَرُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْاِطْلَاقِ اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ بَلْ يَكْفِىْ
عَلٰى قَوْلِهٖ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَطْ وَالَّذِىْ لَيْسَ فِىْ اِرَادَتِهِ الْاَزَلِيَّةِ فَهُوَ خَارِجٌ عَنْ تَحْتِ
الْقُدْرَةِ كَمَا جَاءَ فِى الْجَلَالَيْنِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ اَىْ شَاءَهٗ قَدِيْرٌ فَالَّذِىْ لَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ
مَشِيَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى خَارِجٌ عَنْ عُمُوْمِ الْاٰيَةِ ترجمہ صحیح مسلم مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے ختم کئے گئے
ساتھ میرے نبی اور کذب اللہ کا محال ہی اور محال نہین ہی تحت قدرت کے جیسا کہ ہی
عقاید حافظیہ مین کہ موصوف نہین ہوتا اللہ ساتھ قدرت کے ظلم اور بیوقوفی اور جھوٹھ پر
اسواسطے کہ مقرر یہہ چیزین محال ہین اور محال نہین داخل تحت قدرت کے پس یہہ چیزین نہین

داخل تحت قدرت کے اور جو چیزین نہین داخل تحت قدرت کے نہ موصوف ہوگا اللہ ساتھ اوسکے
جیسا کہ شرح عقائد جلالیہ مین ہی اور وعدہ اللہ کا خلاف نہین مانند قول اللہ تعالے کے
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ کو پس اگر ہوتا ارادہ ازل مین نبی
دوسریکا نہ فرماتا اللہ تعالی مطلقاً خاتم الانبیاء بلکہ کفایت کرتا قول اپنے پر محمد رسول اللہ فقط
اور جوکہ اوسکے ارادہ ازل مین نہین وہ خارج ہی تحت قدرت سے جیسا کہ آیا تفسیر جلالین مین
إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَیْ شَاءَہٗ قَدِیْرٌ مقرر اللہ ہر چیز پر کہ چاہا ہی اوسکو ازل مین قادر ہے
پس جو شی کہ نہین متعلق ہوئی ساتھ اوسکے مشیت ایزدی وہ خارج ہی عموم آیت سے
وَقَالَ الْمُلَّا عَلِی قَارِی فِی الْمِسْحِ الْاَزْہَرِ خُصَّ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
بِمَا شَآءَ لِیَخْرُجَ مِنْہُ ذَاتُہٗ وَصِفَاتُہٗ وَمَا لَا یَشَآءُ مِنْ مَخْلُوْقَاتِہٖ وَمَا تَکُوْنُ مِنَ الْمُحَالِ
وُقُوْعُہٗ فِیْ کَائِنَاتِہٖ وَالْحَاصِلُ اِنَّ کُلَّ شَیْءٍ تَعَلَّقَتْ بِہٖ مَشِیَّتُہٗ تَعَلَّقَتْ بِہٖ قُدْرَتُہٗ
وَاِلَّا فَلَا یُقَالُ ھُوَ قَادِرٌ عَلَی الْمُحَالِ لِعَدَمِ وُقُوْعِہٖ وَلُزُوْمِ کِذْبِہٖ وَلَا یُقَالُ غَیْرُ قَادِرٍ عَلَیْہِ
تَعْظِیْمًا لِلْاَدَبِ مَعَ رَبِّہٖ وَھٰھُنَا دَلِیْلٌ اٰخَرُ عَلٰی کَوْنِ الْاٰیَۃِ خَاصَّۃً بِمَا ذُکِرَ وَھُوَ اَنَّ الشَّیْءَ
فِیْ مَذْھَبِ اَھْلِ السُّنَّۃِ بِمَعْنَی الْمَوْجُوْدِ کَمَا فِی الْعَقِیْدَۃِ الْحَافِظِیَّۃِ وَالْمَعْدُوْمُ لَیْسَ
بِمَرْئِیٍّ کَمَا اَنَّہٗ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَلِھٰذَا یَلْزَمُ جَوَازُ اِطْلَاقِ الشَّیْءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لِاَنَّ مَوْجُوْدِیَّتَہٗ
ثَابِتَۃٌ عِنْدَ الْکُلِّ فَعِنْدَ اَخْذِ الْاٰیَۃِ عَامًّا یَلْزَمُ اللّٰہُ قَادِرٌ عَلٰی ذَاتِہٖ لَوْ کَانَ قَادِرًا عَلٰی
ذَاتِہٖ کَانَ ذَاتُہٗ مَقْدُوْرًا وَکُلُّ مَقْدُوْرٍ تَحْتَ قُدْرَتِہٖ فَکَانَ ذَاتُہٗ مِنَ الْمُمْکِنَاتِ
فَھٰذَا مُحَالٌ اَیْضًا فَھٰذِہِ الْاٰیَۃُ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ خَاصٌّ اَیْضًا ترجمہ کہا ملا علی قاری نے
مسح الازہر مین خاص کیا گیا قول خدا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ساتھ مَا شَآءَ کے یعنے جس چیز کو
چاہا تاکہ نکلے اوس سے ذات اور صفات اوسکے اور جسکو نہین چاہا یعنی مخلوقات سے اور جو کہ محال ہی
وقوع اوسکا بیچ موجودات اوسکے کے غرض حاصل کلام یہہ ہی جو شی کہ متعلق ہوئی ساتھ
اوسکے مشیت ایزدی سے متعلق ہوئی اوسکے ساتھ قدرت اوسکے اور نہین کہا جائیگا

کہ اللہ تعالے

کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی محال پر واسطے نہ وقوع ہونے اوسکے کے اور لازم ہونے کذب اور دروغ اللہ تعالیٰ کے اور نہ کہا جائیگا غیر قادر بھی اوسپر تعظیماً بسبب ادب کے ساتھہ ذات اللہ تعالیٰ کے اور اس مقام مین دلیل اور بھی ہی اوپر ہونے آیت کے خاص ساتھہ مذکور القدر کے اور وہ یہہ ہی مقرر شئ بمعنی موجود ہی مذہب اہل سنت مین جیسا کہ مذکور ہی عقیدہ حافظیہ مین اور معدوم دیکھا نہین جاتا جیسا کہ لیس شئ ہی اور اسی سببسے لازم آتا ہی جواز اطلاق شئ کا اللہ پر اسواسطے کہ موجود ہونا اللہ کا ثابت ہی نزدیک سب کے پس وقت اختیار کرنے آیت کے عام لازم آتا ہی اللہ قادر ہی اپنی ذات پر جبکہ ہوا قادر ذات پر تو ذات اوسکی مقدور ہوئی اور جو مقدور ہی وہ تحت قدرت ہی پس اس صورت مین ذات اللہ کی ممکن ہے ٹھہری پس یہہ بھی محال ہی پس تو یہہ آیت اس وجہسے بھی خاص ہوئی وَفِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ لَوْلَا مُحَمَّدٌ لَمَا اَظْهَرْتُ رُبُوْبِیَّتِیْ رَوَاهُ الْحَاکِمُ ترجمہ اور حدیث قدسی مین ہی اگر نہوتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ ظاہر کرتا مین ربوبیت اپنی کو نقل کیا اس حدیث کو حاکم نے وَاَیْضًا فِیْهِ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیَّ مِنْكَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ کَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ فَثَبَتَ اَنْ نَظِیْرَ الْحَضْرَةِ فِی الْحَقِیْقَةِ الْخَاتِمِیَّةِ وَالْفَضَائِلِ مُحَالٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ترجمہ اور بھی حدیث قدسی مین ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہین پیدا کیا مین نے کسیکو مخلوقات سے بزرگتر نزدیک اپنے تجھسے اور البتہ تحقیق پیدا کیا دنیا اور جو کچھہ کہ اسمین ہی لوگ پہچانین وہ اور معلوم کراؤن اونکو بزرگی اور مرتبہ تیرا جو کہ نزدیک میرے ہی اور اگر نہوتا تو نہ پیدا کرتا مین دنیا کو روایت کیا اسکو ابن عساکر نے پس ثابت ہوا کہ بلاشک و شبہ نظیر اور مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ حقیقت خاتمیت اور فضیلت کے مخلوقات مین محال ہی اور کہا مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے شعر

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ	مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

شعر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ | بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

والله اعلم | الباب السابع | بالصواب

فی ابطال منع تعظیم الاشیاء التی هی منسوبة الی المحبوب عز العرب محمد صلی الله علیه وسلم منسوبة قطعیة او ظنیة کالعمامة والشعر والنعلین وغیر ذلك ترجمہ باب ساتواں بیچ باطل اور رد کرنے قول مانع تعظیم اون چیزوں کی جو کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منسوب قطعی ہو یا ظنی مثل پگڑی اور عمامہ یا موئے مبارک یا نعلین شریفین اور سوا اسکے قال الملا علی قاری فی المسح الازهر من قال لعلوی علویا بالاستخفاف فقد کفر لا تقبل توبته ولا عذره وان کان سهوا او غلطا ترجمہ کہا ملا علی قاری نے بیچ مسح الازہر کے جسنے کہا علوی کو علویا واسطے سبکی کے پس تحقیق وہ کافر ہوا اور نہ مقبول ہوگی توبہ اوسکی اور نہ عذر اوسکا اور اگرچہ پکارا ہو بھول چوک سے وفی رد المختار ایما رجل سب رسول الله صلی الله علیه وسلم او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر بالله تعالی وبانت منه امرأته وان تاب فیها والا قتل ترجمہ رد المحتار شرح در المختار مین ہے کسی نے گالی دی مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا جھٹلایا یا عیب پکڑا یا نقصان پکڑا حضرت مین پس بلاشک مقرر وہ کافر ہوا ساتھ اللہ تعالی کے اور جدا ہوگئی اوس سے عورت اوسکی اور اگر توبہ کی اوسنے پس بہتر ہے ورنہ قتل کیا جاوے وفی الشفاء للقاضی عیاض ان شاتم النبی صلی الله علیه وسلم او التنقص له صراحة او کنایة او اشارة فهو کافر وحکمه عند الائمة القتل ومن شك فی کفره او عذابه کفر وکان عند بعض العلماء المتاخرین والمحدثین مثل امام ابی بکر ابن العربی والحافظ ابی عبد الله وخطیب ابن عبد الله ابن مرزوق التلمسانی وابی عبد الله ابن الرشید الفهری وابی عبد الله محمد بن جابر وابن الربیع وابن البراء وابی اسحاق ومالك ابن

المرحل وابن عساکر وابن ابی الخصال وابی الحاکم وابن عبد الملک المراکشی و
بدر زمان وغیرہ الحافظ السخاوی والحافظ العراقی والشیخ یوسف المالکی
والحافظ وغیرھم نعلہ الشریف ومن ھم من ینقش ویصور علی القرطاس
صورۃ النعل المبارک موافقا العرض والطولی لنعلہ صلی اللہ علیہ وسلم ویضعون عندھم
ویاخذون منہ البرکات ویحصلون الفوائد منہ ولا نقض احد من العلماء
علیھم بل استحسنوہ والدلیل علیہ ما راہ المؤمنون حسنا فھو عند اللہ و
عند رسولہ حسن والرسائل فی ھذا الباب کثیرۃ من اکابر العلماء کعبد
الحق الدھلوی ومولنا محمد باقر اگاہ ھشت بھشت وابو جعفر احمد بن المجید
اما تقبیل ھذہ التماثیل جائز بنیۃ التبرک کما جاء فی فتح المتعال قال مذھب
کثیر من العلماء المذاھب الاربعۃ خصوصا من المالکیۃ فی ما ورد بہ الشرع
کتقبیل حجر الاسود وقال العراقی اما تقبیل اماکن الشریفۃ علی قصد التبرک
وایدی الصالحین وارجلھم فھو حسن محمود وایضا فیہ اخبرنی الحافظ ابو سعید
ابن العلا قال رایت فی کلام احمد بن حنبل فی جزء قدیم علیہ خط ابن ناصر
وغیرہ من الحفاظ ان الامام احمد بن حنبل سئل عن تقبیل قبر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ومنبرہ فقال لا باس بذالک وقد روی ان الامام احمد غسل قمیص
الشافعی وشرب الماء الذی غسلہ بہ وقال المحب الطبری یمکن ان یستنبط
من تقبیل الحجر الاسود واستلام الارکان جواز تقبیل الشئ الذی فیہ تعظیم
للہ تعالیٰ ترجمہ شفا قاضی عیاض میں ہی کہ اگر گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
یا نقص پکڑا ظاہرا یا کنایۃ یا اشارۃ وہ کافر ہی اور حکم اوسکا نزدیک ائمہ کے قتل ہی
اور جسنے شک کیا اوسکے کفر میں وہ بھی کافر ہی اور تھے پاس بعض علماء اکابر متاخرین
اور محدثین سے مثل امام ابی بکر بن عربی اور حافظ ابی عبد اللہ اور خطیب الخطباء ابن

عبداللہ ابن مرزوق تلمسانی اور ابی عبداللہ ابن رشید فہری اور ابی عبداللہ محمد ابن جابر
اور ابن ربیع اور ابن بزا اور ابی اسحاق اور مالک ابن مرحل اور ابن عساکر اور ابن خصال
اور ابی الحاکم اور ابن عبدالملک المراکشی اور بدر فارقی اور حافظ سخاوی اور حافظ عراقی
اور شیخ یوسف مالکی اور حافظ سیوطی وغیرہ کے پاپوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور بلکہ بعضے ان اکابرین سے نقشہ اور تصویر بناتے کاغذ پر نعل شریف کا
موافق عرض اور طول نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رکھتے تھے اپنے پاس اور اوس سے
برکات اور فوائد حاصل کیا کرتے تھے اور کسی نے طعن نہ کیا اوپر علما سے بلکہ نیک اور
مستحسن جانا اسکو اور اسپر دلیل یہہ ہے کہ آیا حدیث مین مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ الحدیث
جسکو دیکھا مومنون نے نیک پس وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک بھی نیک ہے
اور رسالے اس باب مین بہت ہین اکابر علما سے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث نے
بیان کیا شرح سفر السعادت مین اور مولوی محمد باقر آگاہ ہشت بہشت نے اور ابو جعفر
احمد ابن عبدالمجید نے اور تقبیل اور بوسہ ان نقشون کا جائز ہے جیسا کہ آیا فتح المتعال
مین کہ کہا مذہب اکثر علما مذاہب اربعہ کا خصوصًا مالکیہ سے بیچ اوس چیز کے کہ وارد
ہوئی شرع ساتھ اوسکے مانند بوسہ حجر اسود کے اور کہا عراقی نے مگر چومنا مکانون
متبرک کا بقصد تبرک اور ہاتھون قبلی اور پیرون صلحا کا پس وہ نیک اور اچھا ہے
اور بھی فتح المتعال مین ہے کہ خبر دی مجھکو حافظ ابو سعید ابن العلا نے کہ کہا دیکھا
مین نے کلام احمد بن حنبل کے ایک جز قدیم مین کہ اوسپر خط تھا ابن ناصر وغیرہ کا
حفاظ سے کہ تحقیق امام احمد ابن حنبل سے پوچھا بوسہ دینے کو قبر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور منبر کو حضرت کے فرمایا کچھ مضائقہ نہین ہے اور کہا شیخ سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ نے **بیت** اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ٭ بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ زین طوطیا غافلند ٭ ہمانا کہ پوشیدہ چشم دلند ٭ اور تحقیق روایت ہے

کہ امام محمد رحمہ اللہ نے دہویا کرتے امام شافعی رحمہ اللہ کا اور پیا پانی دہونکا اور کہا محب طبری نے
ممکن ہے استنباط اور اخراج کرنا بوسہ حجر اسود سے اور ارکان سے جواز بوسہ اوس
چیز کا کہ جسمین تعظیم ہی اللہ تعالی کے واسطے فقط

الباب الثامن

في فضيلة المولد الشريف لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم في معراج المسلمين
عن ابن عباس بن عبد المطلب قال كنت مواخيا لابي لهب ومصاحبا له
فلما مات وقد اخبر الله تعالى عنه ما اخبر حزنت عليه وهمني امره فسألت
الله حولا ان يريني اياه في المنام قال فرأيت نارا تلتهب فسألته من حاله
فقال الى النار في العذاب فلا يخفف عني العذاب الا الليلة الاثنين من كل
الليالي والايام فانه يرفع العذاب عني قلت وكيف ذلك فقال ولد في
تلك الليلة محمد فجاءتني امة فبشرتني بولادته ففرحت لمولده واعتقتها
فرحا فاثابني الله بان رفع عني العذاب في كل ليلة الاثنين لذلك ترجمہ
معراج المسلمین مین ہی کہ کہا عباس بن عبد المطلب نے کہ تھا مین بھائی ابی لہب کا
اور یار اوسکا پس جب مر گیا وہ اور تحقیق خبر دی اللہ تعالی نے اوس سے جو کہ خبر دی پس
غمگین ہوا مین اوسپر اور رنج مین ڈالا مجھکو اوسکے کام نے پس سوال کیا مینے اللہ تعالی سے
اس بات کا کہ دکھلاوے اللہ مجھکو اوسکے تئین خواب مین کہا حضرت عباس نے پھر
دیکھا آگ کہ شعلہ مار رہی ہی پس پوچھا مینے اوسکو حال اوسکے سے پس کہا اوسنے
گیا مین طرف عذاب نار کے پس نہین ہلکا ہوتا مجھسے عذاب مگر شب دوشنبہ کو
تمام راتون اور دلون سے پس مقرر اوٹھتا ہی عذاب میرے سے کہا مینے یہہ کیونکر
اور کیا سبب ہے پس کہا پیدا ہوئے اس شب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آئی
میرے پاس لونڈی اور بشارت دی مجھکو ساتھہ ولادت صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس خوش ہوا ابن لہب بسبب پیدا ہونے اونکے کے اور آزاد کیا ثوبیہ نے اوسکو واسطے خوشی کے
پس ثواب دیا مجھکو اللہ نے بسبب خوشی مولود حضرتؐ کے ساتھ اوٹھانیکے میرے سے بوجھ
عذاب کو ہر شب دوشنبہ میں اسیطرح ذکر کیا فاضل شمس الدین [illegible]
اور شیخ نے ماثبت بالسنہ میں کہا کہ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فَاِذَا کَانَ هٰذَا اَبُوْلَهَبٍ الْکَافِرُ الَّذِیْ
نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرْحَتِهٖ لَیْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِیِّ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ
الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِهٖ یُسَرُّ بِمَوْلِدِهٖ وَیَبْذِلُ مَا تَصِلُ اِلَیْهِ قُدْرَتُهٗ فِیْ مَحَبَّتِهٖ لَعَمْرِیْ
اِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَاءُهٗ مِنَ اللّٰهِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُدْخِلَهٗ بِفَضْلِهِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ
وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ وَیَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ
فِیْ لَیَالِیْهِ اَنْوَاعًا التَّصَدُّقَاتِ وَیُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَیَزِیْدُوْنَ فِی الْمَبَرَّاتِ وَیَعْتَنُوْنَ
بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْکَرِیْمِ وَیَظْهَرُ عَلَیْهِمْ مِنْ بَرَکَاتِهٖ کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ وَمَا جُرِّبَ
مِنْ خَوَاصِّهٖ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ
اللّٰهُ امْرَءًا اِتَّخَذَ لَیَالِیَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا لِیَکُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلٰی مَنْ
فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَعِنَادٌ ترجمہ کہا ابن جوزی نے پس جبکہ یہہ ابولہب کافر کہ جسکی مذمت
میں نازل ہوا قرآن نجات دیا گیا آگ میں بسبب خوشی کرنے رات پیدایش نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس کیا حال مسلمان موحد کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشی کرتا ہے
ساتھ مولد اوسکے کے اور خرچ کرتا ہے موافق قدرت اپنی کے بیچ محبت اوسکی کے قسم
مجھکو عمر اپنی کی کہ ہووے جزا اوسکی اللہ کریم کیطرف سے یہہ کہ داخل کرے اوسکو اپنے
فضل عام کے ساتھ جنات النعیم میں اور ہمیشہ اہل اسلام جمع ہوتے ہیں مہینے مولود
حضرتؐ میں اور کرتے ہیں ولیمے اور دعوتیں اور تصدق کرتے ہیں راتوں میں اوسکی طرح
طرح کے تصدقات اور خیرات اور ظاہر کرتے ہیں خوشی اور زیادتی کرتے ہیں نیکیوں میں
اور اہتمام اور قصد رکھتے ہیں ساتھ پڑھنے مولود حضرتؐ کریم کے اور ظاہر ہوتی ہیں اونپر

برکتیں

برکتین اونکی ہر فضل عام سے اور تجربہ کیا گیا خواص مولود شریف سے امان اوس برس مین
اور مبادرت کی او بشارت عاجلہ بھی ساتھہ حاصل کرنے مراد اور مقصدون کے پس رحم کرے
اللہ تعالی اوس آدمی پر کہ اختیار کی راتین شہر مولود حضرت کی عیدین تو کہ ہووے
سخت تر اوسپر کے دلمین مرض اور عناد ہے۔ وَقَالَ فِي التَّنْوِيرِ فِي مَوْلُودِ الْبَشِيرِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ
لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُونَ وَيَحْمَدُونَ وَإِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ
لَكُمْ شَفَاعَتِي ترجمہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے ہے منقول ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
کہ تھے ابن عباس بیان کرتے ایکدن اپنے گھر مین حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان شریف سے خوشی کرتی تھی اور حمد کرتی تھی
ناگاہ کہ حضرت کا اوس جگہہ ہوا فرمایا واجب ہوئی تجھپر شفاعت تمھاری وَفِيهِ عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ يُعَلِّمُ
وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ لِأَبْنَائِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هٰذَا الْيَوْمَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ عَلَيْكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ
ترجمہ ابی الدرداء صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہین گیا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر مین عامر انصاری کے کہ وہ سکھا رہا تھا وقایع ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے اپنے بیٹون اور کنبے کو اور کہتا تھا کہ یہہ دن ہی یہہ دن ہے پیدایش آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولے اللہ تعالی نے اوپر تیرے دروازے
رحمت کے اور واسطے تمھارے ملائکہ استغفار کرتے ہین اور مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے
تفسیر عزیزی مین تفسیر والضحی مین کئی معنی لکھی ہے اور ایک معنی یون لکھا ہی صفحہ ۲۸۰
اور سطر ۱۳ چھاپا کلکتہ سے و بعضی مفسرین چنین گفتہ اند کہ مراد از ضحی روز ولادت پیغمبرست
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و مراد از لیل شب معراج است یعنے قسم کھاتا ہون مین

روز ولادت تیرے ہی کی اور قسم کھاتا ہوں میں شب معراج کی تیرے ایمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور تفسیر روح البیان میں تحت آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کے
لکھا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احوال عجائبات جو کہ والدہ آپکی نے
وقت حمل حضرت کے ملاحظہ فرمائے ہیں زبان مبارک سے بیان فرمائے اور بشارتیں دیں
ہر نبیونکی آدم سے لیکر عیسیٰ تک اپنی اپنی امت کو حضرت کے مولود کی خوب لکھی ہیں اور
تفسیر کبیر کے اول جلد میں تحت تفسیر مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے امام فخر رازی لکھتا ہے کہ
فرمایا حضرت نے میری ولادت ہوئی زمانے میں بادشاہ عادل کے پس جبکہ ذکر مولود اور
انعقاد مجلس قرآن اور حدیث سے ثابت ہوا تو اب جو منکر ہوا اس سے گویا منکر قرآن اور حدیث کا
ہوا اور بلکہ اجماع ہے اسپر علماء ہند اور سندھ اور علماء عرب کا خصوصًا اہل حرمین اور
علما اور مفتیان مذاہب اربعہ کا چنانچہ استفتا اس باب میں کئی آچکے اور جو جو علماء
مذاہب اربعہ سے مجوز ہیں انعقاد مجلس مولود کے نام انکے یہہ ہیں حضرت شیخ الفقہا
والمحدثین تاج العلما والعارفین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی اور امام المحدثین ابو الفرج
ابن جوزی فقیہ حنبلی اور ابو الخطاب عمر بن دحیہ کلبی اور ابن خلکان محدث شافعی
اور علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری اور شیخ القراء حافظ ابن جزری اور محمد بن علی دمشقی
اور حافظ ابو الخیر سمناوی اور حافظ عماد الدین ابن کثیر اور علامہ طغریل صاحب در المنظم
اور امام لوذئی شافعی شارح صحیح مسلم اور حافظ ابو شامہ استاد نووی اور شیخ ابو الحسن
اور ابو بکر الحجار اور ابن محمد نعمان اور ابو موسیٰ ترمذی اور حافظ شمس الدین ناصر الدین
دمشقی اور جلال الدین یوسف الحجازی اور یوسف بن علی شامی اور امام بن بطاح اور امام
مخلص کتابی اور امام علامہ ظہیر الدین اور شیخ نصیر الدین اور شیخ عمر بن املاح اور امام
صدر الدین بن عمر شافعی اور حافظ ابن حجر صاحب المولد الکبیر اور حافظ دمشقی اور جلال الدین
سیوطی اور شارح ابن ماجہ اور امام محقق ابو ذرعہ عزالی حسین اور شیخ ابن حجر ہاشمی

اور احمد

اور احمد بن محمد مدنی المشہور بالغشانی اور امام برزنجی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ملا علی قاری کا یہہ بزرگوار رکن رکین دین متین خاتم النبیین و حامل حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اقوال ان بزرگواروں کے مستند مانعین بھی ہین ان سب کو مرتکب بدعت ضلالت کا قولاً اور فعلاً جاننا اور مولود شریف کو تشبیہ ساتھ جنم کنہیا کے دینی خالی سوء ادب اور سوء ظن سے نزدیک اہل انصاف کے نہین ہی ونقل فی اسناد الاشجار عن بعض العلماء انہ رای النبی فقال یا رسول اللہ ما تقول فی ہذہ الموالید التی یصنعہا الناس ویجتمعون لہا ویفرحون بہا وینفقون فیہا الاموال ویرونہا من مصالح الاعمال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من فرح بنا فرحنا بہ والمحب مع احبابہ ترجمہ اور نقل کیا اسناد الاشجار مین بعض علماء سے کہ مقرر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہین آپ مولودون مین کہ لوگ کرتے ہین اسکو اور جمع ہوتے ہین واسطے مولود کے پڑھنے اور سننے کے اور خوشی کرتے ہین ساتھ سننے مولود کے اور خرچ کرتے ہین اسمین مال اور جانتے ہین اسکو نیک عملون سے پس فرمایا حضرت نے جو خوشی کرتا ہی ساتھ ہمارے ہم خوش ہوتے ہین ساتھ اوسکے اور دوست ہوتا ہی ساتھ دوست اپنے کے مگر مقرر کرنا عرس کے دن کا بنا بر اسکے ہی کہ کہا صاحب مجموع الروایات نے اذا اراد ان یتخذ الولیمۃ تجتہد بادراک یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ التی نقل روحہ فیہا لان ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذلک الموضع فی تلک الساعۃ ینبغی ان یطعم الطعام ویشرب الشراب فی تلک الساعۃ فانہ بذلک یفرح روحہ وان فیہ تاثیرا بلیغا ہکذا نقل من خزانۃ الجلالی وجمع الجوامع عن جلال الدین السیوطی ترجمہ جبکہ ارادہ کرے ولیمہ اور کھانا کھلانے کا اللہ کے واسطے بہ نیت ایصال ثواب واسطے روح میت کے

نسخہ الاموات

کوشش کرے ساتھ دریافت کرنے دن انتقال اور موت میت کے اور احتیاط کرے اوس
ساعت مین کہ جسمین روح نے اوسکی نقل کی اسواسطے کہ مقرر ہوا ہے اسمین شہود ان کی آنی مین
دن عرسون کے ہر برس مین اوسی جگہہ مین اوسی ساعت مین پس لائق تر یہی ہے کہ
کھلاوے کھانا اور پلاوے پانی اوسی ساعت مین اسواسطے کہ مقرر ساتھ اسکے خوش ہوتی
روح اوسکی اور مقرر اسمین تاثیر بہت ہے اور اسیطرح نقل کیا گیا خزانہ جلالی اور جمع
الجوامع سے اور ماثبت بالسنہ مین ہے وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِيْنَ مِنْ مَشَائِخِ الْمَغْرِبِ
اَلْيَوْمُ الَّذِيْ وَصَلُوْا فِيْهِ اِلٰى جَنَابِ الْعِزَّةِ وَخَطَائِرِ الْقُدْسِ يُرْجٰى فِيْهِ مِنَ
الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالْكَرَامَةِ وَالنُّوْرَانِيَّةِ اَكْثَرُ وَاَوْفَرُ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ ترجمہ
اور تحقیق ذکر کیا بعض متاخرین مشائخ مغرب نے وہ روز کہ جسمین واصل ہوئی وہ طرف
جناب عزت اور خطائر اور مقامات قدس کے امید ہوتی ہے اوسمین خیر اور برکت
اور کرامت اور نورانیت سے اکثر اور زیادہ تر سب دنون سے وَاَمَّا الْقِيَامُ عِنْدَ
ذِكْرِ وِلَادَةِ النَّبِيِّ فِيْ قِرَاءَةِ الْمَوْلُوْدِ الشَّرِيْفِ تَعْظِيْمًا لَهٗ اَمْرٌ لَا شَكَّ فِيْ اِسْتِحْسَانِهٖ
وَاِسْتِحْبَابِهٖ وَنُدْبِهٖ كَمَا قَالَ اِمَامُ الْبَرْزَنْجِيْ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ قَدِ اسْتَحْسَنَ
الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَايَةٍ وَرَوِيَّةٍ فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ
تَعْظِيْمُهٗ غَايَةَ مَرَامِهٖ وَمَرْمَاهُ ترجمہ اور اب پر قیام وقت ذکر ولادت نبی [illegible]
اللہ علیہ وسلم کے درمیان قرأت مولد شریف کے واسطے تعظیم حضرت کے ایک امر ہے
کہ نہین شک بیچ مستحسن اور مستحب اور مندوب ہونے مین اوسکے جیسا کہ ذکر کیا
اور کہا امام برزنجی نے درمیان عقدۃ الجواہر فی مولد النبی الاظہر مین کہ تحقیق مستحسن
رکھا ہی قیام کو وقت ذکر مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اماموں صاحب
روایت اور روئیہ نے پس خوشی اوسکے لئے کہ ہو تعظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مقصد
اور مراد اوسکی اور کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم مین جبکہ کھڑا ہو کوئی

ذکر قیام کا وقت ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وجد صادق میں یا اختیار سے بغیر اظہار وجد کے اور کھڑی ہوئے واسطے اوسکے
جماعت پس ضرور ہی موافقت سے اور فتوے مفتیان مذاہب اربعہ کے سکنائے مکہ
معظمہ سے زادہا اللہ شرفا و تعظیما بیچ جواز قیام کے وقت ذکر ولادت آنحضرت صلعم کے بہت
تحریر ہوئے ہیں لیکن بسبب طوالت کتاب کے نہیں لکھے گئے ہان جسکو منظور ہو
دیکھنا اوس رسالہ احسن الکلام فی جواز محفل المولد والقیام کو جو کہ تالیف مولانا احسن اللہ
غازیپوری کا ہی ملاحظہ کرے مگر نام اون علمائے مکہ معظمہ کے جنھون کے مواہیر اوسپر
ہین تحریر کئے جاتے ہین عثمان حسن دمیاطی شافعی عبد اللہ بن محمد الحنفی مفتی المکۃ المکرمہ
حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ بمکۃ محمد بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعی بمکۃ محمد بن یحیی
مفتی الحنابلہ فی المکۃ المشرفہ عبد اللہ بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفسر والمحدث بمسجد
الحرام خلاصہ ان علما کی تحریر کا یہ ہے کہ کھڑا ہونا وقت ذکر پیدایش آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا امر ہے کہ کچھ شک نہیں اوسکے مستحسن اور مستحب ہونے
میں لیکن اوسکے فاعل کو ثواب عظیم ہے اور درجہ بڑا ہے۔

الباب التاسع

فی ذکر الکلمۃ الطیبۃ متصلا بعد اداء الصلوۃ فی عمدۃ الابرار وفتاوی
سمرقندی وفی شرح نوادر البرہانی فی باب الاذکار سئل عن عمر رض عمن
یقول بعد اداء الصلوۃ متصلا کلمۃ الطیبۃ قال اذا یقول بعد اداء الصلوۃ
متصلا مرۃ یغفر اللہ ذنوبہ وبمرۃ ثانیۃ اعطاہ اللہ تعالی ثواب الانبیاء
وبمرۃ ثالثۃ اعطاہ اللہ تعالی ثواب الملائکۃ ترجمہ باب نوان بیان
ذکر کرنے کلمہ طیبہ کے متصل بعد نماز کے۔ عمدۃ الابرار مین ہی اور فتاوی سمرقندی
اور شرح نوادر البرہانی مین درمیان باب الاذکار کے سوال کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ سے
وس شخص سے جو کہ پڑھتا ہی بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو کہا اوسنے جبکہ کہتا ہی

بعد نماز کے متصل ایکبار بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اور ساتھ دو بار کے دیتا ہی
اوسکو اللہ تعالی ثواب انبیا کا اور ساتھ تیسری بار کے دیتا ہی اوسکو ثواب ملائکہ کا
اور شرح شمائل بیہقی مین ہی وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ بَعْدَ
أَدَاءِ الصَّلٰوةِ مُتَّصِلًا كَانَ لَهُ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ وَفِيهِ أَيْضًا فِي هٰذَا
الْبَابِ أَفْضَلُ الذِّكْرِ وَهُوَ كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى يَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ
مِنْهُ حَظًّا هٰكَذَا فِي كَنْزِ الْعُبَّادِ نَقْلًا عَنْ شَيْخِ الْإِسْلَامِ ترجمہ اور تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے کہ جسنے کہا بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو حاصل ہوئی اوسکو افضل عبادت
ہزار برس کی اور اسی کتاب کے اسی باب مین ہی کہ افضل الذکر کلمہ شہادت ہے اور کھینچے
ساتھ پڑھنے کلمہ طیبہ کے آواز اپنی کو تاکہ حاصل کرے اُس سے ہر اعضا حلاوت اور
مزا اسیطرح کنز العباد مین نقل کیا شیخ الاسلام صدر الحق والدین سے اور خوب تحقیق سے
لکھا اسکو شیخ محمد تہانوی نے دلائل الاذکار مین ❊ بیت ❊

در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل	در ہیچ مکان نیم ز فکرت خالی

الباب العاشر

فِي تَقْبِيلِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ
قَالَ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّينِ أَبُو الْخَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ وَجِيهِ الدِّينِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ السَّخَاوِيُّ الشَّافِعِيُّ
فِي الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ حَدِيثُ مَسْحِ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ أَنْمُلَتَيِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ
تَقْبِيلِهِمَا عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ مَعَ قَوْلِ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رض أَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ
قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بِبَاطِنِ أَنْمُلَتَيِ
السَّبَّابَتَيْنِ وَمَسَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي

فقد حلت لہ شفاعتی ترجمہ باب دسوان ذکر مین انگوٹھون چومنے کے وقت
سُننے قول موذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا حافظ شمس الدین ابوالخیر
محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمن سخاوی شافعی نے مقاصد حسنہ مین حدیث مسح دونون
آنکھونکے ساتھ باطن دونو انگشت شہادت کے بعد چومنے اونکے کے وقت سُننے قول
موذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ ساتھ قول اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت
باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذکر کیا اسکو دیلمی نے
فردوس مین حدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر جب اوسنے سُنا قول موذن کا
اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا یہہ اور چوما دونو پوریو نکو انگشت شہادت کی اور لگایا
دونون آنکھون کو پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کریگا مثل کرنے خلیل میرے کے
پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکے شفاعت میری وقد نقل عن مسند الفردوس
المؤلفۃ لحافظ الامام شہردار ابن الحافظ شہرویۃ الدیلمی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشہد ان
محمدا رسول اللہ فی الاذان انا قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ ترجمہ اور
منقول ہے مسند فردوس تالیف حافظ امام شہردار بن شہرویہ دیلمی سے کہ مقرر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چومے دونو ناخون انگوٹھون اپنونکو وقت
سُننے اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اذان مین مین لیجانے والا اور داخل کرنیوالا ہون
اوسکو بیچ صفون جنت کے فی جمل الاحادیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دخل المسجد فی عشر المحرم عند الاسطوانۃ حذاء ابی بکر فقام بلال فاذن
فلما بلغ اشہد ان محمدا رسول اللہ قبل ابوبکر ظفری ابہامیہ ووضعہما
علی عینیہ وقال قرۃ عینی بک یا رسول اللہ فلما فرغ بلال من الاذان
توجہ النبی الی ابی بکر فقال من فعل مثل ما فعلت یا ابا بکر غفر اللہ

ذُنُوبَهُ حَدِيثَهَا وَقَدِيمَهَا وَعَمَدَهَا وَخَطَاهَا ترجمہ اور کہا بیچ جمل الاحادیث کے
کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مسجد مین عشرہ محرم الحرام مین نزدیک
سطون مسجد کے مقابل ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پس کھڑے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ پس
آذان دی بلال رضی اللہ عنہ نے پس جبکہ پہنچا بلال اشہد ان محمدا رسول اللہ کو پس بوسہ دیا ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے دونو ناخون انگوٹھون اپنون کو اور لگایا اون دونونکو اوپر دونو آنکھون اپنی کے
اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پس جبکہ فراغت پائی بلال رضی اللہ عنہ نے اذان سے توجہ فرمائی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کرے مانند
اسکے کہ کیا تونے یا ابی بکر بخشیگا اللہ گناہ اوسکے نئے اور پرانے اور جانے اور انجانے
وَفِي كِتَابِ الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ رُوِيَ اَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْتَاقَ اِلَى لِقَاءِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللهُ تَعَالَى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ
صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَاَظْهَرَهُ اللهُ تَعَالَى لَهُ صُورَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صَفَاءِ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ فَصَارَ اَصْلًا لِذُرِّيَّتِهِ فَلَمَّا
اَخْبَرَ جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ
اِسْمِي فِي الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ اَبَدًا هٰكَذَا
ذَكَرَهُ الثَّعْلَبِيُّ الْمُحَدِّثُ فِي كِتَابِ قَصَصِ الْاَنْبِيَاءِ ترجمہ کتاب احادیث قدسیہ
مین ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ مقرر آدم علیہ السلام مشتاق ہوئے واسطے دیدار لقائے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسوقت کہ تھے جنت مین پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف آدم کے
کہ وہ تیرے صلب سے ہے اور ظاہر ہوگا آخر زمانے مین پس ظاہر کیا اللہ تعالی نے واسطے
آدم علیہ السلام کے صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان صفائی ناخون دونون
انگوٹھون آدم علیہ السلام کے پس پھیرا دونون آنکھون اپنی پر پس ہوا یہہ اصل واسطے
اولاد اوسکی کے پس جبکہ خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی علیہ السلام کو اس قصہ کی

فرمایا علیہ السلام نے جو شخص سنے نام میرے کو آذان مین پھر بوسہ دیا اوسنے دونون
ناخون انگوٹھون اپنے کو اور لگایا اونکو دونو آنکھون پر نہ اندھا ہوگا کبھی اسیطرح ذکر کیا
ثعلبی محدث مفسر نے کتاب قصص الانبیا مین وَفِی کِتَابِ الفَوائِدِ فِی صَفحَہ ۱۵ وَسطر ۱۳
مِنْ طَبعِ المِصرِ وَعَنْ بَعضِ الصَّالِحِینَ یُروٰی عَنِ الخَضرِ عَلَیہِ السَّلَامِ اَنَّ مَن قَبَّلَ
اِبہَامَیہِ وَمَسَحَ بِہِمَا عَلٰی عَینَیہِ عِندَ قَولِ المُؤَذِّنِ اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ
وَقَالَ مَرحَبًا بِحَبِیبِی وَقُرَّۃِ عَینِی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَم یُصِبہُ وَجعُ العَینِ
ترجمہ درمیان کتاب الفوائد کے صفحہ ۱۵ پندرہوین اور سطر تیرہوین ۱۳ مین چھاپہ مصر سے ہی
اور بعض صالحین سے ہی کہ روایت کی گئی خضر علیہ السلام کہ مقرر جسنے چوما دونون انگوٹھون
اپنونکو اور پھیرا دونون آنکھون اپنی پر وقت قول مؤذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ
اور کہا مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ پہنچے گی اوسکو ایذا اور دکھ آنکھ مین
اور سوا اسکے ابو العباس احمد بن ابی بکر نے کتاب موجبات الرحمۃ مین اور شمس الدین محمد
بن صالح مدنی امام مدینہ نے اپنی تاریخ مین اور حافظ رویانی نے جو ایک ائمہ شافعی سے
ہین بیچ مسند اپنی کے ساتھ سند اپنی کے حضرت علی سے آور امام باقی نے زرقانی شرح
مواہب مین خوب لکھا ہی آور علماء اس زمانے نے بھی بہت رسالے اسباب مین
لکھے ہین چنانچہ مولوی حسن الزمان صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب محدث دہلوی نے
اور مولوی فرید الدین صاحب مرحوم وغیرہ نے اپنے اپنے رسالونمین ساتھ بسیط کے لکھا ہی

الباب الحادی عشر ۱۱

الباب الحادی عشر

فِی الاِستِمدَادِ عَن اَہلِ القُبُورِ فِی فَتَاوٰی زَادِ اللَّبِیبِ وَخَزَانَۃِ الجَلَالِی قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَحَیَّرتُم فِی الاُمُورِ فَاستَعِینُوا مِن اَہلِ القُبُورِ
ترجمہ باب گیارہوان بیچ مدد چاہنے کے اہل قبور سے - بیچ فتاوی زاد اللبیب کے
اور خزانہ جلالی کے ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حیران ہو تم

کاموں مین پس مدد چاہو تم اہل قبور سے قَالَ حُجَّۃُ الْاِسْلَامِ مُحَمَّدُ الْغَزَّالِیُّ کُلُّ مَنْ یُسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِہٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِہٖ ترجمہ کہا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ نے جو شخص کہ مدد مانگی جاتی ہے اوس سے بیچ زندگی اوسکی کے مدد مانگی جاتی ہے بعد فوت ہونے اوسکے کے وَقَالَ اَحَدٌ مِّنْ مَشَائِخِ الْعِظَامِ رَأَیْتُ اَرْبَعَۃً مِّنَ الْمَشَائِخِ یَتَصَرَّفُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ کَتَصَرُّفِھِمْ فِیْ حَیٰوتِھِمْ مِنْھُمُ الشَّیْخُ الْمَعْرُوْفُ الْکَرْخِیُّ وَالشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیُّ وَذَکَرَ رَجُلَیْنِ غَیْرَھُمَا ترجمہ اور کہا ایک نے مشائخ عظام سے دیکھا مین نے چار شخصونکو مشائخ سے کہ تصرف کرتے ہین اپنی قبرون مین مانند تصرف اونکے کے زندگی اپنی مین اونمین سے ہین شیخ معروف کرخیؒ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور دو آدمی کا ذکر کیا سوا انکے وَھَلْ اِمْدَادُ الْحَیِّ اَقْوٰی اَمْ اِمْدَادُ الْمَیِّتِ قِیْلَ اِمْدَادُ الْحَیِّ وَقِیْلَ اِمْدَادُ الْمَیِّتِ اَقْوٰی لِاَنَّہٗ فِیْ بِسَاطِ الْحَقِّ وَالنَّقْلُ فِیْ ذٰلِکَ کَثِیْرٌ عَنْ ھٰذِہِ الطَّائِفَۃِ وَلَمْ یُعْرَفْ فِی الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَالْاَقْوَالِ مَایُنَافِیْ ذٰلِکَ وَلِاَنَّ الرُّوْحَ بَاقِیَۃٌ وَلَھَا عِلْمٌ وَشُعُوْرٌ بِالزَّائِرِ سِیَّمَا لِاَرْوَاحِ الْکُمَّلِ الْقُرْبِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا کَانَ فِی الْحَیٰوۃِ اَوْ اَتَمَّ ترجمہ اور کہا امام حجۃ الاسلام نے اور آیا امداد حی کے اقوی ہے یا امداد میت کی بعضون نے کہا امداد زندگی اور بعضون نے کہا امداد مردے کی قوی تر ہے اسواسطے کہ مقرر وہ بیچ قرب بساط حق کے ہے اور نقلین اس باب مین بہت ہین جماعت اولیا اللہ سے اور نہی جانے گئے قرآن اور حدیث اور اقوال مین کوئی چیز جو کہ منافی اور مخالف ہو اسکو اور واسطے اسکے کہ مقرر روح باقی رہتی ہے اور اوسکے لئے علم اور شعور ہے ساتھ زیارت کرنیوالے کے خصوصاً خاص واسطے ارواحون کاملین کے بسبب قرب کے اللہ تعالی کیطرف سے جیسا کہ تھا شعور زندگی مین یا اوس سے بڑھکر وَفِیْ مُخْتَصَرِ الطِّیْبِیِّ وَاَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَھْلِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اَنْکَرَہٗ بَعْضُ الْفُقَہَاءِ فَاِنْ کَانَ الْاِنْکَارُ بِاَنَّہٗ لَا سِمَاعَ لَھُمْ وَلَا عِلْمَ لَھُمْ

وَلَا شُعُورَ بِالزَّائِرِ وَاَحْوَالِہٖ فَقَدْ ثَبَتَ بُطْلَانُہٗ وَاِنْ کَانَ بِاَنَّہٗ لَا قُدْرَۃَ لَھُمْ وَ
لَا تَصَرُّفَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْطِنِ حَتّٰی یَمُدُّوْا بَلْ ھُمْ مَحْبُوْسُوْنَ عَنْ ذٰلِکَ وَمَشْغُوْلُوْنَ
بِمَا عَرَضَ لِاَنْفُسِھِمْ مِنَ الْمِحْنَۃِ فَلَیْسَ ذٰلِکَ کُلِّیًّا خُصُوْصًا فِیْ شَانِ الْمُتَّقِیْنَ
الَّذِیْنَ ھُمْ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ فَیُمْکِنُ اَنْ یَحْصِلَ لِاَرْوَاحِھِمْ عِنْدَ الرَّبِّ مِنَ الْقُرْبِ
فِی الْبَرْزَخِ وَالْمَنْزِلَۃِ وَالْقُدْرَۃِ عَلَی الشَّفَاعَۃِ وَالدُّعَآءِ وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ لِزَائِرِھِمْ
الْمُتَوَسِّلِیْنَ بِھِمْ کَمَا یَحْصِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ اور بیچ مختصر طیبی کے ہی اور ای پر
استمداد ساتھ اہل قبور کے پس تحقیق انکار کیا اسکا بعض فقہا نے پس اگر ہی انکار
ساتھ اسکے کہ مقرر نہین سماع اونکو اور نہ علم اور نہ شعور ساتھ زائر کے پس تحقیق ثابت
ہو چکا بطلان اسکا اور اگر ہی اسی سبب سے کہ نہین کچھ قدرت اونکو اور نہ تصرف اس
مواطن مین تاکہ مدد کرین بلکہ وہ محبوس اور قید اور بند ہین اس سے اور مشغول ہین ساتھ
اوسکے کہ ظاہر کی گئی واسطے جانون اونکی کے محنت اور عذاب سے پس نہین یہہ کلی
خصوصًا بیچ شان اون متقیون کے کہ وہ محب اور اولیاء اللہ ہین پس ممکن ہی
حاصل ہونا اونکی ارواحون کے واسطے نزدیک رب کے عالم برزخ مین منزلت اور
قدرت اوپر شفاعت اور دعا کے اور طلب حاجت واسطے زائر اپنے کے وہ زائر
کہ وسیلہ پکڑنے ولے ہین ساتھ انکے جیسا کہ حاصل ہوگا یہہ مرتبہ اونکو دن قیامت کے
اور تحقیق تفسیر کے صاحب بیضاوی نے اور صاحب روح البیان نے اس قول خدا کے
فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا ساتھ نفوسون پاکیزہ کے اور مفارقہ شہوات اور ابدان سے کہ
عالم قدس مین جاکر اور مرتبہ اور کمالات حاصل کرکر ساتھ شرف اوسکے کے اور
قوت اوسکے کے ہوتے ہین مدبرات سے وَمَا اَدْرِیْ مَا الْمُرَادُ بِالْاِسْتِمْدَادِ یَنْفِیْہِ
الْمُنْکِرُ وَالَّذِیْ نَفْھَمُ اَنَّ الدَّاعِیَ الْمُحْتَاجَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَدْعُو اللّٰہَ وَیَطْلُبُ
حَاجَتَہٗ مِنْ فَضْلِہٖ تَعَالٰی وَیَتَوَسَّلُ بِرُوْحَانِیَّۃِ ھٰذَا الْعَبْدِ الْمُقَرَّبِ عِنْدَ اللّٰہِ

ويقول اللهم ببركة هذا العبد الذي رحمته واكرمته اقض حاجتي واعطني
سؤالي انك المعطي الكريم ثم ينادي هذا العبد المقرب عند الله تعالى
بالوسيلة او يقول يا عبد الله ويا ولي الله اشفع لي وادع ربك وسله ان
يعطيني سؤالي ويقضي حاجتي فالمعطي والمسؤل عنه والمامول به هو الرب
تعالى وتقدس وما العبد في البين الا وسيلة وليس القادر والفاعل و
المتصرف الا هو ولو كان هذا شركا كما يزعمه المنكر فيمنع التوسل وطلب
الدعاء من الصالحين من عباد الله واوليائه في حالة الحيوة ايضا وليس
ذلك ممنوعا بل انه مستحب ومستحسن شائع في الدين كقوله صلى الله عليه
وسلم من اراد عونا فليقل اعينوني يا عباد الله ثلثا نعم ان كان الزائرون
يعتقدون ان اهل القبور متصرفين قادرين من غير توجه الى حضرة الحق
والالتجاء كما يعتقدون العوام الجاهلون الغافلون وكما يفعلون غير
ذلك من السجدة للقبور والصلوة اليه مما وقع عليه النهي والتحذير فذلك
مما يمنع ويحذر منه وفعل العوام لا تعتبر قط فهو خارج عن المبحث ثم اعلم
ان الخلاف انما هو في غير الانبياء من عباد الله الصالحين ولا في الانبياء
لانهم احياء حقيقة بالحيوة الدنيوية بالاتفاق صلوة الله عليهم اجمعين

ترجمہ اور نہیں جانتا میں کہ کیا مراد ہے ساتھ استمداد کے وہ استمداد جسکی نفی کرتا ہے
منکر اور جو استمداد کہ ہم سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ تحقیق دعا کرنیوالا محتاج طرف اللہ کے
دعا کرتا ہے یعنے پکارتا ہے اللہ کو اور طلب کرتا ہے اپنی حاجت کو اللہ کے فضل سے
اور وسیلہ پکڑتا ہے روح اس بندے مقرب اور مکرم کو نزدیک اللہ کے اور کہتا ہے
یا اللہ ساتھ برکت اس بندے کے کہ جس پر رحم کیا تونے اور اکرام کیا تونے روا کر
حاجت میری اور دے سوال میرے کو مقرر تو ہی ہے دینے والا سخی اور ندا کرتا ہے

اس

اس بندے مقرب خدا کو ساتھ وسیلہ کے یا کہنا ہی ای بندۂ خدا یا ای ولی اللہ کے
شفاعت کر میرے لئے اور دعا کر اپنے رب سے اور مانگ اوس سے یہہ کہ دیوے مجھکو سوال میرا
اور روا کرے حاجت میری پس دینے والا اور جس سے سوال کیا گیا اور امید مانگی گئی وہ
رب برتر اور پاک ذات ہے اور نہین بندہ درمیان مین مگر وسیلہ اور نہین قادر اور
فاعل اور متصرف مگر اللہ سبحانہ اور اگر ہووے یہہ وسیلہ شرک جیسا کہ گمان کرتا ہی
منکر پس تو منع ہوتا وسیلہ اور طلب دعا صلحا سے اور اولیا ر اللہ سے حالت حیات مین
بھی اور حالانکہ یہہ منع نہین ہی بلکہ تحقیق مستحب اور مستحسن ہی بیچ دین کے مثل قول
علیہ السلام کے مَنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ
اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ اللّٰہِ ترجمہ بیت

دیکھہ فرماتے ہین کیا خیر البشرؐ	ہوا ارادہ استعانت کا اگر
تو یون کہوے تمہین بارے بالیقین	تم مدد میری کرو ای صالحین
تو گواہی جسکی دے حصن حصین	پس روا ہی استعانت بالیقین

ہان اگر زائر اعتقاد کرنیوالا ہو اہل قبور کو متصرف اور قادر بالذات بغیر توجہ اور رجوع
کرنے سے طرف حضرت حق کے اور التجا کے جیسا کہ اعتقاد کرتے ہین عوام جاہل غافل
اور جیسا کہ کرتے ہین سوا اسکے سجدے سے واسطے قبرون کے اور نماز طرف اسکے اون
چیزون سے کہ واقع اور وارد ہوئی اوسپر نہی اور تحذیر پس وہ اون چیزون سے ہی
کہ منع کیا جاتا ہی اور بچایا جاتا ہی اوس سے اور فعل عوام کا معتبر نہین ہرگز پس وہ
خارج ہی بحث سے پھر جان کہ تحقیق خلاف بیچ غیر انبیا کے ہی بندون صالحین سے
اور نہ بیچ انبیا کے اسواسطے کہ مقرر انبیا زندہ ہین حقیقۃً ساتھ زندگی اور حیات دنیا کے
بالاتفاق چنانچہ ذکر کیا گیا باب دویم مین درود نازل ہوا اللہ کا اون سب پر فقط
قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ اِنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدَیَّ اِنْ شِئْتُ صَرَّفْتُهَا عَنِّیْ

وان شئت اقبلتها الیّ وایضا قال الابراهیم اعطانی ربّی التصرّف فی کلّ من حضرنی فلا یقوم احدٌ ولا یقعد ولا یتحرّک فی حضرنی الّا وانا فیه متصرّف هذا نقل عن الامام الیافعی فی خلاصۃ المفاخر وبهجۃ الاسرار وهکذا نقل عن الامام تقی الدین السبکیّ وابن الحجر المکّی فی مناقب ابو حنیفۃ النّعمان عن الشافعیّ وعبد الحقّ الدهلویّ فی ترجمۃ المشکوٰۃ وتکمیل الایمان وشرح الجامع الصّغیر ولٰکن ترکنا للاختصار اللّٰهمّ ارنا الحقّ حقّا وارزقنا اتّباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ واهدنا الصّراط المستقیم **ترجمہ** کہا حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ نے مقرر دل لوگون کے میرے ہاتھ مین ہین چاہون پھیر دون اپنی طرف سے اور اگر چاہون پھیر لون اپنی طرف کو اور کہا ابراہیمؑ نے عطا کیا مجھکو رب نے میرے تصرف بیچ ہر شخص کے جو حاضر ہین میری حضور مین پس نہین کھڑا ہوتا کوئی اور نہ بیٹھتا اور ہلتا ہے میری حضور مین مگر مین بیچ اوسکے متصرف ہون یہہ دونون نقلین کی گئین امام یافعی رحمہ اللہ سے خلاصۃ المفاخر مین اور بہجۃ الاسرار مین اور اسیطرح نقل کی گئی امام تقی الدین سبکی اور ابن حجر مکّی سے مناقب ابو حنیفۃ النعمان مین امام شافعی رحمہ اللہ سے اور عبد الحق دہلوی سے ترجمہ مشکات مین اور تکمیل الایمان مین اور شرح جامع صغیر سے لیکن ترک کیا مین نے واسطے اختصار کے یا اللہ دکھا ہمکو راہ حق کو حق اور باطل کو باطل اور نصیب کر ہم کو اتباع حق کا اور نصیب کر ہمکو بچنا باطل سے اور دکھا ہمکو راہ سیدھی ؞

الباب الثانی عشر

فی السّفر من البعید لزیارۃ روضۃ النّبیّ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم قال اللہ تعالیٰ ولو انّهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لهم الرّسول لوجدوا اللہ توّابا رّحیما وقال ابن حجر المکّی فی جواهر المنظم هذه الایۃ دالّۃ علی ترغیب المسلمین للسّفر والمشیء والحضور فی خدمۃ سیّدنا محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم

لِلْاِسْتِغْفَارِ مِنَ اللہِ تَعَالیٰ وَاَیْضًا دَالَّۃٌ عَلَی الْحُضُوْرِ وَالْمَجِیْءِ بَعْدَ الْاِنْتِقَالِ لِلْاِسْتِغْفَارِ
لِاَنَّہٗ صلعم حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوْحِہٖ بِھَیْئَتِہِ الَّتِیْ کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ وَلَمْ یُبَدَّلْ مِنْہُ شَیْءٌ
کَمَا مَرَّ ترجمہ باب بارہوان درمیان ذکر سفر کرنیکے راہ دور دراز سے واسطے زیارت
روضہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اللہ برتر نے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا آخر آیت تک
یعنے اگر یہہ لوگ جسوقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنی کو آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین
اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اونکے رسول اللہ پاوینگے اللہ کو پھرانیوالا مہربان اور
کہا ابن حجر مکی نے جواہر المنظم مین کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اوپر رغبت دلانے
مسلمانون کے واسطے سفر کرنے کے اور چلنے اور حاضر ہونیکے خدمت مین سیدنا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے استغفار کے اللہ تعالی سے اور بھی دلالت کرتی ہی
اوپر حضور اور آنیکے خدمت مین حضرت کے بعد انتقال کے واسطے شفاعت کے اسواسطے
کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین ساتھ بدن اور روح اپنی کے ساتھ
اوسی صورت کے جیسے کہ تھے اول وفات زندگی مین اور نہ بدلی اونسے کوئی چیز
جیسا کہ گذرا ذکر اوسکا باب دویم مین وَذَکَرَ الْحَافِظُ عَبْدُ اللہِ فِی الْمِصْبَاحِ الظَّلَامِ
جَاءَ الْبَدْوِیُّ عَلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ وَفَاۃِ
النَّبِیِّ وَقَبَضَ التُّرَابَ مِنَ الْقَبْرِ وَصَبَّ عَلٰی رَاْسِہٖ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ظَلَمْتُ
عَلٰی نَفْسِیْ وَجِئْتُ فِیْ حُضُوْرِکَ لِتَطْلُبَ الْاِسْتِغْفَارَ لِیْ فَجَاءَ النِّدَاءُ عَنِ الْقَبْرِ
قَدْ غَفَرَ اللہُ لَکَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ
لَہٗ شَفَاعَتِیْ رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیْ فِی السُّنَنِ الْبَیْھَقِیِّ وَمَعْنٰی وَجَبَتْ اَنَّھَا ثَابِتَۃٌ لَہٗ
وَلَا بُدَّ مِنْھَا بِالْوَعْدِ الصِّدْقِ وَقَوْلُہٗ لَہٗ اَیْ یَخُصُّ ھُوَ بِشَفَاعَۃٍ لَیْسَتْ بِغَیْرِہٖ
اَوْ یُفْرَدُ بِشَفَاعَۃٍ مِمَّا یَحْصُلُ لِغَیْرِہٖ تَشْرِیْفًا لَہٗ وَاِنَّ دُخُوْلَہٗ فِی الشَّفَاعَۃِ
لَابُدَّ فَھُوَ بُشْرٰی بِمَوْتِہٖ مُسْلِمًا وَقَوْلُہٗ شَفَاعَتِیْ اَیْ اَنَّہٗ یَشْفَعُ فِیْہِ بِنَفْسِہٖ

وَالشَّفَاعَةُ تَعْظِيمٌ بِعَظَمِ الشَّافِعِ ترجمہ اور ذکر کیا حافظ عبد اللہ نے مصباح الظلام مین آیا
ایک بدوی قبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد تین دن وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور مٹھی خاک سے بھری قبر مبارک سے اور ڈالی سر پر اپنے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ظلم کیا مین نے اپنی جان پر اور آیا حضور مین تیری واسطے اسکے کہ طلب کرے تو
بخشش واسطے میرے پس آئی ایک آواز قبر حضرت سے مقرر بخشا اللہ نے واسطے تیرے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی
اوسکے لئے شفاعت میری روایت کیا اسکو دارقطنی نے سنن بیہقی مین اور معنی وجبت کے
یہہ ہین کہ مقرر شفاعت ثابت ہی واسطے اوسکے اور ضروری او سکا پہونچنا ہے اور قول
صلی اللہ علیہ وسلم کا لہٗ یعنے خاص ہی وہ زائر ساتھ شفاعت کے نہین واسطے غیر اسکے
بایگانہ ہی ساتھ شفاعت اوسکی کے اوس کے حاصل ہووے واسطے غیر اوسکے کہ سبب
شرف اوسکے کے اور بیشک دخول اسکا شفاعت مین لابد ہے پس تو وہ ایک بشارت ہے
ساتھ موت زائر کے اسلام پر اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا شَفَاعَتِي یعنے شفاعت
کرینگے حضرت اوسکے حق مین بذاتہ اور شفاعت تعظیم ہی ساتھ بزرگی شافع کے وفیہ
اَيْضًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي ترجمہ اور بیچ اسی دارقطنی کے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جسنے حج کیا پس زیارت کی قبر میرے کی بعد وفات میری کے پس
گویا زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے اور فرمایا جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت
کی میری پس مقرر کیا اوسنے مجھپر ظلم وَفِي الْبُخَارِيِّ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي لَهُ سَعَةٌ
ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِي فَلَيْسَ لَهُ عُذْرٌ ترجمہ بیچ حدیث بخاری کے ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین
کوئی میری امت سے کہ واسطے اوسکے وسعت اور قدرت ہے پھر اوسنے نہ زیارت کی
میری پس نہین اوسکو کوئی عذر معقول وَقَالَ خَاتِمُ الْمُجْتَهِدِينَ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيِّ

في

فِي جَوَاهِرِ الْمُنَظَّمِ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ الزِّيَارَتِ وَالسَّفْرِ اِلَيْهَا وَكَذٰلِكَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَغَيْرِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَزَالُوْا مِنْ عَهْدِ الصَّحَابَةِ اِلَى الْيَوْمِ يَتَوَجَّهُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْبِلَادِ وَالْاَوْقَاتِ اِلٰى زِيَارَةِ رَوْضَتِهٖ قَبْلَ الْحَجِّ وَبَعْدَهٗ وَيَقْطَعُوْنَ مَسَافَاتٍ بَعِيْدَةٍ وَيُنْفِقُوْنَ فِيْهِ الْاَمْوَالَ وَيَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ **ترجمہ** اور کہا ابن حجر مکی نے جواہر المنظم میں کہ اجماع کیا علمائے اوپر مشروعیۂ زیارت اور سفر کرنیکے طرف روضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسیطرح اجماع ہوا مسلمان علماؤن وغیرہ سے اسپر اور مقرر لوگ ہمیشہ زمانے صحابہ سے آجتک دن تک متوجہ ہوتے ہین تمام شہرون اور وقتون سے طرف زیارت روضہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّل حج کے اور بعد حج کے اور قطع کرتے ہین مسافات بعیدہ اور خرچ کرتے ہین اس راہ مین اموال اور اعتقاد کرتے ہین کہ مقرر یہہ بڑی نیکیون اور تقربات سے ہی اور صاحب درالمختار اور شامی نے یہانتک لکھا ہی کہ جائے روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہی کعبہ اور عرش اور کرسی سے وَفِيْ بَارِقِ الْاَزْهَارِ شَرْحِ مَشَارِقِ الْاَنْوَارِ لِلشَّيْخِ عَبْدِ اللَّطِيْفِ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْمَلَكِ وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا عَلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ تَقْدِيْرُهٗ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰى مَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ وَمَعْنَاهُ لَا فَضِيْلَةَ فِيْ شَدِّ الرِّحَالِ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ وَالْمُرَادُ مِنْهُ نَفْيُ الْفَضِيْلَةِ التَّامَّةِ وَمَزِيَّةُ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ لِكَوْنِهَا اَبْنِيَةَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَسَاجِدُهُمْ **ترجمہ** اور بیچ بارق الازہار شرح مشارق الانوار شیخ عبداللطیف معروف بہ ابن الملک کے ہی وقولہ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ آخر حدیث تک تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ نہ باندھو کجاوے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز پڑھنے کے اوسمین مگر طرف تین ۳ مسجدون کے

اور معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین فضیلت بیچ باندھنے کجاوے کے طرف کسی مسجد کے واسطے
نماز ادا کرنیکے اوسمین مگر طرف تین مسجدون کے اور مراد اوس سے نفی ہے فضیلت
تامہ کی اور بزرگی اور مزیۃ ان مسجدون کی واسطے ہونے اونکے کے بنا نبیون علیہم السلام
کی اور مسجدین اونکی کے وَفِی شِفَاءِ القاضی عیاضٍ وَشَدُّ الرِّحَالِ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجِبٌ وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ ھٰھُنَا وُجُوْبُ نَدْبٍ وَتَرْغِیْبٍ
وَتَاکِیْدٍ ترجمہ درمیان شفا قاضی عیاض کے ہے اور باندھنا کجاوے کا طرف قبر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے اور مراد واجب سے اس مقام مین وجوب استحباب ہے
اور ترغیب اور تاکید ہے وَفِی فَتْحِ الْقَدِیْرِ قَالَ مَشَایِخُنَا زِیَارَۃُ قَبْرِہٖ مِنْ اَفْضَلِ
الْمَنْدُوْبَاتِ ترجمہ اور بیچ فتح القدیر کے ہے کہا مشائخ ہمارے نے زیارت قبر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل الاستحباب سے ہے وَفِی مَنَاسِکِ الْفَارِسِیِّ وَشَرْحِ الْمُخْتَارِ
اَنَّھَا قَرِیْبَۃٌ مِنَ الْوُجُوْبِ لِمَنْ لَہٗ سِعَۃٌ ترجمہ اور مناسک فارسی اور شرح در المختار
مین ہے کہ مقرر زیارت قبر علیہ السلام کی قریب وجوب سے ہے جسکو قدرت ہے وَفِی
دُرِّ الْمُخْتَارِ زِیَارَۃُ قَبْرِہِ الشَّرِیْفِ مَنْدُوْبَۃٌ بَلْ قِیْلَ وَاجِبَۃٌ لِمَنْ لَہٗ سِعَۃٌ وَیَبْدَءُ
بِالْحَجِّ اِنْ کَانَ فَرْضًا وَیُخَیَّرُ اِنْ کَانَ نَفْلًا ترجمہ اور در المختار مین ہے زیارت قبر شریف
علیہ السلام کی مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا واجب ہے واسطے اوسکے جو کہ وسعت رکھتا ہے
اور شروع کرے ساتھ حج کے اگر ہو فرض اور اختیار ہے اگر ہو نفل وَاَخْرَجَ الدَّارُ قُطْنِیُّ
عَنْہُ م مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا یَعْمَلُہٗ حَاجَۃً اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ
شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ اور روایت کیا دارقطنی نے علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے
جو کہ آیا میری زیارت کو کہ نہ کام ہو اوسکو کوئی اور حاجت کوئی سوا زیارت میری کے
ہوا حق مجھپر یہہ کہ ہون مین شفیع اوسکا دن قیامت کے قَالَ ابْنُ الْھُمَامِ فِیْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ
فِیْ بَیَانِ اٰدَابِ زِیَارَۃِ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْاَلَ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ

مُتَوَسِّلاً فِی حَضْرَۃِ نَبِیِّہٖ وَاَعْظَمُ الْمَسَائِلِ وَاَھَمُّھَا سُؤَالُ حُسْنِ الْخَاتِمَۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ
ثُمَّ یَسْئَلُ النَّبِیَّ الشَّفَاعَۃَ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ
بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِی اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی اُمَّتِکَ وَسُنَّتِکَ ترجمہ کہا ابن ہمام نے
بیچ فتح القدیر کے درمیان بیان آداب زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ کہ مانگے
اللہ سے حاجت اپنی درانحالیکہ وسیلہ پکڑتا ہوا لاہو بیچ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور بزرگ سوالوں سے اور مقصود تر سوالوں سے سوال خاتمہ بالخیر کا ہی اور مغفرت کا
پھر سوال کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا اور کہوے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سوال کرتا ہون مین آپ سے شفاعت کا اور وسیلہ مانگتا ہون ساتھہ آپ کے
طرف اللہ کے بیچ اسباب کے کہ مرون مین مسلمان اوپر امت تیری کے اور اوپر سنت تیری کے
وَفِی السَّارِی شَرْحِ الْبُخَارِی لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ النَّفْیُ ھٰھُنَا بِمَعْنَی النَّھْیِ اَیْ لَا
تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰی مَسْجِدٍ لِلصَّلٰوۃِ فِیْہِ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ ترجمہ اور درمیان
ساری شرح بخاری کے ہی کہ نفی لا تشدوا بین معنی نہی کے ہی اس مقام مین یعنے
نہ باندہو کجاوے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز کے مگر طرف تین مسجدون کے وَفِی
الْعَیْنِی قَالَ شَیْخُنَا زَیْنُ الدِّیْنِ مِنْ اَحْسَنِ مَحَامِلِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ بِاَنْ یَکُوْنَ
الْمُرَادُ مِنْہُ حُکْمُ الْمَسَاجِدِ فَقَطْ وَاَنَّہٗ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰی مَسْجِدٍ مِنَ الْمَسَاجِدِ
غَیْرِ ھٰذِہِ الثَّلٰثَۃِ وَاَمَّا قَصْدُ غَیْرِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الرِّحْلَۃِ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ وَفِی
التِّجَارَۃِ وَزِیَارَۃِ الصَّالِحِیْنَ وَالْمُشَاھَدَۃِ وَزِیَارَۃِ الْاِخْوَانِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ فَلَیْسَ
فِی النَّھْیِ وَنُصُوْصُ الْعُلَمَاءِ وَالْاَحَادِیْثُ فِی جَوَازِ السَّفَرِ مِنَ الْبَعِیْدِ لِزِیَارَۃِ
رَوْضَۃِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَۃٌ فَلْنَکْتَفِ بِھٰذَا الْقَدْرِ
ترجمہ اور بیچ عینی کے ہی کہ کہا شیخ ہمارے زین الدین نے بہتر محامل اس حدیث سے
ساتھہ اسکے ہی کہ ہووے مراد اوس سے حکم مسجدون کا فقط اور مقرر لا تشدوا الرحال الی

مسجد سے مراد یہہ ہی کہ نہ باندھے جاوین کجاوے طرف کسی مسجد کے مسجدون سے
سوا ان تین مسجدون کے مگر قصد کرنا سوا مساجد کے سفر سے طلب علم اور تجارت
اور زیارت صلحا ہین اور دیکھنے اور زیارت کرنے ہین بھائی برادر کے اور مثل اسکے پس
نہین داخل بیچ نہی کے اور روایات اور نصوص علما اور احادیث بیچ جواز سفر کے دور دراز کے
واسطے زیارت روضہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہین پس چاہیے کہ

اکتفا کرین ہم ساتھ اسیقدر کے فقط

الباب الثالث عشر

فِی العُرفِ الَّذِی شَاعَ فِی دِیَارِ العَرَبِ وَالعَجَمِ بِاَنَّ القَومَ یَجتَمِعُونَ وَیَقرَؤُنَ
القُرآنَ وَیَذکُرُونَ اللہَ بِاَنوَاعِ الذِّکرِ وَیَتَصَدَّقُونَ بِاَنوَاعِ المَاکُولَاتِ وَ
المَشرُوبَاتِ وَیَھدُونَ ثَوَابَھُم لِمَوتٰیھُم ترجمہ باب تیرھوان بیچ بیان اوس
عرف کے جو کہ پھیل رہی دیار عرب اور عجم مین ساتھ اسکے کہ مقرر قوم جمع ہوتی ہی اور
پڑھتی ہی قرآن اور ذکر کرتی ہی اللہ کا ساتھ طرح طرح کے ذکر کے اور تصدق کرتے
ہین قسم قسم کے کھانے اور پینیون سے اور ہدیہ اور بخشتے ہین ثواب انکا مردون اپنوکو
فِی شَرحِ الصُّدُورِ اِنَّ المُسلِمِینَ مَا زَالُوا فِی کُلِّ عَصرٍ یَجتَمِعُونَ وَیَقرَؤُنَ
القُرآنَ لِمَوتٰھُم مِن غَیرِ نَکِیرٍ فَکَانَ اِجمَاعًا ترجمہ شرح صدور مین ہی کہ مقرر مسلمان
ہمیشہ ہر زمانے مین جمع ہوتے ہین اور پڑھتے ہین قرآن شریف واسطے بخشنے مردون
اپنونکے سوا انکار کرنے کسی منکر کے یعنی کسیکا انکار نہین کیا پس تو ہوا یہہ اجماع
وَفِیہِ اَیضًا عَن سَعدِ ابنِ عُبَادَةَ رض اَنَّہُ قَالَ یَا رَسُولَ اللہِ اِنَّ اُمَّ سَعدٍ مَاتَت
فَاَیُّ صَدَقَةٍ اَفضَلُ قَالَ المَاءُ فَحَفَرَ بِئرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعدٍ ترجمہ اور بھی
شرح صدور مین ہی سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مقرر کہا اوسنے یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر ما سعد کی مرگئی پس کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا حضرت نے

پانی پھر کھودا کنواں اور کہا یہہ کنواں ام سعد کا ہی چنانچہ ہیر ام سعد مشہور ہی مراد
اس سے ثواب ہے کنوین کا واسطے ام سعد کے جیسے عرف مین مشہور ہی دعوت مولود
یا شیرنی گیارہوین یا ستہ منی بو علی قلندر یا توشہ اصحاب کہف یا کھچڑہ امام حسین رض
وغیرہ ان تمام سے مراد طعام للہ اور ثواب اوسکا بروح بزرگان ہی نہ کہ یہہ جیسے
بدعتی کہتے ہین کہ مطلقاً جسپر نام غیر خدا کا لیا گیا وہ حرام ہے ورنہ اس صورت مین
تمام مشیا ماکولات اور مشروبات اور مرکوبات اور ملبوسات وغیرہ سے سب حرام
ہوجاینگی اسواسطے کوئی نہین کہتا یہہ چیز اللہ کی ہے یہہ کہتے ہین کہ مکان اور مسجد
اور مدرسہ اور کتاب اور گھوڑا اور ہاتھی وغیرہ فلانیکا ہی اور حقیقت مین اللہ نے ملک
اوسیکا کیا ورنہ سزا اور جزا اوسپر کیونکر مرتب ہو جسکا دل چاہے ہر کسیکی جو چیز چاہے
نے لیوے خدا کا مال سمجھکر اور تمام احکامات شرعی حد سزا قصاص سب معطل ہوجاوین
اخرج البخاری ومسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة
جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له ترجمہ روایت کی بخاری اور
مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو ہریرہ رض نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبکہ مرگیا انسان موقوف ہوئے عمل اوسکے مگر تین چیزون سے خیرات
جاریہ سے یا علم کہ نفع پکڑتے ہین ساتھ اوسکے یا اولاد نیک کہ دعا کرتے ہین واسطے
اوسکے اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس رض قال سمعت رسول الله صلی
الله عليه وسلم يقول ما من اهل بيت يموت منهم ميت فيتصدقون عنه
بعد موته الا اهداها له جبرئيل على طبق من نور ثم يقف على شفير
القبر فيقول يا صاحب القبر العميق هذه هدية اهداها اليك اهلك
فيدخل عليه فيفرح بها ويستبشر ويحزن جيرانه الذى لم يهدى اليهم شىء

ترجمہ روایت کی طبرانی نے اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے کہا انس نے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ہی کوئی اہلبیت سے کہ مرتی ہی اونمین سے کوئی میت پس خیرات کرتے ہین اوسکی طرف سے بعد موت اوسکے مگر ہدیہ لیجاتا ہی واسطے اوسکے جبرئیلؑ طباقون پر نور کے پھر کھڑا ہوتا ہی اوپر کنارے قبر کے اور کہتا ہی اے صاحب قبر کے یہہ ہدیہ ہی کہ بھیجا ہی طرف تیرے اہل تیری نے پس قبول کر اسکو پس داخل ہوتا ہی اوسپر پس خوش ہوتی ہی ساتھ ہدیہ کے میت اور غمگین ہوتے ہین ہمسایے اوسکے جنھون کیطرف نہین ہدیہ بھیجا گیا وَفِي الْحِصْنِ الْحَصِينِ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ تَقْدِيمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَأَيْضًا فِيهِ فِي بَابِ الْإِجَابَةِ عِنْدَ الدُّعَاءِ بَيْنَ تِلَاوَتِ الْقُرْآنِ وَلَاسِيَّمَا بَعْدَ الْخَتْمِ وَلِهٰذِهٖ جَاءَ فِي آدَابِ الْإِسْتِسْقَاءِ تَقْدِيمُ صَدَقَةٍ وَصَوْمٍ لِأَنَّهُ فِي الْحَقِيقَةِ دُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ فَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَقْتَ الصَّدَقَةِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ خُصُوصًا عِنْدَ حُضُورِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الصُّلَحَاءِ مَرْجُوٌّ بِالْإِجَابَةِ وَنُزُولِ الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ كَمَا جَاءَ فِي تَفْسِيرِ رُوحِ الْبَيَانِ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ وَفِي عُمُومِ الْأَمْكِنَةِ وَفِي كُلِّ الْأَحْوَالِ إِلَى أَنْ قَالَ ثُمَّ إِنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ يَشْتَمِلُ الصَّلٰوةَ وَالتِّلَاوَةَ وَالدِّرَاسَةَ وَنَحْوَهَا إِلَّا أَنَّ أَفْضَلَ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَالْإِشْتِغَالُ بِهٖ مُنْفَرِدًا مَعَ الْجَمَاعَةِ مُحَافِظًا عَلَى الْآدَابِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ لَيْسَ كَالْإِشْتِغَالِ بِغَيْرِهٖ ترجمہ اور حصن حصین مین ہی کہ آداب دعا سے ہی تقدیم عمل نیک کی اور بھی اوسمین ہی باب احوال اجابت مین یعنے وقت قبول ہونے دعا کا درمیان تلاوت قرآن کے اور خصوصًا وقت ختم قرآن کے اور اسی سبب آیا ہی بیچ آداب صلوۃ الاستسقا کے تقدیم صدقہ اور صوم کے اسواسطے کہ مقرر نماز استسقا حقیقت مین دعا ہی اور استغفار

پس دعا واسطے میت کے وقت صدقہ اور کھانا کھلانے کے اور پڑھنے قرآن شریف کے اور ذکر کے خصوصاً وقت حضور جماعت کے صلحا سے جیسا کہ رواج ہے عرب اور ہند مین مرجو بالاجابۃ ہے اور باعث نزول رحمت اور مغفرت کا ہے جیسا کہ آیا روح البیان مین کہ خلاصہ اسکا یہہ ہے یعنے ذکر کرنا اللہ کا ہر آن اور ہر وقت اور ہر مکان مین اور ہر احوال مین یہانتک کہ کھا ہے مقرر ذکر خدا اگرچہ شامل ہے نماز اور تلاوت قرآن اور درس و تدریس اور مانند اسکے جیسے کہ محفل مولود یا گیارہوین وغیرہ تقریبات سے کہ جسمین ذکر اللہ کا ہو مگر مقرر افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پس اشتغال ساتھ اسکے فقط ساتھ جماعت مسلمانون کے جیسا کہ معمول ہے کہ لوگ عرس فاتحہ مین جمع ہوکر کلمہ طیبہ پڑھتے ہین اداب ظاہری اور باطنی کے ساتھ نہین ہے مانند اشتغال کے ساتھ غیر کلمہ کے وفی النزھۃ من مطبع المصری صفحۃ ۱۶ عن النبی ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ لا یریدون بذلک الا وجہہ الا ناداہم منادٍ من السماء ان قوموا مغفورا لکم فقد بدلت سیاتکم حسناتٍ وایضا فیہ عن ابی الدرداء رض عن النبی لیبعثن اللہ اقواما یوم القیمۃ فی وجوھہم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطہم لیسوا بانبیاء ولا شہداء فجثی اعرابی علی رکبتیہ وقال جلہم یا نبی اللہ ای صفہم لنا قال ہم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی وبلادٍ شتی ومکانٍ شتی یجتمعون علی ذکر اللہ تعالی ویذکرونہ وایضا فیہ قال علی رضی اللہ تعالی یتجلی الذاکرین عند الذکر وقراۃ القران وقال عطاء رحمہ اللہ من جلس مجلسا یذکر اللہ فیہ کفر اللہ عنہ عشر مجالس من مجالس السوء وجاء فی الخبر ان العبد یاتی الی مجلس الذکر بذنوب کالجبال فیقوم من المجلس ولیس علیہ شیء فلذلک سماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم روضۃ من ریاض الجنۃ اور درمیان نزھۃ المجالس کے

یہہ مطبع مصر سے ہے بیچ صفحہ تواہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ہے کسی قوم سے کہ جمع
ہوتی ہے اور ذکر کرتی ہے خدا کا اور نہین ارادہ کرتی ساتھہ ذکر کے مگر خاص توجہ
اللہ مگر ندا کرتا ہے قوم ذاکرین کو ندا کرنیوالا کھڑے ہو جاؤ اور اٹھا لیکہ بخشے گئے تمھارے
لئے سب گناہ پس تحقیق بدلی گئین بدیان تمھاری ساتھہ نیکیون کے اور بھی اسی کتاب
مین ہے روایت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ اوٹھاویگا اللہ تعالی ایک قوم کو قیامت کے دن کہ منہہ پر اون کے نور ہوگا اوپر
منبرون مروارید کے اور وہ نور ڈھانپے ہوگا اونکو اور نہونگے وہ انبیا اور شہدا پس
یہہ سنکر کودا ایک اعرابی گھٹنون کے بل اور کہا بیان کر اونکا ہمارے تئین کہ وہ
کون لوگ ہونگے کہا حضرت نے یہہ لوگ وہ ہونگے جو کہ آپس مین محبت رکھتے ہین
واسطے اللہ کے اور جمع ہوتے ہین جدا جدا قبیلون اور بلادون اور شہرون سے اوپر
ذکر اللہ کے اور ذکر کرتے ہین اوسکا اور اسی کتاب مین ہے کہ کہا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے تحقیق تجلی نور کی کرتا ہے اللہ تعالی واسطے ذاکرین کے وقت ذکر اور تلاوت
اور قرات قرآن کے اور کہا عطا رض نے جو کہ بیٹھا مجلس ذکر مین محو کرتا ہے اللہ اوسکے
گناہ اور کفارہ دس مجلسون بد کا اور آیا حدیث مین کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق بندہ
آتا ہے طرف مجلس ذکر کے ساتھہ گناہون کے مانند پہاڑ کے اور جبکہ کھڑا ہوتا ہے اس
مجلس ذکر سے گویا نہین اوسپر کوئی چیز گناہ سے پس اسیواسطے نام رکھا اس مجلس کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے جو مجلس کہ جسمین ہو ذکر خدا مثل
وعظ اور نصیحت یا درس تدریس یا حلقہ ذکر یا مجلس یازدہم حضرت محبوب حقانی اور مولود
شریف حضرت یا فاتحہ کسی بزرگ کی کہ یہہ مجلسین ذکر خدا مین داخل ہین اسواسطے ان مین
سوا پڑھنے کلمہ طیبہ یا شہادت یا کلمہ تمجید یا قرآن شریف یا درود یا ذکر احوال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھہ نہین ہوتا ہے وہ بھی بموجب ارشاد حضرت کے ایک

باغچہ

باغیچہ باغیچون جنت سے ہان اسمین اگر کوئی منہیات شرعی ہو تو وہ منع ہے الا
منہیات سے بچنا لابد ہے وَفِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ النَّسَفِيِّ وَشَرْحِ فِقْهِ الْأَكْبَرِ اِنَّ
دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَةِ ترجمہ
اور شرح عقاید نسفی اور شرح فقہ اکبر مین لکہا ہے کہ تحقیق یہہ دعا کرنے زندون کے وا
مردون کے اور خیرات کرنی زندون کی مردون کی طرف سے نفع ہے مر
مردون کے خلاف ہے واسطے معتزلہ کے وَفِي قَصِيدَةِ الْأَمَالِي شعر
وَلِلدَّعَوَاتِ تَأْثِيرٌ بَلِيغٌ　　　　وَقَدْ يَنْفِيهِ أَصْحَابُ الضَّـ
ترجمہ یہہ قصیدہ امالی کے ہے اور واسطے دعاون کے تاثیر بہت ہے اور تحقیق انکا
ہین اسکا اصحاب ضلالت اور گمراہی کے وَأَمَّا تَعْيِينُ الْأَيَّامِ الْأَعْرَاسِ
بِمَا جَاءَ فِي مَجْمُوعِ الرِّوَايَاتِ وَسِرَاجِ الْهِدَايَةِ لِمَوْلَانَا سَيِّدِ
الدِّينِ الْبُخَارِيِّ وَفِي حَاشِيَةِ الْمَظْهَرِيِّ وَيُحْتَاطُ فِي سَاعَةِ الَّتِي نُقِلَ
رُوحُهُ فِيهَا فَإِنَّ أَرْوَاحَ الْأَمْوَاتِ يَأْتُونَ فِي أَيَّامِ الْأَعْرَاسِ فِي كُلِّ
فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَيَنْبَغِي أَنْ يُطْعِمَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ
تِلْكَ السَّاعَةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُفَرِّحُ أَرْوَاحَهُمْ وَإِنَّ فِيهِ تَأْثِيرًا بَلِيغًا ترجمہ
اسی پر مقرر کرنا دنون عرسون کا سبب اسکے ہے کہ آیا مجموع الروایات اور س
الہدایہ مولانا سید جلال الدین بخاری کے ہین اور حاشیہ تفسیر مظہری مین کہ
احتیاط کرے اوس ساعت کی کہ جسمین نقل کیا روح اسکی نے پس مقرر ارواح
مردون کی آتی ہین بیچ دنون عرسون کے ہر برس مین اسی جگہہ اور اسی ساعت
اور لایق ہے کہ کہلاوے کہانا اور پلاوے پانی اسی ساعت مین پس مقرر یہہ
خوش کرتا ہے ارواح کو اونکی اور مقرر درمیان اسکے تاثیر بہت ہے اور ملا
الفقہہ ملا صدیق زبیری کے ہین ہے منقول فتاوی نوادر اور مجموع الروایات —

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ اور کہانا بروح حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے
روز سوم اور دہم اور چہلم اور ششماہی اور برسی کو بخشا اور کہلایا ہے اور صحابہ بھی
اسی طرح کرتے تھے جو کوئی اسکا منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
صحابہ کا ہوا وفي فتاوى الاوزجندي لملا علي القاري الحنفي رح وكان يوم
الثالث من وفات ابراهيم ابن محمد صلى الله عليه وسلم جاء ابوذر رض عند
النبي بتمرة يابسة ولبن فيه خبز من شعير فوضعها عند النبي فقرء
رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاتحة وسورة الاخلاص ثلث مرات
الى ان قال رفع يديه للدعاء ومسح بوجهه فامر رسول الله اباذر ان
يقسمها بين الناس وايضا فيه قال النبي صلى الله عليه وسلم وهبت
ثواب هذه لابني ابراهيم ترجمہ اور درمیان فتاوی اوزجندی ملا علی قادری
حنفی رحمہ اللہ کے ہے کہ تہا دن تیسرا وفات ابراہیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آیا ابوذر رضی اللہ عنہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجور خشک اور
دودہ کے کہ اوسمین تھی روٹی جو سے پس رکھا اوسکو نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس پڑھی حضرت نے فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار یہان تک کہ کہا کہ اوٹھائے حضرت نے
دونون ہاتھ اپنے اور پھیرے منہہ پر اپنے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ تقسیم کردے اسکو درمیان لوگون کے اور بھی اسمین ہے
کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا مین نے ثواب اسکا واسطے اپنے بیٹے ابراہیم کے
اخرج انس ابن مالك رض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة الاولى
عسيرة على الميت فتصدقوا له وينبغي ان يواظب على الصدقة للميت سبعة
ايام وقيل اربعين فان الميت يتشوق الى بيته ترجمہ روایت کی انس بن
مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رات سخت ہے

میت پر

میت پر پس خیرات کرو واسطے اوسکے اور لایق ہے کہ ہمیشگی کریں اوپر صدقہ میت کے سات دن اور بعضوں نے کہا چالیس دن تک پس مقرر میت شایق ہوتی ہے طرف گھر اپنے اسی سبب سے لوگ چالیس دن تک فاتحہ اور درود کرتے ہیں والتقریرخمس الایات لما جاء فی الانباز سئل ای الاعمال افضل فقال واذا اجتمعوا تلاوة القرآن وقرأت الفاتحۃ وخمس ایات ترجمہ اور تقریر پنج آیات کا واسطے اسکے ہے کہ آیا انباز کہ پوچھا گیا کون عمل افضل ہے کہا جب کہ لوگ جمع ہوں ساتھ تلاوت قرآن کے اور پڑھے فاتحہ اور پنج آیات وفی کنز العباد فی الحدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ختم القرآن تقرء خمس ایات کذا نقل عن مولی عباس عن عبد اللہ عن ابی ابن کعب عن النبی وقال حافظ ابن الجزری اسناد ھذا الحدیث حسن وینبغی ان یصلی علی محمد لانہ قال علی رض کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد وقال عمر رض ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شئ حتی تصلی علی نبیک ویقول الداعی والمستمع امین ومن شرائط الدعاء رفع الیدین عن سائب ابن یزید عن ابیہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا فرفع یدیہ ومسح وجہہ بیدیہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وفی فتاوی عالمگیریہ ویستحب لہ ان یجمع اھلہ وولدہ عند الختم ویدعوا لھم کذا فی الینابیع وتابان الخانیۃ قوم یجتمعون ویقرؤن الفاتحۃ جھرا دعاء وفی العینی فی باب الحج عن الغیر ومما یدل علی ھذا ان المسلمین یجتمعون فی کل عصر وزمان ویقرؤن القرآن ویھدون ثوابہ لموتاھم وعلی ھذا اھل الصلاح والدیانۃ من کل مذھب من المالکیۃ والشافعیۃ وغیرھم ولا ینکر ذلک منکر فکان اجماعا عند اھل السنۃ والجماعۃ والاحادیث والروایات واقوال العلماء العاملین مثل مولینا عبد العزیز

ترجمہ ... تیجہ

ترجمہ ... ہاتھ ... اوٹھاکے ... دعا ... مانگے

وَمَوْلٰینَا رَفِیْعُ الدِّیْن وَمَوْلٰینَا حَاجِی قَاسِم وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدْ کَاظِم وَمَوْلٰینَا بُرْهَان الدِّیْن وَمَوْلٰینَا مُعِیْنُ الدِّیْن وَمَوْلٰینَا عَبْدُ الْحَکِیْم السِّیَالکُوْتِیْ وَمَوْلٰینَا عَبْدُ اللّٰهِ الْکُجْرَاتِیْ وَاسْتِفْتَاءِ الْحَرَمَیْن وَالسِّنْد وَالْهِنْد وَغَیْرِهِمْ فِیْ جَوَازِ الْفَاتِحَةِ الْمَرْسُوْمَةِ کَثِیْرَةٌ وَلٰکِنْ تَرَکْتُ لِلْاِخْتِصَارِ لَوْ شِئْتُمْ مَزِیْدَ الْاِطِّلَاعِ عَلَیْهِ فَانْظُرُوْا اِلٰی رِیَاضِ الْمَقَاصِدِ وَتِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ لِاَنِّیْ کَتَبْتُ فِیْهِمَا بِالتَّفْصِیْلِ ؁

ترجمہ اور بیچ کنز العباد کے ہے کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ ختم کرتے قرآن کو پڑھا کرتے پانچ آیت کو اور اسی طرح نقل کیا گیا ابی عباس سے اور اسنے نقل کیا عبد اللہ سے اور اسنے نقل کیا ابی ابن کعب سے اور راوی سفیان روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا حافظ ابن جزری نے یہہ حدیث حسن ہے اور لائق ہے وقت دعا کے یہہ کہ پڑھے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ مقرر کیا علی کرم اللہ وجہہ نے کل دعائیں محجوب رہتی ہیں جب تک کہ درود پڑھا جاوے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مقرر دعا موقوف یعنی ٹھہری اور رکی رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور نہیں چڑھتی طرف آسمان کے دعا سے کوئی چیز جب تک کہ پڑھے تو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درود اور چاہئے کہ کہوے دعا کرنے والا اور سننے والا آمین اور شرائط دعا سے ہے اٹھانا ہاتھوں کا چنانچہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہ وہ روایت کرتا ہے باپ اپنے سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے پس اوٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور پھیرتے منہہ اپنے پر روایت کی اس حدیث کو بیہقی نے دعوات کبیر میں اور بیچ فتاوی عالمگیری کے ہے کہ مستحب ہے قاری کو جمع کرنا اہل اور عیال اپنے وقت ختم کرنے قرآن کے اور دعا کرنے کے واسطے انکے اسی طرح ینابیع اور تاتارخانیہ میں ہے کہ قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی فاتحہ کو پکار کر واسطے دعا کے اور بیچ عینی شرح ہدایہ کے ہے بیچ باب حج کرنیکے غیر کیطرف سے اور اس چیز سے کہ دلالت کرتا ہے اسپر

ذکر جمع کرنا لوگوں کا دعا کے واسطے

کہ تحقیق

کہ تحقیق مسلمان جمع ہوتے ہین ہر وقت ہر زمانے مین اور پڑھتے ہین قرآن اور بخشتے ہین ثواب
اسکا واسطے مردون کے اپنے اور اسپر ہین اہل صلاح اور دیانت کے ہر مذہب سے مالکی اور شافعی
وغیرہ سے اور نہین انکار کرتا اسکا کوئی سنکر پس ہوا یہہ اجماع نزدیک اہل سنت اور جماعت کے
اور احادیث اور روایات اور اقوال علماء عاملین کے مثل مولانا شاہ عبد العزیز اور مولانا
رفیع الدین اور مولانا برہان الدین اور مولانا معین الدین اور مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی اور
مولوی عبد اللہ گجراتی اور استفتا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور سندہ اور ہند وغیرہ کے بیچ باب جواز
فاتحہ مرسومہ کے بہت اور لیکن ترک کئے ہین نے واسطے اختصار کے اور اگر چاہو تم واقف ہونا
اور زیادتی اطلاع کی اسپر تو دیکھو ریاض المقاصد اور رسالہ عشرۂ کاملہ کو اسواسطے کہ لکھا مین ان
ان دونون مین ساتھ تفصیل کے اور آگے اللہ خوب عالم ہے ساتھ حق اور صواب کے فقط

الباب الرابع عشر

فی تقلید الائمۃ الذین الذین علیہم مدار المسلمین فی اقطار الارض
وبعض فضائل ابو حنیفۃ رحمہ اللہ فی جامع الاصول المذاہب المشہورۃ
فی الاسلام التی علیہا مدار المسلمین فی اقطار الارض مذہب الشافعی
وابو حنیفۃ ومالک واحمد ترجمہ باب چودہوان تقلید مین ائمہ اربعہ دین کے
جنھون پر ہے مدار مسلمانونکا اطراف زمین مین اور بیان مین بعضے فضائل ابو حنیفہ
النعمان کے بیچ جامع الاصول کے ہے کہ مذاہب مشہورہ اسلام مین جن پر ہے مدار
مسلمانون کا اقطار زمین مین مذہب شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا ہے
وفی در المختار وقد قالوا الفقہ زرعہ عبد اللہ ابن مسعود وسقاہ علقمہ
وحصدہ ابراہیم النخعی وداسہ حماد وطحنہ ابو حنیفۃ وعجنہ ابو یوسف
وخبزہ محمد وسائر الناس یاکلون من خبزہ

نظم

اَلْفِقْهُ زَرْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَلْقَمَةُ حَصَادُهُ ثُمَّ اِبْرَاهِيْمُ دَوَّاسُ

نُعْمَانُ طَاحِنُهُ يَعْقُوْبُ عَاجِنُهُ مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَالْاٰكِلُ النَّاسُ

وَقَدْ ظَهَرَ عِلْمُهُ بِتَصَانِيْفِهِ كَالْجَامِعَيْنِ وَالْمَبْسُوْطِ وَالزِّيَادَاتِ وَالنَّوَادِرِ حَتّٰى قِيْلَ اِنَّهُ صَنَّفَ فِي الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ كِتَابًا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رح مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزَمْ اَصْحَابَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِيَ قَدْ تَيَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللّٰهِ مَا صِرْتُ فَقِيْهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ۵ ترجمہ

اور در المختار میں ہے کہ تحقیق کہا علمانے فقہ کھیتی بوئی عبداللہ ابن مسعودؓ نے اور پانی دیا اسکو علقمہ نے اور کاٹا اسکو ابراہیم نخعی نے اور گاہا اسکو حماد نے اور پیسا اسکو ابو حنیفہ نے اور خمیر کیا اسکا ابو یوسف اور روٹی پکائی اسکی محمد نے اور تمام لوگ کھانے والے ہیں روٹی اسکی سے اور تحقیق ظاہر ہوا علم اسکا ساتھ تصانیف اوسکی کے مانند جامعین اور مبسوط اور زیادات اور نوادر کے یہانتک کہ کہا گیا کہ تحقیق امام نے تصنیف کی علوم دین میں نوسے ننانوے 999 کتابیں اور کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جو ارادہ کرے فقہ کا پس لازم پکڑے اصحاب ابو حنیفہ کو پس تحقیق مطالب آسان ہوئے واسطے اصحاب ابو حنیفہ کے اور واللہ نہیں ہوا میں فقیہ مگر ساتھ کتب محمد بن الحسن کے

وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُعَذِّبَكَ مَا جَعَلْتُ هٰذَا الْعِلْمَ فِيْكَ فَقُلْتُ لَهُ فَاَيْنَ اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ فَوْقَنَا بِدَرَجَتَيْنِ قُلْتُ فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ هَيْهَاتَ ذَاكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ كَيْفَ وَقَدْ صَلَّى الْفَجْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَحَجَّ خَمْسًا وَخَمْسِيْنَ حَجَّةً وَرَاٰى رَبَّهُ فِي الْمَنَامِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَلَهَا قِصَّةٌ مَشْهُوْرَةٌ وَفِيْ حَجَّتِهِ الْاَخِيْرَةِ اِسْتَاْذَنَ حَجَبَةَ الْكَعْبَةِ بِالدُّخُوْلِ لَيْلًا فَقَامَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ الْيُسْرٰى عَلٰى ظَهْرِهَا

حَتّٰی خَتَمَ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَ وَضَعَ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَھْرِھَا
حَتّٰی خَتَمَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا سَلَّمَ بَکٰی وَنَاجٰی رَبَّہٗ وَقَالَ اِلٰھِیْ مَا عَبَدَکَ ھٰذَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ حَقَّ
عِبَادَتِکَ لٰکِنْ عَرَفَکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ فَھَبْ نُقْصَانَ خِدْمَتِہٖ بِکَمَالِ مَعْرِفَتِہٖ فَھَتَفَ ھَاتِفٌ مِنْ
جَانِبِ الْبَیْتِ یَا اَبَا حَنِیْفَۃَ قَدْ عَرَفْتَنَا حَقَّ الْمَعْرِفَۃِ وَقَدْ خَدَمْتَنَا فَاَحْسَنْتَ الْخِدْمَۃَ وَقَدْ غَفَرْنَا
لَکَ وَلِمَنِ اتَّبَعَکَ مِمَّنْ کَانَ عَلٰی مَذْھَبِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** کہا اسمعیل بن ابی رجا نے دیکھا
مین نے امام محمد رحمہ اللہ کو خواب مین اور کہا مین نے اسکو کیا معاملہ کیا اللہ تعالی نے ساتھ تیرے
کہا بخش مجکو اللہ نے پھر کہا اللہ نے اگر چاہتا مین عذاب دیتا تجکو نہ کرتا مین اس علم کو تیرے مین پھر کہا
مین نے کہان ہے ابو یوسف رحمہ اللہ کہا ہمارے پر ساتھ دو درجون کے کہا مین نے کہان ہے ابو
حنیفہ کہا ہیہات وہ ہے اعلی علیین مین اور تحقیق نماز پڑھی اوسنے فجر کی ساتھ وضو عشا کے چالیس
برس اور حج کئے اوسنے پچپن اور دیکھا رب کو اپنے خواب مین سو بار اور اسکا قصہ مشہور ہے اور
اخیر حج مین اذن چاہا دربانون کعبہ سے واسطے داخلی کعبہ کے ایکرات پس کھڑے ہوئے درمیان عمودون
کے پائے راست پر اور رکھا پائے چپ او پر پشت پائے راست کے یہان تک کہ ختم کیا ادہا قرآن پھر رکوع
کیا اور سجدہ اور پھر کھڑے ہوئے پائے چپ پر اور رکھا پائے راست پائے چپ پر یہان تک کہ ختم
کیا تمام قرآن پس جب کہ سلام پھیرا روئے اور مناجات کی رب اپنے کے اور کہا الہی نہین عبادت
کی اس بندہ ضعیف نے حق عبادت تیریکا لکن پہچانا تجکو حق پہچاننے تیریکا بخش نقصان خدمت اس
بندے ضعیف کا ساتھ کمال معرفت اپنی کے پس آواز آئی جانب بیت اللہ سے یا ابا حنیفہ تحقیق پہچانا
تونے حق پہچاننے کا اور تحقیق خدمت کی تونے ہماری بہت نیک خدمت اور تحقیق بخشا مین نے واسطے تیرے
اور واسطے اون لوگون جنہون نے تابعداری کی تیری اون مین سے کہ ہو مذہب پر تیرے قیامت تک
وَقَالَ مُسَافِرُ بْنُ کِدَامٍ مَنْ جَعَلَ اَبَا حَنِیْفَۃَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ رَجَوْتُ اَنْ لَّا یَخَافَ وَقَالَ فِیْہِ
شعر حَسْبِیْ مِنَ الْخَیْرَاتِ مَا اَعْدَدْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ دِیْنُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی
ثُمَّ اعْتِقَادِیْ مَذْھَبُ النُّعْمَانِ **ترجمہ** اور کہا مسافر بن کدام نے جسنے کیا درمیان اپنے اور درمیان

اللہ کے ابو حنیفہ کو امید رکہتا ہون مین نہ کہ ڈرے وہ اور کہا اسمین ایک شعر **ترجمہ شعر** کافی ہے
مجھکو نیکیون سے وہ چیز کہ گنون مین اوسکو دن قیامت کے بیچ رضا خدا کو اور دین محمد مختار الوری کا
پہر اعتقاد میرا مذہب نعمان کا **وعن النبي** صلى الله عليه وسلم ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل
من امتي اسمه نعمان وكنيته ابو حنيفة هو سراج امتي وعنه ان سائر الانبياء يفتخرون
بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني كذا في مقدمة
شرح ابي الليث **ترجمہ** کہا نبی صلی اللہ وسلم نے کہ مقرر آدم نے فخر کیا ساتھ میرے اور مین فخر کرتا ہون
ساتھ ایک مرد کے امت اپنی سے کہ نام اسکا نعمان اور کنیت اوسکی ابو حنیفہ ہے اور وہ چراغ ہے میری
امت کا اور علیہ السلام سے ہے کہ تمام انبیا فخر کرتے ہین ساتھ میرے اور مین فخر کرتا ہون ساتھ ابو
حنیفہ کے جسنے اوسکو دوست رکہا پس تحقیق دوست رکہا اوسنے مجکو اور جسنے بغض رکہا اوسنے پس
تحقیق اوسنے بغض رکہا مجھسے اسی طرح ہے مقدمہ شرح ابو اللیث مین وروى الجرجاني في مناقبه
بسنده بسهل بن عبد الله التستري انه قال لو كان في امة موسى وعيسى عليهما السلام
مثل ابي حنيفة لما تهودوا ولما تنصروا ومناقبه اكثر من ان تحصى وقد صنف فيها سبط ابن
الجوزي مجلدين كبيرين وسماهما الانتصار لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك
الحاصل ان ابا حنيفة النعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القرآن وحسبك من مناقبه
اشتهار مذهبه ما قال قولا الا اخذ به امام من ائمة الاعلام وقد جعل الله الحكم لاصحابه واتباعه
من زمنه الى هذه الايام الى ان يحكم بمذهبه عيسى وهو كالصديق له اجره واجر من دون
الفقه والفه وفرع احكامه على اصوله العظام الى يوم الحشر والقيام وهذا يدل على امر عظيم
اختص به من سائر الاعلام العظام كيف لا وقد اتبعه على مذهبه كثير من اولياء الكرام ممن اتصف
بثبات المجاهدة وركض ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم وشقيق البلخي ومعروف الكرخي
وابي يزيد البسطامي وفضيل بن عياض وداود الطائي وابي حامد اللفاف وخلف بن ايوب
وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابي بكر الوراق وغيرهم ممن لا يحصى له عدد

ان يستقصى فلو وجدوا فيه شبهة ما تبعوه ولا اقتدوا به ولا وافقوه وقد قال الاستاذ ابو القاسم القشيري في رسالته مع صلابته في مذهبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق يقول انا اخذت هذه الطريقة من ابي القاسم النصرابادي وقال ابو القاسم انا اخذتها من الشبلي وهو اخذه من سري السقطي وهو اخذه من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ الطريقة من ابي حنيفة وكل منهم اثنى عليه واقر بفضله فعجبا لك يا اخي ألم يكن لك اسوة حسنة في هؤلاء السادات الكبار اكانوا متهمين في هذه الاقرار والافتخار وهم ائمة هذه الطريقة وارباب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر لهم تبع وكل ما خالف ما اعتمدوه مردود ومبتدع وبالجملة فليس لابي حنيفة في زهده وورعه وعبادته وعلمه وفهمه مشارك ومما قال فيه ابن المبارك

شعر

لقد زان البلاد ومن عليها ... امام المسلمين ابو حنيفة
باحكام وآثار وفقه ... كآيات الزبور على الصحيفة
فما في المشرقين له نظير ... ولا في المغربين ولا بكوفة

بيت

مشمرا سهر الليالي ... وصام نهاره لله خيفة
رأيت العائبين له سفاها ... خلاف الحق مع حجج ضعيفة
فقد قال ابن ادريس مقالا ... صحيح النقل في حكم لطيفة
بان الناس في فقه عيال ... على فقه الامام ابي حنيفة
فمن كابي حنيفة في علاه ... امام للخليقة والخليفة
وكيف يحل ان يؤذى فقيه ... له في الارض آثار شريفة
فلعنة ربنا اعداد رمل ... على من رد قول ابي حنيفة ٥

وقد ثبت ان ثابتا والد الامام ادرك الامام علي ابن ابي طالب فدعا له ولذريته بالبركة وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في آخر منية المصلي وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة شمس الدين محمد ابو نصر ابن عرب

شاہ الانصاری الحنفی فی منظومتہ المسماۃ بجواہر العقاید و درر القلائد ثمانیۃ من الصحابۃ عمن حکی و روی الامام الاعظم ابو حنیفۃ حیث قال **شعر** معتقداً مذہب عظیم الشان ابی حنیفۃ الفتی النعمان التابعی سابق الائمۃ بالعلم والدین سراج الامۃ جمعاً من اصحاب النبی ادرکا اثر ہم قد اقتفی و سلکا طریقۃ واضحۃ المنہاج سالمۃ من الضلال الداجی ۔ **ترجمہ** روایت کی جرجانی نے مناقب امام میں ساتھ سند اوسکی کے واسطے سہل ابن عبد اللہ تستری کے کہ مقرر کہا اوسنے اگر ہوتا امت بیچ موسیٰؑ و عیسیٰؑ علیہ السلام کے مثل ابو حنیفہ کے نہ ہوتے یہودی اور نہ نصرانی یعنی نہ رہتے ہمیشہ اپنے دین باطل پر اور مناقب اسکے زیادہ تر بیان حصر سے ہے اور تصنیف کی مناقب میں اسکے تو ہے ابن جوزی نے دو جلدیں بڑی بڑی اور نام رکھا دونوں کا انتصار للامام ائمۃ الامصار اور سوا اسکے اوروں نے بھی تصنیف کی ہیں اکثر اسکے حاصل کلام مقرر ابو حنیفہ نعمان اعظم المعجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں بعد قرآن کے اور کافی ہے تجکو مناقب اسکے سے شہرت مذہب اسکی ہے اور نہیں کیا کوئی قول اوسنے مگر اخذ کیا ساتھ اوسکے اماموں نے اماموں اعلام سے ہے اور تحقیق کیا اللہ نے حکم کو واسطے یاروں اور تابعداروں اسکی کے زمانہ اسکی سے آج کے دن تک یہاں تک کہ حکم کریں گے اوپر مذہب اسکی کے حضرت عیسیٰ اور وہ مانند صدیق کے ہیں واسطے اسکے ہے اجر اسکا اور اجر اوس شخص کا جسنے تدوین اور تالیف کی فقہ اور نکالی اور تفریع کئے حکم اسکے اوپر اصول عظام کے دن حشر اور قیامت تک اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر امر عظیم کے کہ خاص کیا ۔ ساتھ اوسکے درمیان تمام علماء عظام کے کیوں کر نہ ہو ساتھ اس شان کے اور حالانکہ تحقیق تبع ہوئی اسکے مذہب پر بہت اولیاء کرام سے اون میں سے کہ جو متصف ہیں ساتھ مجاہدہ اور مشاہدہ کے مانند ابراہیم ابن ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابی یزید بسطامی اور فضیل ابن عیاض اور داود طائی اور ابی حامد لفاف اور خلف ابن ایوب اور عبد اللہ ابن المبارک اور وکیع ابن الجراح اور ابی بکر الوراق اور ما سوا انکے بیشمار ہیں کہ نہیں گہیر سکتے اونکو گنتی پس اگر پاتے وہ اسمیں کچھ شک نہ متبع ہوتے اوسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ اسکے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے اسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ اسکے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے اسکے اور

اور تحقیق کہا استاد ابو القاسم قشیری نے رسالہ مین اپنے باوجود سخت ہونیکے مذہب مین اپنے اور پیشوا ہونا
اسکا اسی طریقہ مین کہ سنا مین نے استاد ابو علی دقاق سے کہ کہتا تھا وہ اختیار کیا مین نے اس طریقہ کو ابو
القاسم نصر اباد سے اور کہا اوسنے مین نے لیا شبلی سے اور اوسنے اخذ کیا سری سقطی سے اور اوسنے
لیا معروف کرخی سے اور اوسنے داود طائی سے اور اوسنے علم اور طریقہ حاصل کیا ابی حنیفہ سے اور
ہر ایک نے اونہون سے ثنا اور تعریف کی اسکی اور اقرار کیا ساتھ فضیلت امام صاحب کے پس عجب ہے
تیرے لیئے اے بھائی اپنا کیا نہ ہوا واسطے تیرے مقتدای نیک بیچ ان سادات کبار کے ایا تھے وہ متہم اس
اقرار اور افتخار مین اور وہ اکابر پیشوا تھے اس طریقہ کے اور ارباب شریعت اور حقیقت کے اور جن بعد اون کے
اس امر مین اونکے تابع ہین اور جو کہ مخالف ہوا اسکا جو کہ معتمد اور معتبر کہا اونہون نے مردود اور بدعتی ہے
اور حاصل کلام پس نہین ہے ابو حنیفہ زہد اور تقوی اور عبادت اور علم اور فہم اپنے مین شریک کسیکا
اور اسیمین ہے کہ کہا فضائل امام مین ابن المبارک نے شعر کہ ترجمہ اسکا یہہ ہے تحقیق مزین اور آراستہ
کیا شہرون اور شہر والون کو امام المسلمین ابو حنیفہ نے ساتھ احکام اور آثار اور فقہ کے مثل آیات زبور کے
اوپر صحیفہ کے پس نہین مشرقین اور مغربین اور کوفہ مین ثانی اسکا اور رات عبادت مین قایم اور دن کو صایم
اعدا کے خوف سے پس کون ہے مثل ابو حنیفہ کے بیچ اس مرتبہ بلند کے کہ وہ امام ہے خلقت کا اور خلیفہ
اور دیکھا مین نے عیب جو اوسکے کو جاہل اور نادان خلاف حق کے ساتھ دلیلون ضعیفون کے اور کیونکر
حلال ہے ایذا رسانی فقیہ کو اسکے اور دراں حالیکہ درمیان زمین کے ہین آثار بزرگ اسکے اور تحقیق
کہا ابن ادریس نے کلام صحیح النقل کہ بیچ حلم کے لطیفہ ہے ساتھ اسکے کہ تحقیق لوگ فقہ مین عیال ہین اوپر
فقہ امام ابی حنیفہ کے پس لعنت رب ہماری کی شمار ریت زمین کے اوسپر جو کہ رد کرے قول ابی حنیفہ کو اور
تحقیق ثابت ہوا کہ بلا شک شبہ ثابت والد امام نے پایا امام علی ابن ابیطالب کو پس دعا کی اوسنے واسطے
اوسکے اور اولاد اسکے کے ساتھ برکت کے اور صحیح ہوئی یہہ بات کہ تحقیق ابو حنیفہ نے سنی حدیث ساتھ
صحابیون سے جیسا کہ بیان کیا اخیر مین منیۃ المصلی کے اور پایا عمر مین اپنے بیس ۲۰ صحابیون کو جیسا کہ ہے
اوایل ضیاء مین اور تحقیق ذکر کیا امام العلامہ شمس الدین محمد ابو نصر بن عرب شاہ انصاری نے منظومہ الفیہ

مسمیٰ جواہر العقاید اور درر القلاید مین کہ آٹھ صحابیون سے روایت کی جوان نعمان امام اعظم نے
اسیجا پر اعتقاد سے مذہب عظیم الشان ابو حنیفۃ النعمان تابعی کا ہے جو کہ سبقت لے گیا اون پر سا تھ علم
اور دین کے اور چراغ ہے امت کا اور پایا ایک جماعت صحابیون سے اثر اونکا اور تحقیق پیروی کی اوسنے
چلا طریقہ واضحہ راہ سلامت کو گمراہی کے اندھیر یسے ۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
فِيْ بَابِ فَضْلِ فَارِسَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر ہوا ایمان نزدیک ثریا کے البتہ لیجاویگا اوسکو ایک شخص اولاد فارس سے نقل کیا اسکو مسلم نے
باب فضل فارس مین اور کہا شیخ جلال الدین شافعی نے تبییض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ مین بَشَّرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ حَدِيْثٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ
مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ترجمہ بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ امام ابی حنیفہ کے حدیث کہ نقل
کیا اوسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم پاس
ثریا کے البتہ پہنچین گے اوسکو کتنے ایک شخص اولاد فارس سے اسیطرح روایت کی شیرازی نے کتاب
القاب مین اور بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح مین اور طبرانی نے ابن مسعود سے اور طحطاوی مین
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْ
نَهُمْ اَلْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا اونسے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہترین امت میری قرن میری ہے پھر جو متصل ہین اون کے اور پھر جو قریب ہین اون کے
پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتے ہین اسپر کہ خیریت تابعین کی زیادہ ہے تبع تابعین سے اور امام
ابو حنیفہ تابعین مین سے ہین دیکھا اونھون نے ایک جماعت صحابہ کو چنانچہ مذکور ہوا وَفِي الْجُزْءِ الثَّانِيْ
مِنْ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ الْمُسَمّٰى بِرُوْحِ الْبَيَانِ لِلشَّيْخِ اِسْمٰعِيْلَ حَقِّيْ اَفَنْدِيْ وَدَاؤُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ
فِي الْحَرْثِ اَيْ اُذْكُرْ خَبَرَهُمَا وَقْتَ حُكْمِهِمَا فِيْ وَقْتِ الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ تَفَرَّقَتْ وَانْتَشَرَتْ فِيْهِ

غنم القوم ليلا بلا راع فرعته وافسدته وكنا لحكمهم اى الحاكمين والمتحاكمين شاهدين
حاضرين علما وفي التأويلات النجمية يشير الى كنا حاضرين في حكمهما معهما وانما حكما
بارشادنا الهما ولم يخط احد منهما في حكمه الا انا اردنا ان نشيد بناء الاجتهاد بحكمهما عزة
وكرامة المجتهدين وليقتدوا بهما مستظهرين بمساعيهم المشكورة في الاجتهاد ففهمناها
اى الحكومة سليمان وهو ابن احدى عشرة سنة قال في التأويلات النجمية يشير الى
رفعة درجة بعض المجتهدين على بعض وكلا آتيناه حكما وعلما كثيرا لا سليمان وحده
فحكمهما كليهما حكم شرعي قال في التأويلات النجمية اى حكمة وعلما بالحكم كل واحد منهما
موافقا للعلم والحكمة بتأييدنا وان كان خطاؤها في الحكم بحكمنا ليتحقق صحة امر الاجتهاد
وان كل مجتهد مصيب كما قال في الارشاد وهذا دال على ان خطأ المجتهدين لا يقدح
في كونه مجتهدا روى انه دخل على داود عليه السلام رجلان فقال احدهما ان غنم هذا
دخلت في حرثي ليلا فافسدته فقضى له بالغنم اذ لم يكن بين قيمة الحرث وقيمة الغنم تفاوت
فخرجا فمرا على سليمان فاخبراه بذلك فقال غير هذا ارفق بالفريقين فسمعه داود
فدعاه فقال له بحق النبوة والابوة الا اخبرتني بالذي هو ارفق بالفريقين فقال ارى ان
تدفع الغنم الى صاحب الارض لينتفع بلبنها ونسلها وصوفها والحرث الى ارباب الغنم ليقوموا عليه
حتى يعود الى ما كان ثم يترادا فقال القضاء ما قضيت وامضى الحكم بذلك قال في الارشاد الذي
عندي ان حكمهما كان بالاجتهاد وهو جائز للانبياء عند اهل السنة ليدركوا ثواب المجتهدين
وليقتدى بهم ولذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العلماء ورثة الانبياء فانه
يستلزم ان تكون درجة الاجتهاد ثابتة للانبياء ليرث العلماء عنهم ذلك الا ان
الانبياء لا يقرون على الخطاء وفي بحر العلوم واعلم ان في هذه الآية دليلا على ان المجتهدين
يخطى ويصيب وعلى ان للانبياء اجتهادا كما للعلماء انتهى۔ **ترجمہ** درمیان جز ثانی اور صفحہ
چھہ سو ترپن ۶۵۳ سطر چودہ ۱۴ تفسیر روح البیان سے تا سطر ۱۴ چودہ صفحہ چھہ سو چون ۶۵۴ تک ہے و داود

وسلیمان آخر آیۃ تک ای یاد کر خبر دونون کی وقت حکم کرنے ان دونون کے بیچ وقت کہیتی کے جبکہ
متفرق اور پراگندہ ہوئین کہیتی مین بکریان قوم کی رات مین بغیر چروا ہی کے پس چرا اوسکو
اور خراب کیا اوسکو اور تھے ہم واسطے حکم حاکمین اور محتاکمین کے حاضر از روی علم کے اور بیچ
تاویلات نجمیہ کے ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اسبات کے کہ مقرر تھے ہم حاضر بیچ حکم ان دونون کے
ساتھ ان دونون کے اور حکم کیا اون دونون نے ساتھ ارشاد ہمارے کے اون دونون کے بیچ
اور نہ خطا کی ایک نے اون دونون مین سے بیچ حکم اپنے کے مگر ارادہ کیا ہمنے مضبوطی بنا اجتہاد کے
ساتھ حکم ان دونون کے واسطے عزت اور کرامت مجتہدین کے تو کہ اقتدا کرین لوگ ساتھ ان دونون کے
ظاہر کرنے دلیلی اور مدد ساتھ کوششین اون کے کہ مقبول ہین درمیان اجتہاد کے فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ
سمجہایا ہمنے حکومت کو سلیمان کے تئین اور وہ اسوقت گیارہ برس کے تھے اور کہا کاشفی نے تیرہ برس کے
تھے اور کہا تاویلات نجمیہ مین یہہ اشارہ ہی طرف رفع درجات بعض مجتہدین کے بعض پر اور ہر ایک کو دیا
ہمنے حکم اور علم بہت نہ فقط ایک سلیمان کو پس حکم دونونکا حکم شرعی ہی کہا تاویلات نجمیہ مین ای دیا
حکمت اور علم تاکہ حکم کرین ہر ایک ان دونون مین سے موافق علم اور حکمت کے ساتھ مدد ہمارے کے اور
اگرچہ ہو مخالف حکم مین ساتھ حکمت ہمارے کے تو کہ ثابت ہو صحۃ اجتہاد کی اور مقرر ہو ہر مجتہد مصیب ہی جیسا کہ
کہا ارشاد مین کہ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مقرر خطا مجتہد کی نہین قادح ہونے مین اسکے مجتہد روایت
ہی کہ داخل ہوئے اوپر داود علیہ السلام کے دو شخص اور پہر کہا اون دونون مین سے ایک نے کہ مقرر
بکریان اسکی گھسی میرے کہیت مین رات کو اور خراب کیا کہیت میرا پس حکم کیا داود نے واسطے صاحب
کہیت کے ساتھ دینے بکریون کے اسواسطے نہ تھا درمیان قیمت کہیت اور قیمت بکریون کی فرق پہر
نکلے دونون اور گذرے اوپر سلیمان علیہ السلام پس خبر دی دونون نے ساتھ اس قصہ اور حکم کے کہا سلیمان
علیہ السلام نے سوا اس حکم کے لایق تر اور بہتر ہے درمیان دونو فریقین کے اور پہر سنا اسکو داود نے
اور بلایا سلیمان کو اور کہا بحق نبوۃ اور ابوۃ خبر دے مجہکو جو کہ ارفق ہے ساتھ فریقین کے پس کہا
دیکہہ تا ہون مین یون کہ دیوے تو غنم کو صاحب زمین کے تئین تاکہ وہ حاصل کرے نفع ساتھ دودہ اور نسل

اور مہو

اور صوف اسکے گئے اور کھیتی دیوے بکری والی کو تاکہ وہ قایم ہو اوسپر ساتھ بونے جوتنے کے اتنی مدت تک
کہ پھر ویسی ہی ہوجاوے جیسی تھی پھر دلوائی جاوے دونون اپنے اپنے مالک کو پس کہا داود علیہ السلام نے
حکم وہ ہے جو حکم کیا تو نے اور جاری کیا حکم ساتھ اوسی کے کہا ارشاد مین وہ چیز کہ نزدیک میرے
ہے کہ مقرر حکم کیا دونونکا ساتھ اجتہاد کے اور اجتہاد جایز ہے واسطے انبیا کے نزدیک اہل سنت کے تاکہ
پاوین ثواب مجتہد ہونیکا اور اقتدا کیا جاوین ساتھ اونکے اور اسی واسطے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم العلما ورثۃ الانبیاء علما وارث انبیا ہین پس مقرر یہہ مستلزم ہے ہونے درجہ اجتہاد کو
ثابت واسطے انبیا کے تاکہ موافق حدیث کے وارث ہون علما انبیا کے اس اجتہاد مین مگر انبیا نہین قایم
رہتے خطا پر اور بحر العلوم مین ہے کہ جہان تو مقرر ہے اس آیتہ کے دلیل ہے اسپر کہ مقرر مجتہد خطا کرتا ہے
یا پہونچتا ہے مطلب کو اور اسپر کہ مقرر واسطے انبیا کے اجتہاد ہے جیسا واسطے علما کے اور اسی طرح
ہے تفسیر احمدی مین اور حواشیہ بزدوی مین اور کہا جصاص نے ضمانت کی گئی دونون کی اسی سبب سے کہ بھیجا تھا
قصہ اگھیتی کے طرف اور ہماری شریعت مین اسی طرح ہے اور ذکر کیا بیضاوی اور کشاف مین ان
الاول ما حکم داؤد نظیر قول ابی حنیفۃ فی العبد اذا جنی علی النفس یدفع المولی
بذالک والثانی ما حکم سلیمان مثل قول الشافعی فیمن غصب عبدا فابق من یدہ انہ
یضمن القیمۃ فینتفع بہا المغصوب منہ فاذا ظہر ترادا ترجمہ مقرر جو کہ اول حکم کیا داود علیہ
السلام نے مثل قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بیچ غلام کے جبکہ اوسنے جنایت کی کسی پر دفع کرے اوس
غلام کو مولی بدلے اوسکے اور دوسرا جو حکم کیا سلیمان نے مثل ہے قول امام شافعی کے اوس شخص مین
کہ جسنے غلام کسی کا غصب سے لیا اور بھاگ گیا وہ ہات غاصب سے مقرر وہ ضامن ہوگا قیمت کا
پس نفع لیویگا ساتھ اوس قیمت کے مغصوب منہ پس جب کہ ظاہر ہو غلام پس دیا جاوے غلام مالک کو
اور قیمت غاصب کو وفیہ فان قلت احکما بوحی او اجتہاد قلت قیل حکما جمیعا بالوحی الا ان حکومۃ داؤد نسخت
بحکومۃ سلیمان وقیل اجتہدا جمیعا الا ان اجتہاد سلیمان اشبہ بالصواب ترجمہ اور کشاف مین ہے
پس اگر کہوے تو آیا حکم کیا دونون نے ساتھ وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے کہتا ہون بعضون نے کہا حکم کیا دونون نے ساتھ وحی کے

مگر البتہ حکومت داود علیہ السلام کی منسوخ ہوئی ساتھ حکومت سلیمان علیہ السلام کے اور بعضوں نے
کہا اجتہاد کیا دونوں نے مگر البتہ اجتہاد سلیمان علیہ السلام کا مشابہ تر ہے ساتھ صواب کے اور اسی طرح
حسینی اور مدارک میں ہے اور یہی مختار ہے امام زاہد اور فخر الاسلام کا اور تفسیر احمدی میں ہے واذا کانا
بالاجتہاد فلیستنبط من الآیۃ والقصۃ مسائل باب الاجتہاد وھی المقصود لنا من ذکرھا
فی ھذا المقام فاقول قد اختلف الاقوال فی ان المجتہد ھل یخطی مرۃ ویصیب اخری ام یصیب
ابدا کل مجتہد فقالت المعتزلۃ کل مجتہد مصیب والحق فی موضع الخلاف متعدد وعندنا
المجتہد یصیب مرۃ ویخطی اخری والحق فی موضع الخلاف واحد وھکذا اختلف الاقوال
فیما بیننا فی ان المجتہد اذا اخطا کان مخطیا ابتداء وانتہاء والاصح من مذھبنا انہ
یکون مصیبا ابتداء فی نفس العمل ویکون مخطیا انتہاء ترجمہ اور جبکہ ہوئے دونوں حکم ساتھ
اجتہاد کے پس تو چاہیے کہ نکالیجاویں آیت اور قصہ سے مسئلے باب اجتہاد کے اور وہ مقصود
ہے ہمارا ذکر اسکے سے اس مقام میں پس کہتا ہوں میں تحقیق مختلف ہوئے اقوال بیچ اس کے کہ مجتہد آیا
خطا کرتا ہے ایکبار اور پہنچتا ہے مطلب کو دوسری بار یا پہنچتا ہے ہمیشہ ہر مجتہد کہا معتزلہ نے ہر
مجتہد مصیب ہے اور حق موضع خلاف میں متعدد ہے اور نزدیک ہمارے مجتہد مصیب ہوتا ہے ایکبار
اور خاطی دوسری بار اور حق موضع خلاف میں واحد ہے اور اسی طرح مختلف ہوئے اقوال درمیان ہمارے
اسباب بیچ کہ مقرر مجتہد نے جب کہ خطا کی ہو مخطی ابتداء اور انتہاء یا انتہاء فقط پس بعضوں نے کہا جبکہ
خطا کی مجتہد نے ہو مخطی ابتداء اور انتہاء اور صحیح تر مذہب ہمارے سے یہ ہے کہ مقرر مجتہد مصیب ابتدا
نفس العمل میں اور ہوویگا مخطی انتہا میں وفیہ ابحاث فان قلت اذا کان الحق فی موضع الخلاف
واحدا فما معنی حقیقۃ المذاھب الاربعۃ قلت معناہ ان الحق الواحد یحتمل ان یکون فیما قال
الشافعی ویحتمل ان یکون فیما قال ابو حنیفۃ فتکون کلا من المذاھب الاربعۃ حقا بھذا المعنی
فالمقلد اذا قلد ای مجتہد یخرج من الوجوب ولکن ینبغی ان یقلد واحدا التزمہ ولا یئول الی
اخر فان قال قائل ای ضرورۃ فی تعیینہ ابی حنیفۃ مثلا حیث لم یامر اللہ تعالی بہ ولا

رسوله بل لم يصرح به ابي حنيفة ايضا ولو سلم ان تبعية المجتهد لا يمة للمقلد فاي ضرورة
في التزام ... فلا يجوز له ان يعمل بمذهب ثم ينتقل الى اخر كما نقل عن كثير
من اولياء امته ويجوز له ان يعمل في مسئلة على مذهب وفي مسئلة على مذهب اخر كما
هو مذهب الشوافع ولو سلم فلم لا يجوز تخصيص المذاهب بالاربعة مع ان المجتهدين
كانوا كثيرين ... كابي يوسف ومحمد والمزني وامثالهم ولم يجوز الاجتهاد بعد
قلت اما الاول فلان الانسان لا يخلو اما ان لم يعمل شيئا من الاشياء او يعمل والاول
باطل لقوله تعالى ايحسب الانسان ان يترك سدى ولانه يحتاج في البيع والشراء واللباس
والطعام وغير ذلك وان لم يعمل الصلوة والصوم فتعين انه يعمل باعمال ويشتغل باعمال
وحينئذ لا يخلو اما ان يتمسك فيه بشيء من الكتاب والسنة اولا والثاني باطل باجماع
المسلمين فتعين ان يتمسك فيه بالكتاب والسنة وحينئذ لا يخلو اما ان تكون له
قدرة على معرفة وجوهه ومعانيه وطرق احكامه اولا والثاني لابد ان يكون تابعا
لاحد من الائمة في المراد والاول اما ان يكون له مع ذلك ملكة الاستنباط والقدرة
التامة على استخراج المسائل اولا والاول هو المجتهد ولا كلام فيه بل نحن ايضا مقرون بعدم
اتباعه لمجتهد اخر والثاني اما ان يكون تابعا لاحد من الائمة في المراد او لا يكون تابعا لاحد
بل يقول اني اعمل على الاصول التي هي ثلثة ولست بتابع لاحد فنقول لم ان كون اصول الشريعة
ثلثة انما هو اول مسئلة بناه ابو حنيفة وايضا لا اقل من ان يحتاج في المسائل القياسية
وفي معرفة الناسخ والمنسوخ وفي معرفة كون الاجماع قطعيا مقدما على خبر الواحد و
كون المخصوص البعض ظنيا وامثالها من جميع تقسيمات الكتاب والسنة والاجماع واحكامها اذ
ما كل ذلك الا اصطلاحات ابي حنيفة فالى اي شيء يهرب فيلزم التبعية ضرورة واما
الثاني وهو انه اذا التزم التبعية يجب عليه ان يدوم على مذهب التزمه ولا ينتقل
الى مذهب اخر فلان الانتقال يوجب ان يظهر عنده بطلان المذهب السابق والحال

انّ اهل كلّ مذهب يقولون بحقيقة المذاهب الاربعة فقد وقع فيما انّ على انّ العامّي لا وجه له الى الانتقال والعالم غاية وجه الانتقال ترجيح الادلّة من جانب المرجوح اليه وهو موقوف على ازدياد الفضيلة ونقصانها فانّ كلّ واحد نصب دلائل على طبق مذهبه والعالم الغير المجتهد ليس في قدرته ترجيح المذاهب بحسب الدلائل فانّ ذلك موقوف على معرفة اصطلاحات كلّ واحد ومعرفة الكتاب بتقسيماته الاربعة وكذا السنّة مع تقسيماتها المختصّة بها والاجماع باقسامها الثلثة والاقيسة بشروطها واحكامها واركانها ووقوعها وكلّ ذلك متعذّر في حقّ المقلّد ومع ذلك لا يعلم ما هو الحقّ عند الله تعالى فالانتقال من مذهب ترجيح بلا مرجّح ولا يلزم علينا انّ من بلغ اولا واختار اي مذهب على حسنه يلزم في حقّه ترجيح بلا مرجّح لانّ مرجّحه هو قصده او كون اهل بلاده او اطرافها او آبائه او سلطانه في ذلك المذهب اذ هكذا وقع عليه التعامل وهو كالاجماع واما الكلام في الاولياء فخارج عن البحث ولعلّهم لاح لهم من الاسرار ما لا يلوح لغيرهم او في الانتقال مصلحة وحكمة فلا يقاس عليهم غيرهم وكما انّه لا يجوز الانتقال من مذهب الى مذهب آخر كذلك لا يجوز ان يعمل في مسئلة على مذهب وفي اخرى على آخر لانّ العامّي لا وجه له في هذا الباب واما العالم فالظاهر انّ لا وجه له اليه الّا العلم بانّ الامام الفلاني قد اخطأ في المسئلة الفلانية واصاب في الفلانية والامام الفلاني على عكس هذا كما انّ الحنفي يقرء الفاتحة عقيب الامام فانّه لا يجوز ان اعتقد انّه قد اصاب الشافعي في ذلك بخلاف ابي حنيفة فانّه باطل بالضرورة وان ظنّ انّ دليل الشافعي وهو قوله عليه الصلوة والسلام **لا صلوة الّا بفاتحة الكتاب** صريح في هذا المعنى فذلك موقوف على معرفة هذا الحديث ومعرفة الحجّة لابي حنيفة ومعرفة انّه لا حجّة اسبق من هذا وامثاله وذلك ممّا هو ليس من شان المقلّد لانّ كلّ احد ينصب على طبق مذهبه دلائل وشواهد ولكلّ وجهة هو مولّيها وفوق كلّ ذي علم عليم لا يقال انّ ابا حنيفة سئل انّ

وكذا

قولك اذا خالف كتاب الله فبأي شيء اعمل فقال بكتاب الله ثم سئل انه اذا خالف السنة فقال بسنة رسول الله ثم سئل انه اذا خالف قول الصحابة فقال بقول الصحابة ثم سئل انه اذا خالف قول التابعي فقال التابعي رجل وانا رجل فدل هذه الحكاية على خلاف ما ذكر ثم من الاستقرار على قول ابي حنيفة من غير حمل على الكتاب والسنة من غير التفات اليه لانا نقول ان كلامنا هذا فيما بلغ السنة او قول الصحابة لابي حنيفة ثم اول ذالك بنوع من التعمل والتاويل لانه لا يجوز لمتعبد ان يعمل بالسنة او قول الصحابة اذ الاشك ان ابا حنيفة كان اعلم منه فالتقليد لمعنى فهمه اولى واحرى واما اذا لم يبلغ السنة او قول الصحابة له فانا نقول ايضا ان تقليده حينئذ بالسنة او قول الصحابة بعد علم صحتها واجب ولم يجز العمل حينئذ على قول ابي حنيفه للمخالفة وانما يعمل بالسنة او قول الصحابة حينئذ اذا ادى اليه راي مجتهد لكن لا يجب انه قول مجتهد بل من حيث انه سنة او قول الصحابة واما اذا لم يؤد اليه راي مجتهد فلم يجز العمل به لانه خلاف الاجماع وهو باطل لكن بقي الكلام في حق من يكون صاحب الالهام من عند الله تعالى فانه يمكن ان يقول اني الهم من عند الله تعالى بالعمل على مسئلة فلانية بطريق فلانية وعلى اخرى بطريق اخرى فلا نمنع ولنا ان نقول انه لا يخلو اما ان يكون ذلك الالهام موافقا لاحد من المذاهب الاربعة اولا فان لم يكن موافقا كان معاقبا في عمله وكان ذالك الالهام خطاء ومن عند الشيطان وان وافق فعمل بأي ما الهم وان كان معقولا لا يحسب الظاهر لكن لما كان ذلك سببا للفساد بان يقول كل واحد اني الهم بكذا ينبغي ان يكون التقليد مخصص المذهب معين خاصة غاية ما في الباب ان يعمل الصوفي بالاحوط مساغا لدفع الحرج وذلك فيما امكن التطبيق مثل ان لا ياكل الحنيفة الارنب احتياطا فانه يجوز اذ ابو حنيفة يبيحها ولا يوجبها والشافعي منكر اباحتها فانه لو لم ياكل يكون عملا على كلا المذهبين وان اكل يحتمل ان يقع في الحرام ويخالف مذهب الشافعي بخلاف ما اذا لم يكن التطبيق كما في قراءة الفاتحة فان الشافعي يوجبها وابو حنيفة يحرمها فانه لا يجوز للحنفي العمل على مذهب الشافعي من حيث

ساتھ کتاب اور سنت کے اور اسوقت نہ خالی ہوگا اسسے یا تو ہوگی اسکو قدرت معرفت پر وجہون
اور مضمون اور حکمون اسکے کے یا نہ ہوگی اور ثانی ضرور ہے یہہ کہ ہوگا ایک کا تابع اماموں سے پس یہہ
مراد ہے اور اول یعنے قادر ہو معرفت وجوہ وغیرہ کا ہونا اوسکو ساتھ اسقدرت کے قوۃ اور ملکہ استنباط
مسائل پیدا ہونا اور اول مجتہد ہے اور نہین گفتگو اسمین بلکہ ہم بھی معتقد ہین ساتھ عدم اتباع اوسکی کے
واسطے مجتہد دوسرے کے اور دوسرا دو حال سے خالی نہین یا تو ہوگا تابع کسی کا ایکے پس تو یہی ہے
مراد ہمارا نہ ہوگا تابع کسی کا بلکہ کہوے کہ عمل میرا اصول ثلثہ پر ہے اور مین تابع کسی کا نہین ہون پس
تو جواب کہتے ہین ہم ہونا اصول شرع کے تین یہہ اول مسئلہ وہ ہے کہ بنایا ابوحنیفہ نے اور یہی
کچھ کم نہین ہے سبب احتیاج ہونے بین مسائل قیاسیہ بین اور معرفت ناسخ اور منسوخ بین اور معرفت
ہونے مین اجماع قطعی کے مقدم اوپر خبر واحد کے اور ہونے مین عام مخصوص البعض کے ظنی اور امثال اسکے
سب تقسیمات کتاب اور سنت اور اجماع اور احکام اوسکی کے اسواسطے نہین ہے یہہ سب مگر اصطلاح حنفیہ
ابوحنیفہ کی پس کہ ہو یہا ہمارا لازم اونکی تابعداری کسی کی ضرور اور ثانی وہ کہ مقلد کی جگہ لازم پکڑے
تابعداری واجب ہے اوسپر ہمیشہ رہنا اوسی مذہب پر اور نہ نقل کرنے طرف مذہب دوسرے کے اسواسطے
کہ انتقال سے ثابت ہوتا ہے اسکے نزدیک ظاہر ہوا ابطال مذہب اول کا اور حالانکہ اہل ہر مذہب کے
قائل ہین ساتھ حق ہونے چارون مذہب کے پھر اگر کرا اوسمین انکار کرتا تھا پہر اسکے کہ معترض
انکو تو کوئی وجہ نہین طرف انتقال کے اور عالم کو نہایت وجہ انتقال کے ترجیح ادلہ کے ہے جانب
مرجوح الیہ سے اور یہہ موقوف ہے اوپر ازدیاد فضیلت اور نقصان اسکی کے پس تو البتہ ہر ایک قائم
کریگا دلایل اوپر موافق مذہب اپنے کے اور عالم غیر مجتہد کو نہین قدرۃ ترجیح دینے کی مذاہب مین
باعتبار دلایل کے اسواسطے یہہ ترجیح دلایل کی موقوف ہے جاننے پر اصطلاحون ہر ایک کی اور جاننے
کتاب کے مع تقسیمات اربعہ کے اور اسیطرح سنت مع اون تقسیمات کے جو کہ مختص ساتھ سنت کے ہین
اور دریافت کرنے پر اجماع کے ساتھ اقسام ثلثہ کے اور قیاس کے مع شروط اور احکام اور ارکان
اسکی کے اور یہہ سب باتین مشکل ہین حقیقین مقلد سے اور سوا اسکے نہین جانا گیا حق ہے نزدیک احد کے

پس انتقال کرنا ایک مذہب سے طرف دوسری مذہب کے ترجیح بلا مرجح ہے اور نہین لازم آتا ہے
ہمیں یہہ کہ جو کوئی بالغ ہوا اور اول اختیار کیا کسی مذہب کو اچھا سمجھ کر تو لازم آتی ہے اوسکے حق مین
ترجیح بلا مرجح اسواسطے مرجح اوسکا قصد اوسکا ہی یا شہر والدین یا اطراف یا باپ دادا یا بادشاہ
اوسکا اس مذہب پر اسواسطے اسی طرح واقع ہے اسپر عمل اور یہہ مانند اجماع کے ہے اور اولیاء اللہ پس
خارج ہین مبحث سے اور شاید اونکو ظاہر ہوئی ایسے اسرار جو نہین ہے کہ وہ نہ ظاہر ہوئی اور دونپر
سوا انکے اور دیکھا اونہون نے انتقال مذہب مین کچھ مصلحت اور حکمت پس اون پر اوروںکا قیاس
کرنا نہ چاہیے اور جیسا کہ جایز نہین انتقال ایک مذہب سے طرف مذہب دوسریکے ایسا ہی نہین جایز
ہے عمل کرنا ایک مسئلہ مین ایک مذہب پر دوسرے مین دوسرے مذہب پر اسی سبب سے کہ مقرر انکا ان کو کوئی
وجہ نہین سبا بین اور عالم کو بھی کوئی وجہ نہین مگر علم اسکا کہ تحقیق فلانے امام نے خطا کی فلانے مسئلہ
مین اور پوچھا مطلب کو فلانی مسئلہ مین اور فلان امام برعکس اسکے نہ جیسا کہ پڑھنا حنفی کا الحمد کو
پیچھے امام کے جایز نہین اگر اس اعتقاد سے پڑھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ پوچھے مطلب کو اور امام
ابو حنیفہ نے خطا کی پس یہہ اعتقاد بالضرورۃ باطل ہے اور اگر گمان کرے کہ دلیل امام شافعی کے
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے **لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ** صریح اسی معنے
مین پس یہہ موقوف ہے معرفت اس حدیث اور معرفت دلائل ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر اور معرفت اسباب کی
کہ تحقیق کوئی محبت اس سے ہٹ سکے نہین اور امثال اسکے اور یہہ معرفت مذکورہ شان مقلد سے نہین اسواسطے
ہر ایک قایم کرتا ہے دلائل اور رجح اور ہر ایک کے لئے ایک طرف ہے کہ وہ مونہہ پھیرتا ہے اور پر اوپر
فوق ہر صاحب علم کے علیم ہے اور یہہ نکہا جاویگا کہ امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ اگر قول تیرا مخالف
ہو کتاب اللہ سے پس ساتھ کسکی عمل کیا جاوے فرمایا ساتھ کتاب کے چھوڑ اسکو ساتھ سنت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے مخالف ہو پس فرمایا ساتھ سنت کے پھر پوچھا اگر مخالف ہو قول صحابہ کے کہا ساتھ
قول صحابہ کے پھر پوچھا جب کہ مخالف ہو قول تابعی کو پس کہا تابعی ایک آدمی ہے اور مین بھی ایک آدمی
ہوں پس تو ثابت ہوا اسسے خلاف اسکا جو تمنے ذکر کیا قرار دینا قول امام ابو حنیفہ پر سوا عمل کرنیکے

کتاب

کتاب اور سنت پر اور عدم التفات ہے طرف اسکے اسی سبب ہے کہ کہتے ہین ہم کہ کلام ہمارے
اوسمین ہے کہ جب پوچھا سنت یا قول صحابہ کا ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو اور پہر تاویل کی اسمین ساتھ کسی
نوع کے محمل اور تاویل ہے واسطے اسکے کہ مقرر نہین جایز واسطے متبع ابو حنیفہ کے عمل کرنا سنت کا
اور قول صحابہ کا اسواسطے کہ بیشک ابو حنیفہ رحمہ اللہ اوسے زیادہ تر عالم تھے پس تقلید واسطے
مفتی کے سمجھنے ابو حنیفہ کے اولی اور بہتر اولی تر ہے اور اگر نہ پوچھے سنت یا قول صحابہ کا امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کو پس البتہ اقرار کرتے ہین ہم بھی کہ تحقیق تقلید اوسوقت ساتھ سنت یا قول صحابہ کے بعد
علم صحت اوسکی کے واجب ہے اور نہین جایز عمل اوسوقت بیچ اوسکے قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بسبب
مخالفت کے اور اوسوقت بیچ ساتھ سنت کے یا قول صحابہ کے عمل کریگا جب کہ پوچھے گی طرف اسکے
رای مجتہد کی لیکن نہ اس حیثیت سے کہ ساتھ اوسکے وہ قول مجتہد کا ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ سنت
ہے یا قول صحابہ کا اور جب کہ نہ پوچھے طرف اوسکے رای مجتہد کی پس نہین جایز عمل ساتھ
اسکے اسواسطے کہ وہ عمل خلاف اجماع کے ہے اور خلاف اجماع کا باطل ہے لیکن اب باقی رہی کلام اوسکے
حق بیچ جو کہ ہین صاحب الہام پس البتہ ذکر کیا ہے کہ جو الہام کئے گئے اللہ کیطرف سے ساتھ
عمل کرنے کے فلانے مسئلہ پر ساتھ طریقہ فلانے کے اور دوسرے کو بطریق دوسرے کے پس نہین تابعداری
اوسکے ہم ایک کیا اور جایز ہے […] اگر تحقیق وہ عمل بالالہام دو حال سے خالی نہین یا تو ہوگا موافق
کتاب وسنت کے یا نہ ہوگا پس اگر نہ موافق ہوا تو ہوگا معاقب اوسکے عمل کرنے مین
اور ہوگا یہ الہام خطا اور شیطان کی طرف سے ہے اور اگر موافق ہوا پس عمل اسکا ساتھ الہام کے اگرچہ
مقبول ہے باعتبار ظاہر کے لیکن ہوا یہ سبب فساد کا اسواسطے کہ کہے گا ہر ایک مین الہام کیا گیا ہون ساتھ
اسکے پس الحق اور اقرب یہی ہے ہونا تقلید کا مختص ساتھ مجتہد کے […] نہایت ما فی الباب عمل کرنا صوفی کا ساتھ
احوط کے واسطے رفع حرج کے اور […] جیسے […] مثلاً ترک کیا حنفی کا خرگوش کو واسطے
احتیاط کے جایز ہے اسواسطے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مباح رکھا ہے اسکو […] نہ واجب رکھا اور شافعی نے
انکار کیا اسکی اباحت کا پس اگر نہ کہا یا […] تو مذہب کا اور اگر کہا یا تو محتمل ہے یہ کہ ہے حرام

اور مخالف ہو مذہب شافعی رحمۃ اللہ کے بخلاف اوس مسئلہ کے کہ جسمین نہ ہو سکے تطبیق جیساکہ قراءۃ
فاتحہ ہین امام شافعی رحمہ اللہ واجب کرتے ہین اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حرام رکھتے ہین پس جایز نہین
حنفی کو عمل کرنا مذہب شافعی پر اس جہت سے کہ یہہ مذہب شافعی ہے اور اگرچہ جایز ہے اس جہت سے
کہ امام محمد رحمہ اللہ نے مستحسن کہا ہے اوسکو واسطے اوسکے کہ پہچانا تو نے اور تیسرا یہ اس واسطے کہ تحقیق
اجتہاد اگرچہ نہین ختم ہوا اور احتمال رکھتا ہے یہہ کہ پایا جاوے مجتہد دوسرا کہ اجتہاد کرے برخلاف انکے بلکہ
تحقیق وقوع مین آیا ایسا اور تحقیق پائی گئی مجتہد قریب سو یا زیادہ کے لیکن تحقیق واقع ہوا اجماع اسپر
کہ تحقیق اتباع جایز ہے واسطے چار کے پس نہین جایز اتباع ابی یوسف اور محمد اور زفر اور شمس الایمہ رحمہ اللہ
علیہم کا جب کہ ہو قول انکا مخالف چارون کے اور اسیطرح جایز نہین اتباع اسکا جو نیا مجتہد پیدا ہو مخالف ایمہ
اربعہ کے انتہی اور بیچ میزان شعرانی کے صفحہ اٹھ تیس[۳۸] سطر[۹] دو[۲] مین ہے وَكَانَ سَيِّدِي عَلِيُّ الْخَوَّاصِ
إِذَا سَأَلَهُ إِنْسَانٌ عَنِ التَّقْلِيدِ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ الْآنَ هَلْ هُوَ وَاجِبٌ أَمْ لَا يَقُولُ لَهُ يَجِبُ عَلَيْكَ
التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبٍ إِلَى أَنْ قَالَ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوعِ فِي الضَّلَالَةِ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ الْيَوْمَ۔ **ترجمہ**
نے سید میرے علی الخواص رحمہ اللہ جب کہ پوچھتا اون سے انسان تقلید مذہب معین سے اس
زمانہ مین آیا واجب ہے یا نہین کہتے اوسکو واجب جان تقلید مذہب معین کی واسطے خوف کرنے کے
ضلالۃ اور گمراہی مین اور اسپر ہے عمل لوگونکا آج کے دن تک اور صفحہ اکتالیس[۴۱] سطر پانچوین[۵] میزان
کی ہے لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَّلَ بِشَرِيعَتِهِ مَا أُجْمِلَ فِي الْقُرْآنِ لَبَقِيَ
الْقُرْآنُ عَلَى إِجْمَالِهِ كَمَا أَنَّ الْأَئِمَّةَ الْمُجْتَهِدِينَ لَوْ لَمْ يُفَصِّلُوا مَا أُجْمِلَ فِي السُّنَّةِ لَبَقِيَتِ السُّنَّةُ عَلَى
إِجْمَالِهَا **ترجمہ** اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ تفصیل کرتے ساتھ شریعت اپنی کے اوس چیز کو جو کہ مجمل تھا قرآن
مین البتہ باقی رہتا قرآن اوپر اجمال اپنے کے جیساکہ ایمہ مجتہدین اگر نہ بیان کرتے جو کہ اجمال تھا سنت مین
البتہ باقی رہتی سنت مجمل وَقَالَ الشَّيْخُ ذَكَرِيَّا لَوْلَا بَيَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُجْتَهِدِينَ
لَنَا مَا أُجْمِلَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لَمَا قَدَرَ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى ذٰلِكَ كَمَا أَنَّ الشَّارِعَ لَوْ لَا بَيَّنَ لَنَا بِسُنَّتِهِ أَحْكَامَ
الطَّهَارَةِ مَا اهْتَدَيْنَا لِكَيْفِيَّتِهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا قَدَرْنَا عَلَى اسْتِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَكَذَا الْقَوْلُ فِي

سائِرِ الاَحکَامِ ترجمہ اور کہا شیخ ذکریا رحمہ اللہ نے کہ اگر نہ ہوتا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور مجتہدوں کا ہمارے لئے اوسوچیز کا جو کہ مجمل تھا کتاب اور سنت میں البتہ نہ قادر ہوتا کوئی ہمارے میں سے
اوسپر جیسے مقرر شارع اگر نہ بیان کرتا ہمارے واسطے ساتھ سنت کے احکام طہارت کے نہ راہ پاتے ہم واسطے
دریافت کیفیت اسکے کے قرآن سے اور نہ قادر ہوتے اوپر نکالنے احکام کے اوس سے اور اسی طرح قول
سب احکام میں جسمیں وارد ہوا اجمال فَصْلٌ فِي بَيَانِ جُمْلَةٍ مِنَ الْاَمْثِلَةِ الْمَحْسُوسَةِ الَّتِي يُعْلَمُ مِنْهَا اِتِّصَالُ
اَقْوَالِ جَمِيعِ الْمُجْتَهِدِينَ وَمُقَلِّدِيهِمْ بِعَيْنِ الشَّرِيعَةِ الْكُبْرٰى فَتَاَمَّلْهَا تُرْشَدْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ یعنے یہہ فصل بیان میں ان مثالون کے ہے جنہوں سے معلوم ہوتا ہے اتصال اقوال مجتہدین ور مقلدین انکی مجتہدین کے ساتھ
عین شریعۃ کبری کے پس سوچ ان مثالونکو راہ پاویگا تو انشاء اللہ تعالی وَهٰذِهِ صُوْرَةُ الْاَمْثِلَةِ الْمَحْسُوسَةِ الْمَوْعُودِ بِذِكْرِهَا اَفِيْمَا
حَضْرَةُ الْوَحْيِ وَتَفَرُّعُ جَمِيعِ الْاَحْكَامِ عَنْهَا هٰكَذَا ترجمہ اور یہہ صورۃ ہے ان مثالون محسوسہ کے جو وعدہ کیا گیا تھا ساتھہ ذکر کرنے انکے
پس مثال حضرت وحی کی اور نکلنا اور تفرع ہونا سب حکمون کا اوس سے اوس طرح سے ہے :

حضرت الوحی التی لا تنکیف
حضرت العرش
حضرت الکرسی
حضرت القلم الاعلی
حضرت اللوح المحفوظ
حضرت الواح المحو والاثبات
حضرت جبرئیل علیہ السلام
حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
حضرت الصحابۃ رضی اللہ عنہم
حضرت الائمۃ المجتہدین
حضرت مقلدیہم

وَهٰذِهِ مِثَالُ صُوْرَةِ اِتِّصَالِ مَذَاهِبِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَاَقْوَالِ مُقَلِّدِيْهِمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ طَرِيْقِ
السَّنَدِ الظَّاهِرِ فَتَاَمَّلْهُ ترجمہ اور یہہ مثال صورت اتصال مذاہب مجتہدین اور اقوال مقلدون
انکی کے ساتہ کتاب اور سنت کے طریق سند ظاہر سے پس غور کرو اور سوچو اسکو ؛ الامام ابوحنیفۃ
عن عطاء عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؛

عن جبرئیل عن اللہ عز وجل ٭ ترجمہ امام ابو حنیفہ نے اخذ کیا عطا سے اور عطا نے ابن عباس سے
اور ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے
اللہ عز وجل سے پس جو کہ مقلد ہے کسی امام کا چاروں مین سے وہ مقلد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

الامام مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عز وجل

ترجمہ امام مالک نے اخذ کیا نافع سے نافع نے ابن عمر سے ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے جبرئیل نے اللہ عز وجل سے

الامام الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ

عز وجل ترجمہ امام شافعی نے اخذ کیا مالک سے مالک نے نافع سے نافع نے ابن عمر سے ابن عمر نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ نے جبرئیل سے جبرئیل نے اللہ عز وجل سے

الامام احمد عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل
عن اللہ عز وجل ترجمہ امام احمد نے اخذ کیا مذہب شافعی سے اور شافعی نے مالک سے اور مالک نے نافع سے نافع نے
ابن عمر سے اور ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے اللہ عز وجل سے
وھذا مثال مذاہب الائمۃ المجتہدین کمثل انہار الجنات فی الجنۃ الذی ہو مظہر بحر الشریعۃ المطہرۃ
فی الدنیا وانما ذکرنا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بامر قباب الائمۃ الاربعۃ لانہم ما نالوا ھذا
المقام الا باتباع شریعتہ فکان من کمال نعمتہم فی الجنۃ شہود ذاتہ فتامل تھتدی
انشاء اللہ تعالی ترجمہ اور یہہ مثال مذاہب ائمہ مجتہدین کے ہے نہر جات پر جنت مین جو کہ مظہر ہے بحر شریعت
کا دنیا مین اور ذکر کیا ہمنے اسمین قبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قبوں ائمہ اربعہ کے اسواسطے
کہ مقرر انہون نے نہین پایا اس مقام مگر ساتھ اتباع شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہوا
کمال نعمتوں کا اون کے جنت مین حضور ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوچیو اسکو

ہدایت پاویگا تو انشاء اللہ تعالی ٭

فيه	فيه	فيه	فيه	فيه
النبي صلى الله	ابي حنيفه	مالك	الشافعي	احمد
عليه وسلم	رحمه الله	رحمه الله	رحمه الله	رحمه الله

اقول انما اقتصرنا على قباب الائمة الاربعة من المجتهدين لانهم هم الذين كانم تدوين مذاهبهم [illegible] هذا وكانوا نواب الرسول صلى الله عليه وسلم في هداية امته الى شريعته [illegible] صلى الله عليه وسلم الى يوم القيامة فلذلك جعلنا قبابهم بجانب قبته [illegible] في الدنيا والاخرة [illegible] هذه القبا بعقلي وانما رسمتها على صورة ما رأيتها في الجنة في بعض الوقائع ترجمہ کہتا ہون اقتصار کیا مین نے اوپر قبون چار امام کے مجتہدون ہی سے اسلیے کہ [illegible] ہمیشہ تدوین مذہب [illegible] زمانے ہمارے تک اور [illegible] اور نواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ہدایت کرنے امت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین قیامت تک پس اسی سبب سے گردانا قبون [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہین جدا وہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا مین اور نہ آخرت مین اور نہین لکھا مین نے ان قبون کو اپنی عقل سے بلکہ لکھا مین نے اسکو اسصورت پر جوکہ دیکھا مین نے اسکو جنت مین بعض وقایع مین [illegible] جانا چاہئے کہ میزان کبری نقل کی مین نے تاکہ لوگ باسانی [illegible] ہدایت مین اگر مقلد مذہب معین کے ہون اور جو مقلد ہین [illegible] قیامت کو ہر ایک امام اپنی اپنی مقلدون کے نزدیک میزان اور پلصراط کے شفاعت کرینگے اور ہر ایک امام اپنی اپنی مذہب والون کو ساتھ لیکر جنت مین داخل ہونگے **وایضا**

[illegible] جنت مین ١٢

فیہ ان ائمۃ الفقہاء والصوفیۃ کلہم یشفعون فی مقلدیہم ویلاحظونہم عند طلوع
روحہ وعند سوال منکر ونکیر لہ وعند النشر والحشر والحساب والمیزان والصراط ولا
یغفلون عنہم فی موقف من المواقف ولما مات شیخنا شیخ الاسلام الشیخ ناصر
الدین اللقانی راہ بعض الصالحین فی المنام فقال لہ ما فعل اللہ بک فقال اذا اجلسنی
الملکان فی القبر لیسالانی اتاہم الامام مالک فقال امثل ہذا یحتاج الی سوال فی ایمانہ
باللہ ورسولہ تنحیا عنہ فتنحیا عنی واذا کان مشایخ الصوفیۃ یلاحظون اتباعہم
ومریدیہم وفی جمیع الاحوال والشدائد فی الدنیا والاخرۃ فکیف بائمۃ المذاہب الذین
ہم اوتاد الارض وارکان الدین وامناء الشارع علی امتہ رضی اللہ عنہم اجمعین **ترجمہ**
میزان میں ہے کہ سب ائمہ فقہا اور صوفیہ سب شفاعت کرتے ہیں اپنے مقلدوں کی اور ملاحظہ فرماتے ہیں انکو
وقت نزع روح کے اور وقت سوال منکر نکیر کے اور وقت حشر اور نشر اور حساب اور میزان اور پلصراط
کے اور نہیں غافل ہوتے اونسے کسی موقف میں مواقف سے اور جب کہ فوت ہوئی شیخ الاسلام
شیخ ناصر الدین اللقانی رحمہ اللہ دیکھا اونکو بعض صلحا نے خواب میں اور کہا کیا معاملہ کیا اللہ نے
ساتھ تیرے کہا اونے جبکہ بٹھلایا مجکو دو فرشتوں نے قبر میں تو کہ سوال کریں مجھسے آئے نزدیک
اونکے امام مالک رحمہ اللہ اور فرمایا کیا ایسے شخص سے حاجت رکھتے ہو سوال کرنے کی بیچ ایمان اوسکے
ساتھ اللہ اور رسول اللہ کے جاؤ دونوں اسکے طرف سے پس ہوگئے وہ دونو مجھسے اور جبکہ ہوں
مشایخ صوفیہ ملاحظہ کرتے اتباع اور مریدوں کو اپنے بیچ سب حالوں اور شدتوں کے دنیا میں اور
آخرت میں پس کیا حال ان اماموں مذاہب کا جو کہ میخیں زمین کی اور ارکان دین کے اور امنا شارع
اوپر امت اوسکی کے راضی ہوا اللہ ان سب سے پس راضی ہوا اور خوش ہی ہالی ساتھ تقلید ایک مذہب
معین کی مذاہب اربعہ سے وفی الجزء الثانی من کتاب تفسیر القرآن المسمی بروح البیان للفاضل
الشیخ اسمعیل حقی افندی قولہ تعالی یوم ندعو کل اناس بامامہم ای بمن ائتموا بہ
من نبی فیقال یا امۃ موسی ویا امۃ عیسی ونحو ذلک او مقدم فی الدین فیقال

يَا حَنَفِي وَيَا شَافِعِي وَنَحْوِهِمَا اَوْ كِتَابٍ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ وَيَا اَهْلَ الْاِنْجِيْلِ اَوْ غَيْرِهِمَا اَوْ دِيْنٍ فَيُقَالُ يَا مُسْلِمُ وَيَا نَصْرَانِيْ وَيَا مَجُوْسِيْ وَغَيْرَ ذٰلِكَ ترجمہ جلد دویم تفسیر روح البیان مین صفحہ چار سو چھیاسی مین اور سطر تیئیس مین ہے قول اللہ تعالی یَوْمَ نَدْعُوْا آخر آیۃ تک جسدن بلاوینگے ہم گروہ بنی آدم کو ساتھ اماموں انکے کے یعنے ساتھ اوسکے کہ اقتدا اور پیروی کرتے تھے ساتھ اسکے نبی علیہم السلام سے پس پکارا جاویگا یا امۃ موسی اور یا امۃ عیسی ع اور مثل اسکے یا ساتھ اسکے جوکہ مقدم اور پیشوا ہو دین مین انکے پس بلایا جاویگا یا حنفی و یا شافعی اور مثل ان دو کے یا مالکی یا حنبلی یا امام ہو طریقت مین پس پکارا جاویگا یا قادری یا چشتی یا نقشبندی وغیرہ یا کتاب مین پس کہا جاویگا یا مسلم اور یا نصرانی اور یا مجوسی اور سوا اسکے ۱۲ وَفِي التَّاوِيْلَاتِ النَّجْمِيَّةِ تُشِيْرُ اِلٰى مَا يَتْبَعُهُ كُلُّ قَوْمٍ وَهُوَ اِمَامُهُمْ ترجمہ اور تاویلات نجمیہ مین ہے کہ اشارہ کرتے ہے یہ آیۃ طرف اسکے کہ جسکی تابعداری کرتے ہین ہر قوم وہ امام اسکا ہے وَفِي تَفْسِيْرَاتِ الْاَحْمَدِيَّةِ وَالْاِنْصَافُ اَنَّ انْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْاَرْبَعَةِ وَاتِّبَاعَهُمْ فَضْلٌ اِلٰهِيٌّ وَقَبُوْلِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا مَجَالَ فِيْهِ لِلتَّوْجِيْهَاتِ وَالْاَدِلَّةِ ترجمہ اور تفسیر احمدیہ مین ہے کہ حق اور انصاف یہہ ہے کہ منحصر ہونا مذاہب کا بیچ چار مذہب کے ہے اور اتباع اور تقلید اونکی فضل الہی ہے اور مقبول عند اللہ ہے کہ نہین مجال اور قدرۃ اوسمین ادلہ اور توجیہات کو اسواسطے تقلید انکی عین اطاعت خدا اور رسول خدا کے ہے اسواسطے کہ ذکر ہو چکا جو حکم پوچھا جبریل کو جانب خدا سے کہ پوچھا نبی ہمارے کو اوسنے موافق حکم رب کے پوچھا یا حضرت کو اور حضرت سے پوچھا اصحاب کو اصحاب سے پوچھا اماموں کو اور اماموں سے پوچھا مقلدوں کو پس جو کہ مذاہب مخالف مذاہب اربعہ کے ہین فرقون اہل ضلالت کے ہوا ہے مثل معتزلہ اور روافض اور خوارج کے انہی مین سے عبد الوہاب نجدی اور متبع اوسکے ہین جیسا کہ ذکر کیا بیچ رد المحتار کے باب البغات مین ساتھ تشریح کے اور مولانا فضل رسول بداونی نے بوارق محمدیہ مین وہ سب مذاہب باطل ہین اور اس باب مین بہت رسائل اور فتوے بمواہیر علما مکہ اور مدینہ اور ہند اور سند اور کلکتہ اور مدراج وغیرہ موجود ہین اور بلکہ بعضا ان مین سے چھپ بھی گیئے ان سب سے تقلید مذہب اور التزام مذہب معین کا ثابت